قانون ریلوے

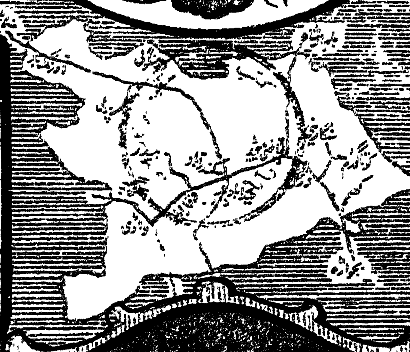
ممالک محروسہ سرکار عالی



جدید

نشان (۳) سنہ ۱۳۳۴ فصلی

اسٹیشن ہائے مملکت نظام
وضروری قواعد ریلوے و
ٹیلیگراف وجنتری برآورد تنخواہ
وبھتہ وسکہ حالی وکلدار وسود
واحکام صدر محاسبی رخصت برائے
حج کعبہ وزیارات مقدسہ
سعید وکارآمد
وغیرہ



منظورہ پیشگاہ

۲۱ بہمن سنہ ۱۳۲۵ فصلی
معہ فرامین مبارک واختیارات نظماء
عدالتہائے فوجداری ودیوانی و
رزرولیوشن باب حکومت واحکام
فینانس سنہ ۱۳۲۹ فصلی وٹائم ٹیبل
ممالک محروسہ وہندوستان
وتاریخی حالات

صرف ٹائٹل
مطبع برقی واقع
یوسف بازار

نیا چپل
حیدرآباد دکن میں
طبع ہوا

بت درجہ اول کاغذ

قیمت درجہ دوم کاغذ

فہرست ابواب قانون جدید ریلوے ممالک محروسہ سرکار عالی

جرائم جنکا تعلق ملازمین ریلوے سے ہے ۳۱

تمت

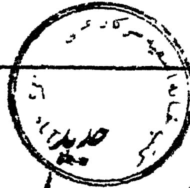
قطعہ تاریخ بہ تقریب بازیافت ریل

مولوی سید شجاع الدین صاحب محکمہ معتمدی تعمیرات سرکار عالی

بدورِ شہ میر عثمان علی : : بہ اہل دکن گشت لطفِ خدا

دعائے شجاع است با تقدیر : : مبارک کند قبضۂ ریل را

۱۳۴۸ ھ



قانون ریلوے ممالک محروسہ سرکار عالی

نشان (۳) ۱۳۳۴ ف

اعلیحضرت مدظلہم العالی

(پیشگاہ سے بتاریخ ۲۱ بہمن ۱۳۳۵ ف منظور ہوا)

ہرگاہ قرین مصلحت ہے کہ ممالک محروسہ سرکار عالی کی ریلوے کے متعلق قانون وضع کیا جائے۔ لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے۔

باب (۱)

مراتب ابتدائی

مختصر نام و تاریخ نفاذ و وسعت مقامی — **دفعہ ۱** یہ قانون بنام "قانون ریلوے ممالک محروسہ سرکار عالی موسوم ہو سکیگا اور کل ممالک محروسہ سرکار عالی میں تاریخ اشاعت جریدہ سے نافذ ہوگا۔

تعریفات — **دفعہ ۲** - بجز اِس کے کہ مضمون یا سیاق عبارت اُس کے خلاف ہو۔

معبر — (۱) "معبر" میں کشتیوں کا پُل اور کسی دریا کے پار اُترنے کا ہر عارضی ذریعہ اور ہر رود گھاٹ داخل ہے۔

دریا — (۲) "دریا" میں نہر۔ ندی۔ جھیل اور ہر سطح آب داخل ہے جو قابل روانی مرکب تری ہو۔

ریلوے — (۳) "ریلوے" سے مراد ریلوے یا اُس کا جزو ہے جو مسافروں۔ جانوروں یا مال کے عام طور پر لانے یا لے جانے کے لئے کام میں آئے اور اُس میں شامل ہے۔

(الف) وہ تمام اراضی جو باڑیا ان نشانات کے اندر داخل ہو جو ریلوے کی حدود ظاہر کرنے کے لئے قائم کئے گئے ہوں۔

(ب) ریل کی تمام لائنیں یا بازو کی لائنیں یا شاخیں جو ریلوے کی اغراض کے لئے یا اس کے متعلق کام میں لائی جائیں۔

(ج) تمام اسٹیشن۔ دفتر۔ اور مال رکھنے کے مکانات چبوترے کارخانہ جات اور سامان بنانے کے مکانات آلات اور کلیں جو اراضی سے وابستہ ہوں اور دوسری تعمیرات جو ریلوے کی اغراض کے لئے یا اس کے متعلق تیار ہوں۔

(د) تمام معابر۔ کشتیاں۔ ٹوکرے جو ریلوے کی اغراض کے لئے کسی

دریا میں استعمال کئے جائیں اور سرکار عالی یا ریلوے کمپنی کی ملک ہوں یا ریلوے کی اغراض کے لئے کرایہ پر لئے گئے ہوں ۔

منتظم ریلوے | (۴) "منتظم ریلوے" سے جب ریلوے سرکار عالی کے زیر اہتمام ہو وہ عہدہ دار مراد ہے جسے سرکار عالی نے اس ریلوے کے لئے منتظم مقرر کیا ہو اور اس میں سرکار عالی داخل ہے لیکن جب ریلوے کسی ریلوے کمپنی کے زیر اہتمام ہو تو اس سے وہ کمپنی مراد ہے ۔

ملازم ریلوے | (۵) "ملازم ریلوے" سے وہ شخص مراد ہے جسے منتظم ریلوے نے ریلوے کے کام کیلئے مقرر کیا ہو ۔

انسپکٹر | (۶) "انسپکٹر" ریلوے کا انسپکٹر مراد ہے جو حسب قانون ہذا مقرر کیا گیا ہو ۔

مال | (۷) "مال" میں ہر قسم کی بے جان اشیاء داخل ہیں ۔

رولنگ اسٹاک | (۸) "رولنگ اسٹاک" میں ہر قسم کے انجن اور گاڑیاں اور ٹرالی داخل ہیں ۔

ٹرافک ۔ | (۹) "ٹرافک" میں ہر قسم کا رولنگ اسٹاک مسافرین جانور اور مال داخل ہے ۔

محصول ۔ | (۱۰) "محصول" میں کرایہ یا اور رقم داخل ہے جو کسی مسافر جانور یا مال کے لے جانے کے لئے ادا کی جائے ۔

محصول منزل | (۱۱) "محصول منزل" میں وہ مطالبہ داخل ہے جو کسی اسٹیشن بازو کی لائن ۔ مال خانہ ۔ گودام ۔ آلات جر ثقیل کے استعمال کی بابت یا اسی قسم کی اور کسی خدمت کی بابت ادا کیا جائے ۔

پاس | (۱۲) "پاس" سے وہ اجازت نامہ مراد ہے جو منتظم ریلوے یا

کسی اور عہدہ دار نے جو اس کام کے لئے مقرر کیا گیا ہو اس غرض سے عطا کیا ہو کہ وہ شخص جسے ایسا پاس عطا کیا گیا ہو بلا ادائی محصول ریلوے پر لبطور مسافر سفر کر سکے۔

ٹکٹ۔ (۱۳) "ٹکٹ" سے ایک سفر کا یا واپسی کا یا ایک معین مدت کا ٹکٹ مراد ہے۔

تعلقدار (۱۴) "تعلقدار" سے وہ اعلیٰ عہدہ دار مراد ہے جس کے تفویض کسی ضلع کا مالی انتظام ہو اور اُس میں ایسا عہدہ دار بھی شامل ہے جسے سرکار عالی نے قانون ہذا کی اغراض کے لئے تعلقدار مقرر کیا ہو

باب (۲)

ریلوے کا معائنہ

انسپکٹر کا تقرر اور اُس کے فرائض دفعہ ۳ سرکار عالی کو اختیار رہوگا کہ کسی شخص کو بحیثیت انسپکٹر کام کرنے کے لئے مقرر کرے اور اُسے فرائض ذیل یا اُن میں سے کوئی تفویض کرے۔

(الف) ریلوے کا معائنہ کرنا تا کہ اس امر کا تصفیہ کیا جا سکے کہ آیا کوئی ریلوے اس قابل ہے یا نہیں کہ وہ عام طور پر مسافروں کے لانے لیجانے کے لئے کھولی جا سکے اور اپنی رپوٹ حسب منشائے قانون ہذا سرکار عالی کے ملاحظہ میں پیش کرنا۔

(ب) سرکار عالی کی ہدایت کے موافق ریلوے اور رولنگ اسٹاک کا وقتاً فوقتاً معائنہ کرنا۔

(ج) جب کسی ریلوے پر کوئی حادثہ ہو تو حسب قانون ہذا اُس کی

تحقیقات کرنا۔
(د) قانون ہذا کی رو سے جو اور فرایض قرار دئے گئے ہیں اُن کو انجام دینا۔

انسپکٹر کے اختیارات

دفعہ ۴۔ جب انسپکٹر اُن فرایض کو انجام دے جو حسب قانون ہذا اقرار دئے گئے ہیں تو وہ حسب منشاء مجموعہ تعزیرات ممالک محروسہ سرکار عالی سرکاری ملازم متصور ہوگا اور بپابندی احکام سرکار عالی وہ حسب ذیل اختیارات استعمال کرسکیگا۔
(الف) کسی ریلوے یا رولنگ اسٹاک میں داخل ہونا اور اُس کا معائنہ کرنا۔
(ب) منتظم ریلوے کو تحریری حکم دینا کہ وہ کسی ملازم ریلوے کو اُس کے روبرو حاضر کرے تاکہ اُس ملازم یا منتظم ریلوے سے ایسے جوابات یا مواد حاصل کیا جاسکے جو تحقیقات کے لئے وہ ضروری خیال کرے
(ج) منتظم ریلوے کے قبضہ یا تحویل میں جو کتب اور دستاویزات ہوں اُن کے پیش کئے جانے کا حکم دینا جبکہ وہ معائنہ کی اغراض کے لئے ضروری خیال کرے۔
مگر شرط یہ ہے کہ کسی ایسی مراسلت کے پیش کئے جانیکا حکم نہ دیا جاسکیگا جو منتظم ریلوے اور اُس کے مشیران قانونی کے مابین ہوئی ہو۔

انسپکٹر کو فرایض کی انجام دہی میں سہولت دینا۔

دفعہ ۵۔ قانون ہذا کی رو سے انسپکٹر کے جو فرایض قرار دئے گئے ہیں اُن کی انجام دہی میں اور اُس کے جو اختیارات ہیں اُن کے استعمال میں منتظم ریلوے مناسب سہولت دیگا۔

باب (۳)

ریلوے کا تعمیر کرنا اور اسکا برقرار رکھنا

منتظم ریلوے کو ضروری کام انجام دینے کا اختیار

دفعہ ۶ (۱) بمتابعت احکام قانون نافذا اور ایسی جائداد غیر منقولہ کی صورت میں جو منتظم ریلوے کی ملک نہ ہو بمتابعت احکام قانون حصول اراضی ممالک محروسہ سرکار عالی اور ریلوے کمپنی کی صورت میں اُس معاہدہ کی پابندی کے ساتھ جو سرکار عالی اور کمپنی کے مابین ہوا ہو منتظم ریلوے کو اختیار ہوگا کہ ریلوے کی تعمیر کے لئے یا مالکان اراضی متصلہ کے استفادہ میں سہولت بہم پہنچانے کیلئے یا اُس کے متعلقہ دیگر کارہائے تعمیر کے لئے عام اس سے کہ کسی قانون نافذہ میں کوئی اور حکم ہو۔

(الف) کسی اراضی یا سڑکوں یا ٹیلوں یا وادیوں یا راستوں یا ریلوے یا ٹراموے یا دریاؤں یا نہروں یا چشموں یا نالوں یا دوسرے مجاری آب یا موریوں یا پانی کے نلوں یا گیس کے نلوں یا برقی کے تاروں میں یا اُنپر سے گزر کے یا اس کے نیچے یا اُس کے اوپر ایسے عارضی یا دائمی ڈھالویں سطحیں و محرابیں و سرنگیں و پل کے نیچے کی راہیں و پشتہ بندیاں و پانی کی راہیں و پل و سڑکیں اور راستے و گزرگاہیں و نہریں و موریاں و پل کی کمانوں کے پائے و ٹیلے کٹے ہوئے راستے و باڑیں بنائے یا تعمیر کرے جو وہ مناسب خیال کرے۔

(ب) اپنی صوابدید کے بموجب سرنگوں یا پلوں یا گزرگاہوں یا اُن کے اوپر یا نیچے اور کام کی تعمیر کرنے اور اس شئے برقرار رکھنے کے لئے

یا چشموں یا نالوں یا مجاری آب کے رخ کو بدل دے اور عارضی و نیز ہمیشہ کے لئے دریاؤں یا چشموں یا نالوں مجاری آب کے رخ کو یا راستوں یا سڑکوں یا راہوں کو بدل دے یا پھیر دے یا اُن کی سطح کو بلند یا پست کرے تاکہ ریلوے پر یا اُس کے نیچے یا اُس کے بازو سے اُن کے لے جانے میں زیادہ سہولت ہو۔

(ج) کسی ایسی اراضی میں یا اُس کے نیچے سے جو ریلوے کے متصل ہو ریلوے سے پانی لے جانے یا ریلوے میں پانی لانے کے لئے موریاں یا نہریں بنائے۔

(د) ایسے مکانات و مال خانے و مکانات دفتر صحن و اسٹیشن و چبوترے و انجن و مشنری و آلات و دوسرے لوازمات جو وہ مناسب خیال کرے بنائے یا تعمیر کرے یا اُن کو بدلے یا مرمت کرے یا اُن کے بجائے دوسرے قایم کرے۔

(ہ) ریلوے کی تعمیر کرنے۔ اُس کو برقرار رکھنے۔ تبدیل کرنے یا مرمت کرنے اور اُس کو استعمال میں لانے کیلئے دیگر امور انجام دے جو ضروری ہوں

(۲) ضمن (۱) کی رو سے جو اختیارات منتظم ریلوے کو عطا کئے گئے ہیں اُن کا استعمال سرکار عالی کی نگرانی کے تابع ہوگا۔

مرمت اور حادثہ کے انسداد کے لئے اراضی پر عارضی دخل

دفعہ ۷ (۱) جب کسی ریلوے پر کوئی حادثہ ہو جائے یا کسی حادثہ کا خطرہ ہو تو سرکار عالی منتظم ریلوے کو یہ اختیار عطا کرسکیگی کہ وہ مرمت کرنے کے لئے یا حادثہ کے انسداد کی غرض سے ضروری کام انجام دینے کے لئے متصل اراضی پر داخل ہو۔

(۲) ضرورت کی صورت میں منتظم ریلوے سرکار عالی سے منظوری حاصل کیئے بغیر اراضی پر داخل اور ضروری کام انجام دیسکیگا۔ لیکن ایسی صورت میں داخل ہونے کے بعد (۲۷) گھنٹے کے اندر اس کی رپورٹ سرکار عالی کے ملاحظہ میں پیش کریگا جس میں اس امر کی صراحت ہوگی کہ حادثہ کی نوعیت کیا تھی یا کس قسم کے حادثہ کا خطرہ تھا۔ رپورٹ کے معائنہ کے بعد سرکار عالی جو حکم صادر کرے اس کی تعمیل منتظم ریلوے پر لازم ہوگی۔

دفعہ ۸ (۱) اختیارات مندرجہ دفعات (۶ و ۷)	اختیارات مندرجہ دفعات (۶ و ۷) کے تحت جو نقصان ہو اس کی بابت معاوضہ

کے استعمال میں جہانتک ممکن ہو منتظم ریلوے کم نقصان پہنچائیگا اور جو نقصان پہنچایا گیا ہو اُس کی بابت معاوضہ ادا کیا جائیگا۔

(۲) اگر منتظم ریلوے معاوضہ تجویز نہ کرے یا جو جو معاوضہ تجویز کیا گیا ہو اُس سے قابض اراضی ناراض ہو تو قابض اراضی تعلقدار کے پاس رجوع ہو سکیگا اور تعلقدار حسب احکام قانون حصول اراضی سرکار عالی معاوضہ تجویز کرے گا۔

دفعہ ۹ (۱) ریلوے کی متصل اراضی کے مالکان اور قابضان کی سہولت کے لئے	سہولت کے لئے راستوں وغیرہ کی تعمیر

منتظم ریلوے حسب ذیل تعمیرات کریگا اور قائم رکھیگا۔

(الف) اُس قسم کے اور اس قدر چوراہے۔ پل۔ محرابیں۔ پل کے نیچے کی راہیں۔ ریلوے کے اوپر یا نیچے کی گذرگاہیں۔ ریلوے کے بازو سے یا اس میں جانے یا اُس سے نکلنے کے راستے جو سرکار عالی کی رائے میں اُس مزاحمت کے رفع کرنے کے لئے ضروری ہوں جو ریلوے کی

وجہ سے اُس اراضی میں پیدا ہوئی ہو۔

(ب) تمام ضروری محرابیں۔ سرنگیں۔ پل کے نیچے کی راہیں۔ موریاں مجاری آب یا کسی ریلوے کے بازو سے یا اُس کے اوپر یا نیچے سے جاینگے راستے ایسے طول و عرض کے جو سرکارعالی کی رائے میں اُس اراضی سے یا اُس اراضی میں جو ریلوے کے متصل ہو یا جو ریلوے کی وجہ سے موثر ہوئی ہو جہاتنک ممکن ہو ہمیشہ اُس قدر آسانی سے پانی لے جانے یا لانے کے لئے کافی ہو جیسی کہ ریلوے کی تعمیر کے قبل تھی

(۲) بمتابعت دیگر احکام قانون ہٰذا تعمیرات جن کی صراحت ضمن (۱) فقرہ (الف) و (ب) میں کی گئی ہے ریلوے کی تعمیر کے اثناء میں یا اُس کے قیام کے فوراً بعد کیجائینگی اور وہ اس طرح کیجائینگی کہ اُن اشخاص کو جنھیں اُس اراضی میں حق حاصل ہو یا جن پر وہ موثر ہوتے ہیں جہاتنک ممکن ہو کم نقصان یا تکلیف پہنچے۔

مگر شرط یہ ہے کہ منتظم ریلوے پر اُس طریقہ سے تعمیر لازمی نہ ہوگی جس سے ریلوے کا کام بند ہو جائے یا اُس میں مزاحمت ہو اور نہ منتظم ریلوے ایسی تعمیر پر مجبور کیا جائیگا جس کے نہ کرنے کی بابت وہ مالک یا قابض اراضی کو حسب معاہدہ معاوضہ ادا کر چکا ہو۔

دفعہ ۱۰ ۔ مالک یا قابض اراضی یا مجلس صفائی کا اختیار مزید تعمیرات کے متعلق

اگر کسی ایسے مالک یا قابض اراضی کی جس کی اراضی ریلوے سے موثر ہوئی ہو یہ رائے ہو کہ جو تعمیرات حسب دفعہ (۹) تکمیل کی گئی ہیں اراضی کے بہ سہولت استعمال کے لئے کافی نہیں ہیں یا مجلس صفائی یا لوکل بورڈ کی یہ خواہش ہو کہ کسی ریلوے پر سے

گزر کے یا اس کے نیچے یا اوپر سے کوئی شارع عام یا کوئی دوسری تعمیر کیجائے تو اُس شخص یا مجلس مذکور کو اختیار ہوگا کہ منتظم ریلوے سے فرمایش کرے کہ اُس کے صرفہ سے ایسی مزید تعمیرات کی تکمیل کیجائے۔ اگر منتظم ریلوے رضامند ہو تو ایسی تعمیر کیجائے گی اور بصورت اختلاف سرکار عالی جو حکم صادر کرے اُس کے موافق عمل کیا جائیگا

باڑ اور پھاٹک وغیرہ کی تعمیر

دفعہ ۱۱ ۔ سرکار عالی حکم دے سکیگی کہ اُس مدت کے اندر جو وقتاً فوقتاً مقرر کیجائے ۔

(الف) منتظم ریلوے ریلوے یا اُس کے کسی جزو پر یا اُن سڑکوں پر جو اُس کے متعلق تعمیر کی گئی ہوں نشانات حدود قایم کرے یا باڑ لگائے ۔

(ب) جب ریلوے کسی شارع عام پر سے گزرے تو گھوڑوں یا اور جانوروں کے بھڑکنے کی وجہ سے مسافروں کو خطرہ سے محفوظ رکھنے کے لئے ضروری تعمیر منتظم ریلوے کرے ۔

(ج) منتظم ریلوے ایسے مقامات پر جہاں ریلوے کسی شارع عام کی سطح پر سے گزرے موزوں پھاٹک یا زنجیریں یا کٹگرے یا باڑ سے گزرنے کے لئے سیڑھیاں یا دستی ریل تعمیر کرے ۔

(د) منتظم ریلوے ایسے پھاٹکوں۔ زنجیروں یا کٹگروں کے کھولنے اور بند کرنے کے لئے ملازم رکھے ۔

سڑک کے اوپر اور نیچے پل کی تعمیر

دفعہ ۱۲ (۱) جب منتظم ریلوے نے ایسی ریلوے تعمیر کی ہو جو کسی شارع عام کی سطح پر سے گزرتی ہو تو حفاظت عامہ کی غرض سے اگر سرکار عالی ضرورت خیال کرے تو اس کو اختیار ہوگا کہ کسی وقت منتظم ریلوے کو حکم دے کہ وہ ریلوے کو

بجائے شارع عام کی سطح پر لے جانے کے اُس مدت کے اندر جو مقرر کیجائے شارع عام مذکور کو پل یا محراب کے ذریعہ سے ریلوے کے نیچے یا اوپر سے لے جائے اور چڑھاؤ اور اُتار کا ایسا انتظام کرے اور دوسرے ایسے راستے قایم کرے جن پر سے آسانی کے ساتھ گزر ہو سکے یا ایسی دوسری تعمیرات کا حکم دے جو حالات کے لحاظ سے سرکار عالی کی رائے میں سطح پر گزرنے کے خطر کو رفع یا اُس کے کم کرنے کے لئے سب سے زیادہ موزوں ہوں۔

(۲) ضمن (۱) کی رو سے جو حکم دیا جائے اُس میں اس امر کی صراحت ہوگی کہ تعمیرات کا صرفہ کلاً یا جزاً کون برداشت کریگا۔

دفعہ ۱۳ درختوں کا گرایا جانا جو باعث خطرہ ہوں یا جن سے ریلوے میں مزاحمت ہوتی ہو

(۱) اگر اس امر کا خطرہ ہو کہ ریلوے کے قریب کسی درخت کی ریلوے پر گرنے سے ٹرافک میں مزاحمت واقع ہوگی یا اگر کسی درخت کی موجودگی سے کوئی نصب کیا ہوا سگنل نظر نہ آتا ہو تو منتظم ریلوے کو اختیار ہوگا کہ کسی ناظم عدالت فوجداری کی اجازت سے ایسے درخت کو گرائے یا اور طور پر اُس کے متعلق ایسا عمل کرے جو منتظم ریلوے کی رائے میں خطرہ یا مزاحمت کو جیسی صورت ہو رفع کرنے کے لئے مناسب ہو۔

(۲) شدید ضرورت کی صورت میں منتظم ریلوے اختیار مندرجہ ضمن (۱) ناظم عدالت فوجداری سے اجازت حاصل کئے بغیر استعمال کرسکیگا۔

(۳) اگر درخت جو حسب ضمن (۱) یا ضمن (۲) گرایا گیا ہو یا جس کے متعلق کوئی اور عمل کیا گیا ہو ریلوے کی تعمیر یا سگنل کے نصب کئے جانے کے پہلے سے موجود ہو تو ہر ناظم عدالت فوجداری ایسے اشخاص کی درخواست پر

جنکو اس درخت میں کوئی حق حاصل ہو ایسا معاوضہ عطا کرسکیگا جو وہ مناسب خیال کرے
(۴) حسب ضمن (۳) معاوضہ کی بابت جو حکم دیا جائے اُس کی نگرانی عدالت نظامت فوجداری ضلع میں ہوسکے گی اور اُس کا حکم قطعی ہوگا
(۵) دفعہ ہذا کے جو کام کیا جائے اُس کی بابت معاوضہ دلانے کے لئے عدالت دیوانی میں کوئی دعویٰ رجوع نہ ہوسکیگا۔

باب (۴)

اجرائی ریلوے

انجن اور رولنگ اسٹاک کے استعمال کے متعلق قواعد

دفعہ ۱۴ منتظم ریلوے انجن اور رولنگ اسٹاک اُن قواعد کی پابندی کے ساتھ ریلوے پر استعمال کریگا جو اس بارے میں سرکار عالی نے مرتب کئے ہوں۔

ریلوے جاری کرنے کی اطلاع

دفعہ ۱۵ (۱) بہ تابعت احکام مندرجہ ضمن (۲) منتظم ریلوے پر لازم ہوگا کہ مسافروں کی سواری کے لئے ریلوے جاری کرنے کے کم از کم ایک مہینہ قبل سرکار عالی کو اپنے ارادہ کی تحریری اطلاع دے۔
(۲) سرکار عالی کو اختیار ہوگا کہ کسی صورت میں ضمن (۱) کی رو سے جو مدت مقرر کی گئی ہے اُس میں تخفیف کرے یا بروئے ضمن مذکور اطلاع دینے کی جو شرط قایم کی گئی ہے اُس کو ناقابل تعمیل قرار دے۔

بندگان اعلیحضرت مدظلہم العالی کی اجازت کے بغیر ممالک محروسہ سرکار عالی میں ریلوے جاری نہ ہوسکے گی۔

دفعہ ۱۶ (۱) بغیر منظوری بندگان اعلیحضرت مدظلہم العالی ممالک محروسہ سرکار عالی

میں مسافروں کی سواری کے لئے ریلوے نہ کھولی جاسکے گی اور ایسی منظوری صادر کرنے کے قبل امور مندرجہ ذیل کے متعلق انسپکٹر کی رپورٹ پیش ہونی ضروری ہوگی ۔

(الف) انسپکٹر نے ریلوے و رولنگ اسٹاک کا احتیاط کیسا تھہ معائنہ کرلیا ہے
(ب) حرکت کرنے والی اور ثابت چیزوں کا طول و عرض مقررہ طول و عرض کے مطابق ہے ۔
(ج) پٹڑیوں کا وزن ۔ پلوں کا استحکام ۔ تعمیرات کی عام حالت اور رولنگ اسٹاک کے دھروں کا ناپ اور اُن پر انتہائی مجموعی وزن وہی ہے جو مقرر کیا گیا ہے
(د) رولنگ اسٹاک کافی تعداد میں ہے ۔
(ہ) انتظام ریلوے کے متعلق عام قواعد جبکہ وہ مسافروں کی سواری کے لئے کھولی جائے قانون ہذا کے تحت مرتب و شایع کئے گئے ہیں ۔
(و) انسپکٹر کی رائے میں ریلوے مسافروں کی سواری کے لئے بلا کسی خطرہ کے کھولی جاسکتی ہے ۔

(۲) اگر انسپکٹر کی یہ رائے ہو کہ ریلوے اس طرح بلا خطرہ کے نہیں کھولی جاسکتی ہے تو وہ اپنی رائے مع اس امر کی صراحت کے کہ کن امور کی تکمیل کے بعد اُس کے کھولنے کی اجازت دیجاسکتی ہے پیش کرے گا ۔ اور اُس کے لحاظ سے بندگان اعلیحضرت مدظلہم العالی سے جو حکم ہو گا جسکی تعمیل کیجائیگی ۔

احکام مندرجہ دفعات (۵ و ۱۶) کا ایسی صورتوں سے متعلق ہونا جبکہ ریلوے میں کوئی اصلی تبدیلی کیجائے ۔

دفعہ ۱۷ (۱) دفعات (۱۵ و ۱۶) کے احکام اُن تعمیرات سے بھی متعلق ہوں گے ۔ جن کی صراحت ضمن (۲) میں کی گئی ہے جبکہ ایسی تعمیرات ایسی ریلوے کا جزو ہوں یا اُس سے متعلق ہوں جو

مسافروں کی سواری کے لئے استعمال کی جاتی ہو اور جو اُس معائنہ کے بعد تکمیل کی گئی ہوں جو ریلوے کھولنے کے قبل کیا گیا ہو۔

(۲) تعمیرات متذکرہ ضمن (۱) حسب ذیل ہیں۔

(الف) ریلوے کی مزید لائنیں۔

(ب) ریلوے کی شاخیں۔

(ج) اسٹیشن۔

(د) جنکشن۔

(ہ) ایک سطحی چوراہے۔ اور کسی موجودہ تعمیرات کی ایسی تبدیلی یا تجدید جس سے اُس کی اصلیت بدل گئی ہو اور جس سے احکام مندرجہ دفعات (۱۵ و ۱۶) متعلق ہوں یا دفعہ ہذا کی رو سے متعلق کئے جائیں۔

استثناء — **دفعہ ۱۸**۔ جبکہ کسی حادثہ کے بعد جو عارضی طور پر ٹرافک کے بند کرنے کا باعث ہوا ہو لائن اور تعمیرات کی جن کو نقصان پہنچا ہو فوراً اصلاح کی گئی ہو یا آمد و رفت جاری رکھنے کے لئے عارضی طور پر کوئی جدید لائن قایم کی گئی ہو تو ایسی لائن یا تعمیرات انسپکٹر کی عدم موجودگی میں بہ پابندی شرایط مندرجہ ذیل مسافروں کی سواری کے لئے کھولی جا سکے گی۔

(الف) ملازم ریلوے جس کے ذمہ اُن تعمیرات کی نگرانی ہو جو حادثہ کی وجہ سے ضروری ہو گئی تھیں اس امر کی تحریری تصدیق کرے کہ لائن یا تعمیرات جن کی اصلاح کی گئی ہے یا عارضی جدید لائن اُن اشخاص کو خطرہ کے بغیر کھولی جا سکتی ہے جو اُس کو استعمال کریں۔

(ب) جس قدر جلد ممکن ہو قدیم لائن یا تعمیرات یا عارضی جدید لائن کے کھولنے کی اطلاع بذریعہ تار برقی انسپکٹر ریلوے کو دی جائے۔

جاری شدہ ریلوے کو بند کرنے کا اختیار	**دفعہ ۱۹**۔ اگر بعد معائنہ کسی ریلوے کے جو مسافروں کی سواری کے لئے کام میں لائی

جاتی ہو یا کسی رولنگ اسٹاک کے جو اُس پر استعمال کیا جاتا ہو انسپکٹر کی یہ رائے ہو کہ ریلوے یا رولنگ اسٹاک کا جس کی صراحت کی جائے گی استعمال کرنا خطرناک ہے تو اُس کی رائے مع وجوہ کے پیشگاہ اعلیحضرت مدظلہم العالی میں پیش کی جائے گی۔ اور اس پر جو حکم ہوگا حسبہٖ عمل کیا جائیگا۔

بند کی ہوئی ریلوے کا دوبارہ کھولنا	**دفعہ ۲۰**۔ (۱) جب کوئی ریلوے تحت دفعہ (۱۹) بند کی گئی ہو تو وہ مسافروں کی سواری

کے لئے دوبارہ نہ کھولی جاسکے گی تاوقتیکہ حسب احکام قانون ہذا اُس کا معائنہ کرکے اس کے دوبارہ کھولنے کی اجازت نہ دی جائے۔

(۲) جب تحت دفعہ (۱۹) کسی رولنگ اسٹاک کے استعمال کی ممانعت کی گئی ہو تو ایسا رولنگ اسٹاک استعمال نہ کیا جائیگا تاوقتیکہ انسپکٹر کی اُس رپورٹ کے لحاظ سے کہ وہ قابل استعمال ہے اُس کے استعمال کی اجازت نہ دی جائے۔

(۳) اگر کسی ریلوے یا رولنگ اسٹاک کے استعمال کے متعلق حسب دفعہ (۱۹) کوئی شرایط قایم کی گئی ہوں تو ایسی شرایط نافذ رہینگی۔ تاوقتیکہ وہ منسوخ نہ کی جائیں۔

باب (۵)

ریلوے کا اجرائی کار عام احکام

قواعد مرتب کرنے کا اختیار	دفعہ ۲۱ - (۱) سرکار عالی مفصلہ ذیل امور کے متعلق قواعد مرتب کرے گی -

(الف) اُس طریقہ اور رفتار کا تعین جس کے موافق رولنگ اسٹاک ریلوے پر چلایا جا سکیگا -

(ب) مسافروں کی نشست اور آرام کے متعلق اور ان کے سامان کے لے جانے کا طریقہ -

(ج) اس امر کا تعین کہ قانون ہذا کی اغراض کے لئے کونسا مال خطرناک یا ضرررساں ہے اور اُس کے لے جانے کا طریقہ -

(د) ایسے مسافرین جو متعدی امراض میں مبتلا ہوں کن شرایط کے ساتھ لے جائے جا سکیں گے - اور گاڑیاں جو استعمال کی جائیں کس طرح صاف و پاک کی جائینگی اور امراض جو متعدی متصور ہوں گے -

(ہ) ریلوے ملازمین کے طریقۂ عمل کے متعلق -

(و) قیود اور شرایط جن کی پابندی کے ساتھ سامان یا مال اسٹیشن پر یا ریلوے گودام میں رکھا جا سکیگا -

(ز) بالعموم ریلوے کے اجرائی کار اور انتظام اور اُس پر سفر کرنے اور اُس کے استعمال کے متعلق -

(۲) قواعد میں اس کی بھی صراحت ہو سکتی ہے کہ جو شخص قواعد مندرجہ ضمن (۱) کی خلاف ورزی کرے گا اُس کو جرمانہ کی سزا دیجائے گی جس کی مقدار (صہ) تک ہو سکیگی اور قواعد مندرجہ ضمن (۱) فقرہ (ہ) کی صورت میں ایک مہینہ کی ماہوار تک جرمانہ ہو سکیگا اور ایسا جرمانہ ملازم ریلوے کی ماہوار سے وضع کیا جائیگا -

(۳) قواعد جو حسب ضمن (۱) مرتب کئے جائیں اُن کی نقل ہر اسٹیشن پر موجود رہے گی اور ہر شخص کو اجازت ہوگی کہ باوقات مناسب بلا ادائی فیس اُن کا معائنہ کرے۔

تختہ جات

دفعہ ۲۲ ۔ ہر منتظم ریلوے اُس نمونہ کے موافق جو سرکار عالی مقرر کرے اپنے سرمایہ جمع و خرچ اور ٹرافک کے تختہ جات ہر ششماہی یا اس مدت کی بابت مرتب کرے گا جو سرکار عالی مقرر کرے اور اُن کی نقل سرکار عالی کے پاس ایسے اوقات پر بھیجی جائے گی۔ جو سرکار عالی مقرر کرے۔

مال لیجانا

گاڑیوں پر انتہائی وزن جو لادا جاسکتا ہے

دفعہ ۲۳ منتظم ریلوے اس امر کا تعین کرے گا کہ مال لے جانے والی گاڑیوں پر کس قدر انتہائی وزن لادا جاسکیگا اور اُس وزن کی صراحت نمایاں طریقہ پر گاڑی کے بیرونی حصہ پر کی جائے گی۔

مال لے جانے کے متعلق شرائط۔

دفعہ ۲۴ ۔ (۱) سرکار عالی بذریعہ قواعد اُن شرایط کی صراحت کریگی جن پابندی کے ساتھ جانور یا مال قبول کیا جاسکیگا یا بھیجا یا حوالہ کیا جاسکیگا

(۲) ایسے قواعد کی نقل ہر اسٹیشن پر رکھی جائے گی اور ہر شخص باوقات مناسب بلا ادائی فیس اُن کا معائنہ کرسکیگا۔

(۳) منتظم ریلوے پر ذمہ داری نہ ہوگی کہ وہ کسی ایسے جانور کو لے جائے

جو متعدی مرض میں مبتلا ہو۔

محصول اور دیگر مطالبات کی بابت کفالت

دفعہ ۲۵ (۱) جب کسی شخص کے ذمہ کسی جانور یا مال کی بابت کوئی محصول یا مطالبہ واجب ہو اور وہ طلب کئے جانے پر اُس کی ادائی میں قاصر رہے تو منتظم ریلوے کو اختیار ہوگا کہ اُن جانوروں یا مال کا کل یا جزو روک لے اور اگر وہ جانور یا مال ریلوے کے باہر لے جائے جاچکے ہوں تو شخص قاصر کے اور جانور یا مال جو منتظم ریلوے کی تحویل میں ہوں یا من بعد آئیں روکے جاسکیں گے۔

(۲) جب حسب ضمن (۱) کوئی جانور یا مال روکا گیا ہو تو اگر مال جلد خراب ہوجانے والا ہو تو وہ فوراً نیلام کیا جاسکیگا۔ اور دوسرے قسم کے مال یا جانور کی صورت میں اُس کے نیلام کی اطلاع تاریخ نیلام سے کم از کم پندرہ دن قبل ایک یا زیادہ مقامی اخباروں میں شایع کیجائیگی اور اگر اس مقام پر کوئی مقامی اخبار شایع نہ ہوتا ہو تو ایسی اطلاع اُس طریقہ سے شایع کی جائے گی جو سرکار عالی مقرر کرے۔ ایسی اطلاع شایع ہونے کے بعد اُس قدر جانور یا مال نیلام کئے جاسکیں گے جو محصول یا مطالبہ اور روکنے کے اور اطلاع شایع کرنے اور نیلام کے اور جانوروں کی صورت میں اون کی خوراک اور داشت کے اخراجات کی ادائی کے لیئے ضروری ہوں۔

(۳) زر نیلام سے مطالبات صدر کی ادائی کیجائیگی اور جو رقم بچ جائے اور جانور اور مال جو نیلام نہ کئے گئے ہوں وہ شخص مستحق کو دئے جائینگے۔

(۴) جب کسی شخص کے ذمہ کوئی محصول یا مطالبہ واجب ہو اور وہ مناسب مدت کے اندر اپنے جانور یا مال جو حسب ضمن (۱) روکے گئے ہوں یا جو

حسب ضمن (۲) بنیلام نہ کئے گئے ہوں بیچانے میں قاصر رہے تو منتظم ریلوے کو اختیار ہوگا کہ سب جانور یا مال نیلام کردے اور زر نیلام جہانتک ممکن ہو حسب احکام ضمن (۳) کام میں لائے۔

(۵) دفعہ ہذا کا کوئی مضمون اس کے مانع نہ ہوگا کہ منتظم ریلوے محصول یا مطالبہ جو واجب الادا ہو یا وہ دیوانی دعویٰ کرکے وصول کرے

ایسے جانور یا مال کا تصفیہ جس کا کوئی دعویدار نہ ہو

دفعہ ۲۶۔ (۱) جب منتظم ریلوے کے قبضہ میں کوئی جانور یا مال روانگی کے لئے یا اور طور پر آیا ہو اور مالک یا کوئی اور شخص جو منتظم ریلوے کو اُن کا مستحق معلوم ہو اُن کا دعویدار نہ ہو تو منتظم ریلوے مالک یا اُس شخص کو اگر اُس کا پتہ معلوم ہوسکے اطلاع دیگا کہ اُس جانور یا مال کو لے جائے

(۲) اگر مالک یا اس شخص کا پتہ نہ معلوم ہوسکے یا اُس کو اطلاع نہ دیجا سکے یا وہ اطلاع کی شرائط کی تکمیل نہ کرسکے تو منتظم ریلوے مناسب مدت کے اندر بپابندی اُس قانون ...... کے جو اس بارے میں نافذ ہو بمتابعت احکام مندرجہ دفعہ (۲۵) بنیلام کرے گا۔ اور باقی ماندہ رقم اُس شخص کو ادا کیجائے گی جو اُس کا مستحق ہو۔

منتظم ریلوے بعض صورتوں میں ابرا نامہ طلب کرسکیگا

دفعہ ۲۷۔ جب کسی جانور۔ مال یا رقم نیلام کی بچت کے دو یا زیادہ اشخاص دعویدار ہوں یا جانور کا ٹکٹ یا مال کی رسید پیش نہ کیجائے تو منتظم ریلوے جانور۔ مال یا بچت مذکور کو اُس وقت تک حوالہ کرنے سے انکار کرسکے گا جب تک کہ وہ شخص جو اُس کی رائے میں اُس کے پانے کا مستحق ہو منتظم ریلوے کے اطمینان کے موافق اس مضمون کا

ابراء نامہ تکمیل نہ کردے کہ اگر کوئی اور شخص دعویدار ہو تو وہ اُس کا ذمہ دار ہوگا

مال کی تحریری تفصیل طلب کرنے کا اختیار | دفعہ ۲۸ - (۱) جب کوئی مال ایک مقام سے دوسرے مقام پر بھیجنے کی غرض سے

ریلوے پر لایا جائے تو مالک یا وہ شخص جس کی تحویل میں وہ مال ہو اور جب کوئی مال ریلوے کے ذریعہ سے منتقل ہوچکا ہو تو مرسل الیہ اُس ملازم ریلوے کی خواہش پر جسے اس کام کے لئے منتظم ریلوے نے مقرر کیا ہو اُس ملازم کو اپنی دستخطی تحریر دیگا۔ جس میں مال کی ایسی تفصیل درج ہو گی جو اس امر کے تعین کے لئے کافی ہو کہ منتظم ریلوے اُس پر کس شرح محصول وصول کرسکتا ہے۔

(۲) اگر ایسا مالک۔ شخص یا مرسل الیہ ایسی تفصیل دینے سے انکار یا غفلت کرے اور اُس پارسل یا گٹھری کے کھولنے سے انکار کرے۔ جس میں وہ مال ہو تاکہ اوس مال کی نوعیت کا تعین کیا جاسکے تو منتظم ریلوے کو اختیار ہوگا کہ۔

(الف) اس مال کو جو ریلوے پر روانگی کی غرض سے لایا گیا ہو اُس وقت تک قبول کرنے سے انکار کرے جب تک اُس کے متعلق اُس شرح سے محصول نہ ادا کیا جائے جو ریلوے پر کسی قسم کے مال کے متعلق اُس وقت زیادہ سے زیادہ شرح ہو۔ یا

(ب) اُس مال کے متعلق جو ریلوے کے ذریعہ سے بھیجا گیا ہو اس شرح سے محصول وصول کرے جو کسی قسم کے مال کے متعلق زیادہ سے زیادہ شرح ہو

(۳) جب تفصیل جو حسب ضمن (۱) دی گئی ہو اسم امور کے متعلق غلط ہو اور مال جس سے اُس کا تعلق ہو ریلوے پر منتقل کیا جاچکا ہو تو منتظم ریلوے کو

اختیار ہوگا کہ اُس مال پر اس شرح کا دو چند محصول وصول کرے جو کسی قسم کے مال کے متعلق زیادہ سے زیادہ اُس وقت مقرر ہو۔

(۴) جب حسب دفعہ ہذا کسی مال کی تفصیل دی گئی ہو اور ریلوے ملازم اور مالک یا مرسل الیہ یا اُس شخص کے مابین جس کی تحویل میں وہ مال ہو اُس کی نوعیت کے متعلق اختلاف ہو تو ملازم ریلوے کو اختیار ہوگا کہ اُس مال کو روک کر اُس کا معائنہ کرے۔

(۵) اگر مال کے معائنہ سے معلوم ہو کہ مال اُس سے مختلف قسم کا ہے جو اُس تفصیل سے ظاہر ہوتا تھا جو حسب ضمن (۱) دی گئی تھی تو وہ شخص جس نے تفصیل دی تھی یا اگر وہ شخص مالک نہ ہو تو وہ شخص اور مالک بالاشتراک و بالانفراد اُس مال کے روکنے اور معائنہ کے اخراجات کی بابت ذمہ دار ہوں گے اور منتظم ریلوے پر اُس نقصان کی بابت کوئی ذمہ داری نہ ہوگی جو اُس مال کے روکنے اور معائنہ سے ہوا ہو۔

(۶) اگر یہ معلوم ہو کہ مال اُس سے مختلف قسم کا نہیں ہے جو اُس تفصیل سے ظاہر ہوتا تھا جو حسب ضمن (۱) دی گئی تھی تو منتظم ریلوے اُس مال کے روکنے اور معائنہ کے اخراجات ادا کریگا۔ اور اس نقصان کی بابت ذمہ دار ہوگا۔ جو مالک کو اس طرح روکنے اور معائنہ سے ہوا ہو۔

خطرناک یا ضرر رسان مال

دفعہ ۲۹ - (۱) کسی شخص کو یہ حق نہ ہوگا کہ ریلوے پر کوئی خطرناک یا ضرر رسان مال اپنے ساتھ لے جائے یا منتظم ریلوے کو لے جانے پر مجبور کرے۔

(۲) کوئی شخص مجاز نہ ہوگا کہ اسٹیشن ماسٹر یا اُس ملازم ریلوے کو خطرناک مال کی نوعیت کی اطلاع دئے بغیر جو اُس مقام کا نگران ہو جہاں

وہ مال لیجائے کوئی ایسا مال اپنے ساتھ ریلوے پر لے جائے یا کوئی ایسا مال ریلوے پر روانگی کے لئے پیش یا حوالہ کرے جب تک کہ اُس ظرف کے بیرونی حصہ پر جس میں وہ مال ہو اُس کی نوعیت کا نشان بالصراحت نہ کیا گیا ہو یا اُس ملازم ریلوے کو جس کے روبرو وہ پیش کیا جائے یا جسے وہ حوالہ کیا جائے اُس مال کی نوعیت کی تحریری اطلاع نہ دی گئی ہو۔

(۳) ملازم ریلوے کو اختیار ہوگا کہ ایسے مال کو روانگی کے لئے قبول کرنے سے انکار کرے اور جب ایسا مال اطلاع متذکرہ ضمن (۲) کے بغیر قبول کر لیا گیا ہو تو اُس کے روانہ کرنے سے انکار کرے یا اُس کو اثنائے راہ میں روک لے۔

(۴) جب کسی ملازم ریلوے کو یہ باور کرنے کی وجہ ہو کہ کسی ظرف میں کوئی ایسا مال ہے جس کے متعلق اطلاع متذکرہ ضمن (۲) نہیں دی گئی ہے تو وہ اُس ظرف کو کھلوا سکیگا تا کہ اُس مال کی نوعیت معلوم کر سکے۔ ایسی صورت میں دفعہ (۲۸) کے احکام جہاں تک متعلق ہو سکتے ہیں متعلق ہوں گے۔

(۵) دفعہ ہذا کا کوئی مضمون اُس مال سے متعلق نہ ہوگا۔ جو کسی فوجی افسر یا سپاھی یا عہدہ دار کوتوالی کے ساتھ ہو جب وہ اپنے فرائض منصبی کی انجام دہی میں ریلوے پر جا رہا ہو۔

نرخ محصول کی کتاب کا دکھانا — **دفعہ ۳۰** - ہر اسٹیشن پر جہاں مال روانگی کیلئے محصول کیا جا سکتا ہے وہ ملازم ریلوے جو اس کام کے لئے مقرر کیا گیا ہو ہر شخص کو اس کی درخواست پر باوقات مناسب بلا ادائی فیس وہ کتاب

یا دستاویز دکھائیگا۔ جس میں مال کے محصول کی شرح درج ہو جو منتظم ریلوے نے مقرر کی ہو۔

مسافروں کا لانا لیجانا

مسافروں کے گارڈ کو اطلاع دینے کے ذرائع

دفعہ ۳۱۔ سرکار عالی منتظم ریلوے کو یہ حکم دے سکے گی کہ وہ اُن گاڑیوں میں جو مسافرین کے لانے لیجانے کے لئے کام میں لائی جائیں ایسے آلات نصب کرے جن کے ذریعہ سے مسافرین ٹرین کے گارڈ کو اطلاع دے سکیں۔

مسافروں کی انتہائی تعداد جو کسی ڈبہ یا گاڑی میں سفر کر سکے گی۔

دفعہ ۳۲۔ منتظم ریلوے بمنظوری سرکار عالی اس امر کا تعین کریگا کہ کسی ڈبہ یا گاڑی میں کس قدر مسافرین کی انتہائی تعداد سفر کر سکے گی۔ ایسی تعداد ڈبہ یا گاڑی کے کسی نمایاں مقام پر اردو اور دیگر ملکی زبان میں ظاہر کی جائے گی۔

ایک ڈبہ زنانہ سواریوں کے لئے مخصوص کیا جانا۔

دفعہ ۳۳۔ مسافروں کے لانے لیجانے کے لئے جو گاڑی چلائی جائے اُس میں زنانہ سواریوں کے لئے درجہ دوم وسوم کا کم از کم ایک ڈبہ مخصوص ہوگا

ریلوے کے اوقات اور کرایہ کے تختہ جات کا آویزاں کیا جانا

دفعہ ۳۴۔ ہر ریلوے اسٹیشن پر اردو اور دیگر ملکی زبان میں ریلوے کے اوقات نافذہ اور کرایہ کے تختہ جات ایسے نمایاں مقام پر آویزاں رہیں گے۔ جہاں عوام کو آنے جانے کی اجازت ہو ہر اسٹیشن پر ایک ایسا تختہ بھی آویزاں رہیگا۔ جس میں اُس اسٹیشن سے دوسرے

مقامات تک کرایہ کی صراحت ہوگی۔

کرایہ کی ادائی پر ٹکٹ کا دیا جانا

دفعہ ۳۵۔ (۱) جو شخص کسی ریلوے پر سفر کرنا چاہتا ہو اُس کو کرایہ کی ادائی پر ایک ٹکٹ دیا جائیگا۔ جس میں حسب ذیل امور کی صراحت ہوگی۔

(الف) وہ ٹکٹ کس درجہ میں سفر کی بابت ہے۔

(ب) وہ ٹکٹ کس مقام سے کس مقام تک سفر کی بابت ہے۔

(ج) اس ٹکٹ کی بابت کس قدر رقم وصول کی گئی ہے۔

(۲) ضمن (۱) کی روسے جن امور کی ٹکٹ میں صراحت ضروری ہے وہ اردو اور دیگر ملکی زبان میں کی جائیگی۔

کارروائی جب گاڑی میں اُس مسافر کیلئے جگہ نہ ہو جس نے ٹکٹ خریدا ہو۔

دفعہ ۳۶۔ (۱) کرایہ جو وصول کیا گیا ہو اور ٹکٹ جو جاری کئے گئے ہوں وہ اس شرط کے تابع ہوں گے کہ اُس گاڑی میں مسافر کے لئے جگہ ہو جس کے لئے ٹکٹ جاری کئے گئے ہیں۔

(۲) جب کسی مسافر نے ٹکٹ خریدا ہو اور اُس کو گاڑی میں جگہ نہ ملے تو وہ گاڑی کے روانہ ہونے کے بعد تین گھنٹے کے اندر ٹکٹ واپس کرکے اپنا کرایہ واپس پا سکے گا۔

(۳) جب ٹکٹ اونچے درجہ کا لیا گیا ہو اور اُس درجہ میں جگہ نہ ملنے کی وجہ سے کسی مسافر کو نیچے درجہ میں سفر کرنا پڑے تو وہ اُس ٹکٹ کو واپس کرکے وہ تفاوت واپس پا سکے گا۔ جو اُس کے ٹکٹ کی رقم اور اُس درجہ کے کرایہ کی رقم میں ہو جس میں اس نے فی الواقع سفر کیا ہو۔

بغیر پاس یا ٹکٹ کے سفر کرنیکی ممانعت

دفعہ ۳۷۔ کوئی شخص بغیر ملازم ریلوے کی

اجازت کے سفر کرنے کی غرض سے کسی گاڑی میں داخل نہ ہوگا۔ بجز اُس کے
کہ اسکے پاس کوئی پاس یا ٹکٹ ہو۔

پاس یا ٹکٹ کا دکھانا اور حوالہ کرنا

دفعہ ۳۸۔ ہر مسافر اس ملازم ریلوے کی خواہش پر جو اس کام کے لئے مقرر کیا گیا ہو اپنا
پاس یا ٹکٹ دکھائیگا اور سفر کے اختتام پر پاس یا ٹکٹ حوالہ کرے گا
جب ٹکٹ یا پاس کسی معین مدت کے لئے ہو تو وہ مدت کے اختتام پر حوالہ
کیا جائے گا۔

ٹکٹ واپسی یا معین مدت کا ٹکٹ قابل انتقال نہیں ہے

دفعہ ۳۹۔ ٹکٹ واپسی یا معین مدت کا ٹکٹ قابل انتقال نہ ہوگا
اور اُسے صرف وہ شخص استعمال کر سکیگا جس کے لئے وہ جاری کیا گیا ہو۔

جو اشخاص متعدی امراض میں مبتلا ہوں اُن کو لیجانے سے انکار کرنیکا اختیار۔

دفعہ ۴۰۔ (۱) منتظم ریلوے ایسے
مسافر کے لے جانے سے انکار کرسکے گا جو کسی متعدی مرض میں مبتلا ہو کر بجز
اس کے کہ اُن شرائط کی پابندی کیجائے جو حسب دفعہ (۷۱) ضمن (۱)
فقرہ (د) مرتب کئے گئے ہوں۔

(۲) کوئی شخص جو کسی متعدی مرض میں مبتلا ہو کسی گاڑی میں سفر کی
غرض سے داخل نہ ہوگا بجز اس کے کہ اُس نے اسٹیشن ماسٹر یا اُس ملازم ریلوے
کی جو اُس مقام کا نگران ہو جہاں وہ داخل ہو خاص اجازت حاصل کی ہو۔

(۳) ریلوے ملازم جو حسب ضمن (۲) اجازت دے وہ اُس شخص کے
اُن مسافرین سے علحدہ کرنے کا انتظام کریگا جو اُس گاڑی میں سفر کر رہے ہوں

باب (۶)

منتظم ریلوے کی ذمہ داری بحیثیت برندہ مسافر و مال

منتظم ریلوے کی ذمہ داری بحیثیت برندہ مال وجانور

دفعہ ۴۱ - (۱) جب کوئی جانور یا مال منتظم ریلوے کے تفویض برائے روانگی کیا جائے تو اُس کے گم یا تلف یا مالیت کم ہونے کی صورت میں منتظم ریلوے کی ذمہ داری بمتابعت دیگر احکام قانون ہذا وہی ہوگی جو جو تحویلدار امانتی کی قانون معاہدہ سرکار عالی کی دفعات (۱۵۲ و ۱۵۳ و ۱۶۲) میں قرار دی گئی ہے۔

(۲) کوئی ایسا معاہدہ جس کی رو سے وہ ذمہ داری محدود کی گئی ہو اُس حد تک کالعدم ہوگا بجز اس کے کہ۔

(الف) وہ تحریری ہو اور اُس پر مرسل کے یا اُس کی جانب سے شخص مجاز کے دستخط ہوں۔ اور

(ب) وہ اُس نمونہ کے موافق ہو جسے سرکار عالی منظور کیا ہو۔

منتظم ریلوے کی ذمہ داری بحیثیت برندہ جانور کے متعلق مزید احکام

دفعہ ۴۲ - (۱) منتظم ریلوے کی ذمہ داری حسب دفعہ (۴۱) کسی صورت میں مفصلہ ذیل شرح سے متجاوز نہ ہوگی۔

(الف) ہاتھی یا گھوڑے کی صورت میں .... (صما)

(ب) خچر۔ اونٹ یا مویشی کی صورت میں .... (صہ)

(ج) گدھے۔ بکری۔ بھیڑ۔ کتے یا اور جانور کی صورت میں ... (صہ)

بجز اس کے کہ مرسل نے جانور کے حوالہ کرنے کے وقت قیمت شرح مندکرہ صدر سے زیادہ ظاہر کی ہو۔

(۲) جب قیمت حسب ضمن (۱) زیادہ ظاہر کی گئی ہو تو منتظم ریلوے اس زیادتی کے لحاظ سے مزید ذمہ داری کی بابت حسب شرح مقررہ زیادہ محصول وصول کر سکے گا۔

(۳) جب منتظم ریلوے کے مقابلہ میں کسی جانور کے گم یا تلف یا ضایع ہونے یا اس کی قیمت کم ہو جانے کی وجہ سے دعویٰ کیا جائے تو دعویدار پر اوس کا بار ثبوت ہوگا کہ اس جانور کی کیا قیمت تھی اور ضرر پہنچنے کی صورت میں اوس ضرر کی کیا نوعیت ہے۔

دفعہ ۴۳ منتظم ریلوے پر اوس مال کے گم یا	سامان جو مسافرین کے ساتھ ہو اس کی بابت منتظم ریلوے پر ذمہ داری نہ ہوگی

تلف یا مالیت کم ہو جانے کی بابت ذمہ داری نہ ہوگی جو مسافرین کے ساتھ اور اُن کی نگرانی میں ہو بجز اس کے کہ ملازم ریلوے نے اس مال کی رسید دیکر اپنی تحویل میں لیا ہو۔

دفعہ ۴۴ (۱) جب کوئی شئے مندرجہ ضمیمہ	جب قیمتی اشیا و ریلوے کے ذریعہ سے بھیجی جائیں تو منتظم ریلوے کی ذمہ داری

کسی پارسل یا کٹھڑی میں ہو جو بغرض روانگی منتظم ریلوے کے حوالہ کیجائے اور جو اس کی مالیت (۱۰۰) سے زیادہ ہو تو منتظم ریلوے اوس کے گم یا تلف یا مالیت کم ہو جانے کی بابت ذمہ دار نہ ہوگا بجز اس کے کہ مرسل نے اس کی قیمت حوالگی کے وقت ظاہر کی ہو اور اس قیمت کے لحاظ سے مزید ذمہ داری کی بابت شرح مقررہ کے لحاظ سے زیادہ محصول ادا

ادا کیا ہو یا ادا کرنیکا اقرار کیا ہو ۔

(۲) جب کوئی پارسل یا گٹھڑی جس کی قیمت حسب ضمن (۱) ظاہر کیگئی ہو گم یا تلف ہو جائے یا اُس کی قیمت کم ہو جائے تو اس کی بابت جو معاوضہ حاصل کیا جاسکے گا۔ وہ اُس قیمت سے زیادہ نہ ہو گا۔ جو ظاہر کی گئی ہو اور اس امر کا بار ثبوت کہ جو قیمت ظاہر کی گئی تھی وہ اصلی قیمت تھی مدعی پر ہوگا

(۳) ایسے پارسل کے قبول کرنے کے متعلق منتظم ریلوے یہہ شرط قایم کرسکے گا کہ کسی ملازم ریلوے نے جو اس بارہ میں مجاز کیا گیا ہو اس امر کا اطمینان کرلیا ہے کہ اوس میں دراصل وہ اشیا رہیں جو ظاہر کیجاتی ہیں

جانور یا مال گم ہوجانے کی صورت میں بار ثبوت

دفعہ ۴۵۔ جب کسی منتظم ریلوے کے مقابلہ میں کسی جانور یا مال کے گم یا تلف یا مالیت کم ہوجانے کی بابت دعوی رجوع کیا جائے تو مدعی کے لئے یہہ ضرور نہ ہوگا کہ یہہ ثابت کرے کہ وہ جانور یا مال کس طرح گم یا تلف ہوا یا اُس کی قیمت کس طرح کم ہوئی ۔

مطالبہ کی اطلاع منتظم ریلوے کو دیجائیگی

دفعہ ۴۶۔ کسی شخص کو یہہ اختیار نہ ہو گا کہ کسی مال یا جانور کی بابت زاید ادا شدہ محصول کی واپسی کا یا کسی جانور یا مال کے گم یا تلف یا قیمت کم ہوجانے کی بابت معاوضہ کا دعوی کرے بجز اس کے کہ ایسی واپسی یا معاوضہ کا تحریری دعوی منتظم ریلوے کے روبرو جانور یا مال کی حوالگی سے چھ ۶ مہینے کے اندر پیش کیا گیا ہو ۔

مال کی تفصیل غلط دینے کی صورت میں ذمہ داری سے برأت

دفعہ ۴۷۔ باب ہذا کے کسی حکم مندرجہ صدر کے باوجود منتظم ریلوے کسی مال کے گم یا تلف یا

یا مالبت کم ہو جانے کی بابت ذمہ دار نہ ہوگا اگر مال کی تفصیل جو حسب دفعہ (۲۸) ضمن (۱) دی گئی ہو اہم امور کے متعلق غلط ہو اور مال کا اوس طرح گم یا تلف یا مالیت کم ہونا اوس غلط تفصیل کی وجہ سے وقوع میں آیا ہو ایسی صورت میں منتظم ریلوے پر کسی صورت میں اُس رقم سے زیادہ کی بابت ذمہ داری نہ ہو گی جو اُس مال کی اُس غلط تفصیل کے لحاظ سے حساب کرنے سے ہو سکتی ہے۔

فوجی افسر وغیرہ کے معاوضہ کا تعین

دفعہ ۴۸۔ جب کوئی فوجی افسر یا سپاہی یا ہمراہی اپنے فرایض منصبی کی انجام دہی میں سفر کر رہا ہو اور وہ فوت ہو جائے یا اُس کو ضرر پہنچے تو معاوضہ کا تعین انہیں قواعد کے لحاظ سے کیا جائے گا جو ضوابط افواج میں قرار دئے گئے ہیں

باب (۷)

حوادث

ریلوے پر حوادث کی اطلاع

دفعہ ۴۹۔ جب کسی ریلوے کے اجرائی کار میں حسب ذیل حوادث وقوع میں آئیں۔

(الف) کوئی حادثہ جس سے انسان کی ہلاکت وقوع میں آئی ہو یا جس سے ضرر شدید جس کی تعریف مجموعۂ تعزیرات سرکار عالی میں کی گئی ہے پہنچا ہو یا جس سے مال کو سخت نقصان پہنچا ہو۔

(ب) دو ریلوے گاڑیوں میں ٹکر ہوئی ہو جن میں سے ایک مسافر گاڑی ہو

(ج) کسی مسافر گاڑی یا اُس کے کسی حصہ کا پٹری سے اُتر جانا۔

(د) اُس قسم کا کوئی حادثہ جس سے معمولاً وہ نتایج پیدا ہوتے ہیں جنکی

صراحت ضمن (الف) میں کی گئی ہے۔

(د) کوئی اور حادثہ جو اس قسم کا ہو جس کی سرکار عالی نے بذریعہ اعلان مندرجہ جریدہ صراحت کی ہو۔ تو منتظم ریلوے بلا غیر ضروری تاخیر کے اس حادثہ کی اطلاع سرکار عالی اور ریلوے انسپکٹر کو دیگا۔

جس مقام پر حادثہ وقوع میں آیا ہو اس مقام یا اس کے قریب کا اسٹیشن ماسٹر یا عہدہ دار نگران بلا غیر ضروری تاخیر کے اس حادثہ کی اطلاع اس مقام کے ناظم فوجداری ضلع اور عہدہ دار منتظم تھانہ کو یا ایسے ناظم فوجداری یا عہدہ دار کوتوالی کو دیگا جسے سرکار عالی اس کام کے لئے مقرر کرے۔

حوادث کی اطلاع اور تحقیقات کے متعلق قواعد	دفعہ ۵۰۔ سرکار عالی مفصلہ ذیل امور کے متعلق قواعد مرتب کر سکے گی۔

(الف) دفعہ (۴۹) کی رو سے جو اطلاع دیجانی ضروری ہے اس کے نمونہ جات اور حادثہ کی تفصیل جو ایسی اطلاع میں درج ہونی چاہئے۔

(ب) حوادث کے اقسام جن کی اطلاع وقوع حادثہ کے بعد فوراً بذریعہ تار دی جانی چاہئے۔

(ج) حادثہ کے بعد ملازمین ریلوے عہدہ داران کوتوالی انسپکٹر اور نظماء فوجداری کے فرائض۔

حوادث کا تختہ سرکار عالی کے پاس بھیجا جائے گا	دفعہ ۵۱۔ منتظم ریلوے جملہ واقعات کا خواہ ان میں کسی شخص کو

ضرر پہنچا ہو یا نہ پہنچا ہو ایک تختہ اس نمونہ کے موافق اور اس قدر مدت کے اندر جو سرکار عالی مقرر کرے سرکار عالی کے پاس بھیجیگا۔

جن اشخاص کو ریلوے کے حادثہ جات میں ضرر پہنچا ہو ان کا طبی معائنہ	دفعہ ۵۲۔ جب کسی شخص کو

ریلوے کے حادثہ میں ضرر پہنچا ہو اور وہ اُس ضرر کی بابت ہرجہ کا دعویٰ کرے تو عدالت یا وہ شخص جو قانون کی روسے یا برضامندی فریقین اُس دعوی کی سماعت کا مجاز ہو یہہ حکم دے سکیگا کہ شخص متضرر کا معائنہ کوئی سند یافتہ ڈاکٹر کرے جس کی حکم میں صراحت ہو اور جو فریقین میں سے کسی کا گواہ نہ ہو اور ایسے طبی معائنہ کے اخراجات کے متعلق عدالت یا وہ شخص حکم مناسب صادر کرسکے گا۔

باب (۸)

جرائم

جرائم جن کا تعلق ملازمین ریلوے سے ہے

فرض مندرجہ دفعہ (۳۰) کی خلاف ورزی۔

دفعہ ۵۳۔ کوئی ملازم ریلوے جس کا یہہ فرض ہو کہ دفعہ (۳۰) کے احکام کی تعمیل کرے عمداً یا غفلت سے ایسی تعمیل میں قصور کرے اس کو جرمانہ کی سزا دیجائیگی جس کی مقدار (ـــہ) تک ہوسکے گی۔

ملازم ریلوے کا بحالت نشہ ہونا

دفعہ ۵۴۔ کوئی ملازم ریلوے جو اپنے فرائض منصبی کی انجام دہی کے وقت بحالت نشہ ہو اُس کو جرمانہ کی سزا دیجائے گی جس کی مقدار (ـــــہ) تک ہوسکے گی یا جب اُس کے فرض منصبی کے نامناسب انجام دہی سے کسی مسافر یا اور شخص کے جو ریلوے پر ہو امن و عافیت کو خطرہ ہو تو اس کو قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد ایک سال تک ہوسکے یا جرمانہ کی یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

کسی شخص کے امن و عافیت کو خطرہ پہنچانا۔	**دفعہ ۵۵**۔ کوئی ریلوے ملازم جو اپنے فرایض منصبی کی انجام دہی میں کسی

شخص کے امن و عافیت کو خطرہ پہنچائے۔

(**الف**) کسی ایسے عام قاعدہ کی خلاف ورزی سے جو حسب قانون ہذا مرتب ۔منظور ۔اور شایع کیا گیا ہو۔ یا

(**ب**) کسی ایسے قاعدیا حکم کی خلاف ورزی جو کسی ایسے عام قاعدہ کے مغایر نہ ہو اور جس کی تعمیل اس ملازم پر اپنی ملازمت کی شرائط کے لحاظ سے لازمی تھی اور جس کی اُسے اطلاع تھی۔ یا

(**ج**) بے احتیاطی یا غفلت سے کسی فعل یا ترک فعل کے ذریعہ سے اُس کو قید کی سزادی جائے گی جس کی میعاد دو سال تک ہوسکے گی یا جرمانہ کی جسکی مقدار (صما) تک ہوسکے گی یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

اس گاڑی میں مسافروں کو بیٹھنے پرمجبور کرنا جن میں مسافروں کی مقررہ تعداد موجود ہو۔	**دفعہ ۵۶**۔ کوئی ملازم ریلوے جو کسی ایسے ڈبہ یا گاڑی میں جس میں مسافروں کی اُس قدر تعداد موجود ہو جو

اس ڈبہ یا گاڑی کے لئے انتہائی تعداد حسب دفعہ (۳۲) قرار دی گئی ہو کسی مسافر کو بیٹھنے پر مجبور کرے یا جبراً بٹھانے کا اقدام کرے یا بٹھانے کا باعث ہو اُس کو جرمانہ کی سزا دی جائے گی جس کی مقدار (عـــہ) تک ہوسکے گی۔

حوادث کی اطلاع دینے میں قصور	**دفعہ ۵۷**۔ کوئی اسٹیشن ماسٹر یا ملازم ریلوے جو اوس مقام کا نگراں ہو جہاں کوئی حادثہ وقوع

میں آیا ہو اطلاع محکومہ دفعہ (۴۹) یا قواعد نافذہ حسب دفعہ (۵۰) دینے میں قصور کرے اُس کو جرمانہ کی سزا دی جائے گی جس کی مقدار (صـــہ) تک ہوسکیگی

ہم سطح راستوں کو روکنا

دفعہ ۵۸ ۔ کوئی ملازم ریلوے جو بلا ضرورت ۔
(الف) کوئی رولنگ اسٹاک ایسے مقام پر کھڑا کرے جہاں جہاں ریلوے شارع عام پر سے گذرتی ہو ۔ یا
(ب) کسی لیول کراسنگ یعنے ایسے مقام کو جہاں ریلوے شارع عام پر سے گذرتی ہو عام خلایق کی آمد رفت کے لئے بند کرے اُس کو جرمانہ کی سزا دی جائے گی جس کی مقدار (عـــہ) تک ہوسکیگی ۔

غلط تخمینہ جات مرتب کرنا

دفعہ ۵۹ ۔ جب کوئی تخمینہ جس کا حسب قانون ہذا مرتب کرنا ضروری ہے کسی امر کے متعلق اُس شخص کے علم میں غلط ہو جو اُس پر دستخط کرے اُس کو قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک سال تک ہوسکے گی ۔ یا جرمانہ کی جس کی مقدار (صمار) تک ہوسکے گی یا دونوں سزائیں دی جائیں گی ۔

دیگر جرایم

مال کی غلط تفصیل دینا

دفعہ ۶۰ ۔ کوئی شخص جس سے حسب دفعہ (۴۸) مال کی تفصیل طلب کیجائے ایسی تفصیل دے جو اہم امور کے متعلق غلط ہو تو اُس کو اور اگر وہ مال کا مالک نہ ہو تو مالک کو بھی جرمانہ کی سزا دی جائے گی ۔ جس کی مقدار اُس مال کے ہر من یا اُس کے جزو کی بابت عـہ ہوسکے گی ۔ یہہ جرمانہ اُس محصول یا مطالبہ کے علاوہ ہوگا جو اُس مال پر وصول کیا جا سکتا ہے ۔ لیکن اگر مالک یہہ ثابت کرسکے کہ مال کی تفصیل اُس کے علم یا ایما کے بغیر دی گئی تو اس پر حسب دفعہ ہذا ذمہ داری عاید نکیجاسکے گی ۔

خطرناک یا ضرر رساں اشیاء ناجایز طور پر ریلوے پر لانا

دفعہ ۶۱ ۔ کوئی شخص جو دفعہ (۲۹) کے

احکام کے خلاف کوئی خطرناک یا ضرر رساں مال اپنے ساتھ ریلوے پر لیجائے یا کوئی ایسا مال ریلوے پر روانگی کی غرض سے پیش کرے یا حوالہ کرے اُس کو جرمانہ کی سزا دیجائے گی جس کی مقدار (صما) ہوسکے گی اور وہ اُس نقصان مضرت یا ہرج کی بابت بھی ذمہ دار ہوگا۔ جو اُس کے اُس مال کو اس طرح ریلوے پر لانے کی وجہ سے عاید ہوا ہو۔

اطلاع کے ذریعہ کو بغیر جائز ضرورت کے استعمال کرنا

دفعہ ۶۲ - کوئی مسافر جو بغیر مناسب اور کافی وجہ کے اُس ذریعہ کو استعمال کرے یا اُس میں مداخلت کرے جو منتظم ریلوے نے اس غرض سے قائم کیا ہو کہ مسافرین گارڈ کو اطلاع دے سکیں اُس کو جرمانہ کی سزا دیجائیگی جس کی مقدار (صہ) تک ہوسکے گی۔

محفوظ ڈبہ میں یا ایسے ڈبہ میں جس میں مسافرین کی انتہائی تعداد موجود ہو داخل ہونا یا ایسے ڈبہ میں مسافر کو نہ داخل ہونے دینا جس میں انتہائی تعداد نہ ہو۔

دفعہ ۶۳ (۱) کوئی مسافر جو کسی ایسے ڈبہ میں داخل ہو جسے منتظم ریلوے نے کسی دوسرے مسافر کے لئے مخصوص کیا ہو یا جس میں مسافروں کی انتہائی تعداد موجود ہو حسب دفعہ (۳۲) ڈبہ پر ظاہر کی گئی ہو اور کسی ملازم ریلوے کی درخواست پر اُس ڈبہ کو خالی کرنے سے انکار کرے اُس کو جرمانہ کی سزا دیجائے گی۔ جس کی مقدار (عـہ) تک ہوسکے گی۔

(۲) کوئی مسافر جو کسی ایسے ڈبہ میں جو اُس کے لئے منتظم ریلوے نے مخصوص نہ کیا ہو یا کسی ایسے ڈبہ میں جس میں مسافروں کی انتہائی تعداد موجود نہ ہو جو حسب دفعہ (۳۲) ڈبہ پر ظاہر کی گئی ہو کسی دوسرے مسافر کے بطور جائز داخل ہونے کے مزاحم ہو اُس کو جرمانہ کی سزا دیجائے گی جس کی

مقدار (عہ) تک ہوسکے گی۔

عام اطلاعات کو مٹانا۔

دفعہ ۶۴ - کوئی شخص جو بلا جائز اجازت کے کسی ایسے تختہ یا دستاویزات کو جو منتظم ریلوے کے حکم سے کسی ریلوے یا رولنگ اسٹاک پر آویزان یا چسپاں کیا گیا ہو عمداً مضرت پہنچائے یا اُس کے کسی حرف یا نشان کو مٹائے یا تبدیل کرے اُس کو جرمانہ کی سزا دیجائے گی جس کی مقدار (عہ) تک ہوسکے گی۔

بغیر جائز پاس یا ٹکٹ کے سفر کرنا یا سفر کرنے کا اقدام کرنا

دفعہ ۶۵ - کوئی شخص جو منتظم ریلوے کو فریب دینے کی نیت سے۔

(الف) دفعہ (۳۷) کے احکام کے خلاف ریلوے کی کسی گاڑی میں داخل ہو

(ب) ایسے پاس یا ٹکٹ کو جو صرف ایک سفر کے لئے مخصوص ہو اور وہ اُس سفر کے لئے کام میں لایا جاچکا ہو یا ٹکٹ واپسی کے اس نصف حصہ کو جو سابق میں کام میں لایا جاچکا ہو مکرر استعمال کرے یا استعمال کرنے کا اقدام کرے اس کو جرمانہ کی سزا دیجائے گی جس کی مقدار علاوہ اُس رقم کے جو اُس کے ذمہ کرایہ کی بابت واجب الادا ہو (مار) تک ہوسکے گی۔

بغیر پاس یا ٹکٹ کے یا ناکافی پاس یا ٹکٹ کے سفر کرنا یا معینہ سفر سے زاید سفر کرنا۔

دفعہ ۶۶ - (۱) جب کوئی مسافر کسی گاڑی میں بغیر باضابطہ پاس یا ٹکٹ کے سفر کرے یا جب وہ کسی گاڑی میں سے اُترے اور اُس سے حسب دفعہ (۳۸) ٹکٹ یا پاس طلب کیا جائے اور وہ ٹکٹ یا پاس دکھانے یا حوالہ کرنے سے قاصر رہے یا انکار کرے تو اُس پر علاوہ اُس کے سفر کے معمولی کرایہ کے مزید مطالبہ کی ذمہ داری ہوگی جس کی دفعہ ہذا میں متعاقب صراحت کی گئی ہے۔

توضیح - معمولی کرایہ" سے وہ کرایہ مراد ہے جو اُس سفر کی بابت واجب الادا ہو جو اس نے فی الواقع طے کیا ہو یا جب اُس اسٹیشن کے متعلق نہ ہو جہاں وہ سوار ہوا ہو تو کرایہ اُس اسٹیشن سے محسوب ہوگا جہاں سے کہ گاڑی روانہ ہوئی ہو یا اگر راستہ میں ٹکٹ کی ایک یا زیادہ اسٹیشن پر تنقیح ہوئی ہو تو اُس اسٹیشن سے جہاں ٹکٹ کی آخری مرتبہ تنقیح ہوئی ہو۔

(۲) جب کوئی مسافر اُس درجہ سے اونچے درجہ میں سفر کرے یا سفر کرنے کا اقدام کرے جس کا اُس کے پاس ٹکٹ یا پاس ہو یا اُس مقام سے زیادہ سفر کرے جس کا اُس کے پاس ٹکٹ یا پاس ہو تو وہ ریلوے ملازم مجاز کے مطالبہ پر اُس رقم کے علاوہ جو اُس سفر کی بابت رقم ادا شدہ سے زاید واجب الادا ہو مزید مطالبہ ادا کرے گا جس کی دفعہ ہذا میں متعاقب صراحت کی گئی ہے۔

(۳) مزید مطالبہ جس کا ضمن (۱) و ضمن (۲) میں حوالہ دیا گیا ہے حسب ذیل ہوگا۔

(الف) جب مسافر بطور خود اُس مطالبہ کے عاید ہونے کی ذمہ داری کا اظہار ریلوے ملازم مجاز سے کردے تو درجہ اول کے لئے (عصمہ) درجہ دوم کے لئے (۸ر) اور درجہ سوم کے لئے (۲ر)

(ب) دوسری صورت میں درجہ اول کے لئے (۶ے) درجہ دوم کیلئے (۳ے) درجہ سوم کے لئے (عصم)

مگر شرط یہ ہے کہ ایسا مزید مطالبہ اُس معمولی کرایہ سے متجاوز نہ ہوگا جس کی ادائی کی اُس پر حسب ضمن (۱) یا (۲) ذمہ داری ہو۔

(۴) جب کوئی مسافر مزید مطالبہ یا رقوم مندرجہ ضمن (۱) و ضمن (۲) ادا کرنے میں قاصر رہے یا ادا کرنے سے انکار کرے تو کسی ریلوے ملازم مجاز کی درخواست پر ناظم فوجداری اُس مطالبہ یا رقم کو مثل جرمانہ وصول کرکے

منتظم ریلوے کے پاس بھیجدے گا۔

ٹکٹ واپسی کا نصف حصہ منتقل کرنا

دفعہ ۶۷۔ کوئی شخص جو ٹکٹ واپسی کا کوئی نصف حصہ اس غرض سے بیچے یا بیچنے کا اقدام کرے یا منتقل کرے یا منتقل کرنے کا اقدام کرے کہ کوئی دوسرا شخص اُس کے ذریعہ سے سفر کر سکے یا ٹکٹ واپسی کا ایسا نصف حصہ خریدے اُس کو جرمانہ کی سزا دیجائے گی۔ جس کی مقدار (ص) تک ہو سکے گی۔ اور اگر ایسے نصف حصہ کا خریدار اُس کے ذریعہ سے سفر کرے یا سفر کرنے کا اقدام کرے تو اُس پر مزید جرمانہ ہو سکے گا۔ جس کی مقدار اُس کرایہ تک ہو سکے گی جو اُس سفر کی بابت معمولاً مقرر ہو جس سے وہ ٹکٹ متعلق ہو۔

کرایہ کی بابت جرمانہ کی رقم منتظم ریلوے کو ادا کیجائیگی

دفعہ ۶۸۔ دفعات (۶۵ و ۶۶ و ۶۷) کی رو سے جب جرمانہ کرایہ کی بابت کیا جائے تو جرمانہ وصول ہونے پر رقم کرایہ پہلے منتظم ریلوے کو دیجائیگی۔

پاس یا ٹکٹ تبدیل کرنا یا مٹانا۔

دفعہ ۶۹۔ کوئی مسافر جو کسی پاس یا ٹکٹ کو اس طرح عمداً تبدیل کرے یا مٹائے کہ اس کی تاریخ نمبر یا کوئی اہم جزو بڑھانہ جا سکے اُس کو جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔ جس کی مقدار (ص) تک ہو سکے گی۔

جو شخص متعدی مرض میں مبتلا ہو اس کا سفر کرنا یا اس کے سفر میں مدد کرنا

دفعہ (۷۱) کوئی شخص جو کسی متعدی مرض میں مبتلا ہو اور دفعہ (۴۰) ضمن (۲) کے احکام کے خلاف کسی ریلوے میں داخل ہو یا سفر کرے اُس کو اور نیز اُس شخص کو جو اس کے ساتھ اُس کے نگران کی حیثیت سے ہو جرمانہ کی سزا دیجائے گی جس کی مقدار (عہ) تک

ہو سکے گی اور اُن کا ٹکٹ یا پاس قابل ضبطی ہوگا۔ اور کرایہ جو انہوں نے ادا کیا ہو اُس کی واپسی کا اُن کو حق نہ ہوگا۔ اور کوئی ملازم ریلوے اُن کو ریلوے سے خارج کر سکیگا۔

(۲) کوئی ملازم ریلوے جس کا دفعہ (۴۰) ضمن (۲) میں ذکر کیا گیا ہے اگر یہ جانکر کہ کوئی شخص کسی متعدی مرض میں مبتلا ہے دوسرے مسافرین سے اُس کی علیحدگی کا انتظام کئے بغیر عمداً اس کو ریلوے میں سفر کرنے کی اجازت دے اس کو جرمانہ کی سزا دی جائے جس کی مقدار دما) تک ہوسکیگی

چلتی ہوئی گاڑی میں سوار ہونا یا نامناسب طریقہ سے سفر کرنا

دفعہ ۷۱ (۱) کوئی مسافر جو چلتی ہوئی گاڑی میں سوار ہو یا اُس سے اُترے یا سوار ہونے یا اترنے کا اقدام کرے یا سوائے پلیٹ فارم یا اُس مقام کے جو منتظم ریلوے نے مسافروں کے سوار ہونے یا اترنے کیلئے مقرر کیا ہو اور طور پر سوار ہو یا اُترے یا چلتی ہوئی گاڑی کا دروازہ کھولے اُس کو جرمانہ کی سزا دیجائیگی جس کی مقدار (عـــہ) تک ہوسکیگی۔

(۲) کوئی مسافر جو کسی ریلوے ملازم کے منع کرنے کے باوجود کسی گاڑی کی چھت یا پائدان پر یا انجن میں یا گاڑی کے کسی اور حصہ میں جو مسافروں کے لئے مخصوص نہ ہو سفر کرنے پر اصرار کرے اُس کو جرمانہ کی سزا دی جائے گی جس کی مقدار (صـہ) تک ہو سکے گی۔ اور کوئی ملازم ریلوے اُسے ریلوے سے خارج کر سکیگا۔

اُس گاڑی یا مقام میں داخل ہونا جو عورتوں کے لئے مخصوص ہو۔

دفعہ ۷۲۔ کوئی مرد جو یہ جانکر کہ کوئی گاڑی۔ ڈبہ کمرہ یا اور مقام منتظم ریلوے نے عورتوں کے لئے مخصوص کیا ہے اُس میں بغیر

جایز وجہ کے داخل ہو یا داخل ہوکر وہاں ٹھیرے جبکہ کسی ریلوے ملازم نے اُس کو باہر جانے کی ہدایت کی ہو اُس کو جرمانہ کی سزا دی جائے گی جسکی مقدار (۱۰) تک ہو سکے گی اور اُس کا ٹکٹ یا پاس قابل ضبطی ہوگا۔ اور کرایہ جو اُس نے ادا کیا ہو اُس کی واپسی کا اُس کو حق نہ ہوگا۔ اور کوئی ملازم ریلوے اُس کو ریلوے سے خارج کرسکیگا۔

ریلوے پر نشہ کی حالت میں ہونا یا امر باعث تکلیف کا ارتکاب کرنا۔

دفعہ ۷۳۔ کوئی شخص جو کسی ریلوے گاڑی میں یا ریلوے کے کسی حصہ میں۔

(الف) بحالت نشہ ہو۔ یا

(ب) کسی امر باعث تکلیف کا مرتکب ہو یا کوئی بے حیائی کا فعل کرے یا فحش الفاظ استعمال کرے یا بدکلامی کرے۔ یا

(ج) عمداً اور بغیر جایز وجہ کے کسی مسافر کے آرام میں مخل ہو یا کوئی ملیپ بجھائے۔ اس کو جرمانہ کی سزا دی جائے گی جس کی مقدار (۵۰) تک ہوسکیگی اور اس کا ٹکٹ یا پاس قابل ضبطی ہوگا اور کرایہ جو اس نے ادا کیا ہو اُس کی واپسی کا اُس کو حق نہ ہوگا اور کوئی ملازم ریلوے اُس کو ریلوے سے خارج کرسکیگا۔

کسی ملازم ریلوے کا اس کے فرایض کی انجام دہی میں مزاحم ہونا

دفعہ ۷۴۔ کوئی شخص جو عمداً کسی ریلوے ملازم کا اُس کے فرایض کی انجام دہی میں مزاحم یا مخل ہو اُس کو جرمانہ کی سزا دیجائیگی جس کی مقدار (۱۰۰) تک ہوسکے گی۔

مداخلت بیجا اور اُس کے ارتکاب پر اصرار

دفعہ ۷۵ (۱) کوئی شخص جو ناجایز طور پر ریلوے پر

داخل ہو اُس کو جرمانہ کی سزا دیجائے گی جس کی مقدار (عـہ) تک ہوسکیگی۔
(۲) کوئی شخص جو اس طرح داخل ہو کر باہر جانے سے انکار کرے جبکہ کسی ریلوے ملازم نے یا منتظم ریلوے کی جانب سے اور شخص نے اسکو باہر جانے کی ہدایت کی ہو اُس کو جرمانہ کی سزا دیجائے گی جس کی مقدار (صـہ) تک ہوسکے گی اور ریلوے ملازم یا اور شخص اُس کو ریلوے سے خارج کرسکیگا

گاڑی ہانکنے والوں کی جانب سے ملازمین ریلوے کے احکام کی تعمیل میں قصور

دفعہ ۷۶ ۔ کسی گاڑی یا سواری کا ہانکنے والا یا نگران جو ریلوے اراضی پر ہو اور کسی ملازم ریلوے یا عہدہ دار کوتوالی کی مناسب ہدایتوں کی تعمیل میں قصور کرے اُس کو جرمانہ کی سزا دیجائے گی جس کی مقدار (عـہ) تک ہوسکے گی۔

ریلوے پھاٹک کا کھولنا یا بطور مناسب بند نہ کرنا

دفعہ ۷۷ ۔ (الف) کوئی شخص جو یہ جانکر یا باور کرنے کی وجہ رکھکر کہ کوئی انجن یا گاڑی ریلوے پر آرہی ہے اُس پھاٹک کو کھولے جو ریلوے کی حدود کے دونوں جانب سڑک پر نصب کیا گیا ہے یا ریلوے پر سے گزرنے یا گزرنے کا اقدام کرے یا ریلوے پر سے کسی جانور۔ گاڑی یا اور شئے کو لے جائے یا لے جانیکا اقدام کرے۔ یا۔
(ب) کوئی شخص جو اُس پھاٹک میں سے جس کا ضمن (الف) میں ذکر کیا گیا ہے خود گزر کر یا اپنے جانور۔ گاڑی اور اور اشیاء کو لے جانےکے بعد محافظ پھاٹک کی عدم موجودگی میں اُس پھاٹک کو بند کرنے یا باندھنے میں قصور کرے۔
اُس شخص کو جرمانہ کی سزا دیجائیگی جسکی مقدار (صـہ) تک ہوسکیگی۔

جانوران چکاری۔ | **دفعہ ۸۔** (۱) جب ریلوے حدود میں مویشی کو روکنے کے لئے بطور مناسب باڑ لگالی گئی ہو اور مویشی ان حدود کے اندر داخل ہو تو مویشی کے مالک یا شخص نگران کو جرمانہ کی سزا دی جائے گی جس کی مقدار فی مویشی (صہ) ہوسکے گی۔ یہ جرمانہ اس ذمہ داری کے علاوہ ہوگا جو دستور العمل جانوران چکاری کی رو سے عاید ہو۔

(۲) جب کسی جایز غرض کے سوائے اور طور پر کوئی شخص مویشی کو ریلوے حدود کے اندر عمداً آنے جائے یا جان بوجھکر وہاں رہنے دے تو وہ شخص یا اگر منتظم ریلوے مناسب خیال کرے مالک مویشی جرمانہ کا مستوجب ہوگا جس کی مقدار فی مویشی (عہ) ہوسکے گی یہ جرمانہ اس ذمہ داری کے علاوہ ہوگا جو دستور العمل جانوران چکاری کی رو سے عاید ہو۔

(۳) جو جرمانہ حسب دفعہ ہذا عاید کیا جائے اس کو عدالت اگر مناسب خیال کرے حسب دستور العمل جانوران چکاری وصول کرسکے گی۔

(۴) ہر ملازم ریلوے وہ اختیارات استعمال کریگا جو دستور العمل جانوران چکاری میں عہدہ دار کوتوالی کو دئے گئے ہیں۔

(۵) دفعہ ہذا میں مویشی کے وہی معنی ہیں جو دستور العمل جانوران چکاری میں قرار دئے گئے ہیں۔

ریلوے گاڑی کو کینہ سے پٹڑی سے اتارنا یا اس کا اقدام کرنا | **دفعہ ۹۔** کوئی شخص جو خلاف قانون۔

(الف) کسی ریلوے پر یا اس کے راستہ میں کوئی لکڑی یا پتھر یا اور شئے رکھے یا پھینکے۔

(ب) کسی پٹڑی یا سلیپر (پٹڑی کے نیچے کی لکڑی) یا ریلوے کی

اور شئے کو دے یا ہٹائے یا ڈھیلا کرے یا اوس کی تبدیل جائے کرے
(ج) کسی پائنٹ (ایک ریل سے دوسری ریل میں جانیکا جوڑ) یا کسی
اور کل کو جو کسی ریلوے سے متعلق ہو پھرائے۔ حرکت دے کھولدے یا پھیر دے
(د) کسی ریلوے پر یا اس کے قریب کوئی سگنل دے یا چھپائے
یا کوئی روشنی دکھائے یا چھپائے۔ یا
(ہ) کسی ریلوے کے متعلق کوئی اور فعل کرے یا کرائے یا کرنے کا اقدام کرے
اس نیت یا اس علم سے کہ اس کے ذریعہ سے وہ کسی شخص کے جو ریلوے پر
ہو یا ریلوے پر سفر کر رہا ہو امن و عافیت کو خطرہ کا باعث ہوگا۔ اس کو
قید دوام کی یا قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد دس سال تک ہوسکے گی۔

کسی شخص کو جو ریلوے پر سفر کر رہا ہو کینہ سے ضرر پہنچانا یا ضرر پہنچانے کا اقدام کرنا۔

دفعہ ۸۰۔ کوئی شخص جو کسی ایسے رولنگ اسٹاک میں یا اس کے اوپر جو کسی گاڑی کا جزو ہو ناجایز طور پر
کوئی لکڑی یا پتھر یا اور شئے اس نیت یا اس علم سے پھینکے یا اس پر گرنے یا
اس کو لگنے کا باعث ہو کہ اس سے کسی ایسے شخص کے امن و عافیت کو خطرہ
ہوگا۔ جو اس رولنگ اسٹاک میں یا اس گاڑی کے کسی اور رولنگ اسٹاک
میں ہو اس کو قید دوام کی یا قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد دس سال تک ہوسکیگی

کسی ناجایز فعل یا ترک سے کسی مسافر کے امن و عافیت کو خطرہ پہنچانا۔

دفعہ ۸۱۔ کوئی شخص جو کسی ناجایز فعل یا بالعمد
ترک یا غفلت سے کسی شخص کے جو ریلوے پر ہو یا سفر کر رہا ہو امن و
عافیت کو خطرہ پہنچائے یا خطرہ کا باعث ہو یا کسی ریلوے پر کسی
رولنگ اسٹاک کا مزاحم ہو یا مزاحم ہونیکا باعث ہو یا مزاحم ہونیکا اقدام

کرے اُس کو قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد دو سال تک ہوسکے گی۔

بے احتیاطی یا غفلت سے کسی شخص کے امن وعافیت کو خطرہ پہنچانا۔

دفعہ ۸۲۔ کوئی شخص جو بے احتیاطی یا غفلت سے کوئی فعل کرے یا کوئی ایسا فعل ترک کرے جس کا کرنا اُس پر قانوناً واجب ہو اور ایسے فعل یا ترک فعل سے کسی ایسے شخص کے جو ریلوے پر ہو یا سفر کر رہا ہو امن وعافیت کو خطرہ کا احتمال ہو اُس کو قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد ایک سال تک ہوسکے گی یا جرمانہ کی یا دونوں سزائیں دیجائیںگی۔

خاص احکام جبکہ ایسے جرایم جن سے امن وعافیت کو خطرہ ہو نابالغ بچے انجام دیں

دفعہ ۸۳ (۱) اگر کوئی نابالغ جس کی عمر (۱۲) سال سے کم ہو ریلوے کے متعلق کسی ایسے فعل یا ترک فعل کا مرتکب ہو جس کی صراحت متذکرہ صدر چار دفعات میں کی گئی ہے تو وہ مجموعہ تعزیرات ممالک محروسہ سرکار عالی کی دفعات (۳۴ و ۳۵) کے باوجود جرم کا مرتکب متصور ہوگا اور عدالت جو اُس کو مجرم قرار دے وہ اس کے مرد ہونے کی صورت میں تازیانہ کی سزا دے سکیگی یا اُس کے باپ یا ولی سے اس مضمون کا مچلکہ لے سکیگی کہ وہ اس کو اُس قسم کے فعل یا ترک فعل کا مکرر مرتکب نہ ہونے دیگا

(۲) اگر مچلکہ ضبط ہوجائے تو عدالت اُس کی رقم اُسی طرح وصول کرسکے گی کہ گویا وہ جرمانہ ہے جو عدالت نے ماخوذ کیا ہے۔

(۳) جب باپ یا ولی مدت معینہ کے اندر مچلکہ متذکرہ ضمن (۱) داخل کرنے میں قصور کرے اُس کو جرمانہ کی سزا دی جائے گی جس کی مقدار (صہ۵) تک ہوسکے گی۔

ضابطہ

بعض جرایم کی علت میں بلا حکمنامہ گرفتاری گرفتار کرنا

دفعہ ۸۴ - (۱) کوئی شخص جو کسی جرم کا مرتکب ہو جس کی صراحت دفعات (۴۸ - ۵۴ - ۵۵ - ۶۲) (۶۳) (۷۴) (۷۹) (۸۰) (۸۱) یا (۸۲) میں یا دفعہ (۸۳) ضمن (۱) میں کی گئی ہے اُسے کوئی ملازم ریلوے یا عہدہ دار کوتوالی یا کوئی اور شخص جس سے ملازم یا عہدہ دار مذکور امداد طلب کرے بلا حکمنامہ گرفتاری یا اور تحریری حکم کے گرفتار کرسکیگا۔

(۲) جو شخص حسب ضمن (۱) گرفتار کیا جائے وہ بلا تاخیر غیر ضروری اُس **ناظم فوجداری** کے روبرو پیش کیا جائیگا جو تحقیقات کا یا تجویز کے لئے سپرد کرنے کا مجاز ہو۔

اُن اشخاص کی گرفتاری جن کا پتہ نہ معلوم ہو یا جن کے فرار ہونے کا احتمال ہو۔

دفعہ ۸۵ (۱) جب کوئی شخص باستثنار جرایم متذکرہ دفعہ (۸۴) کسی اور جرم مندرجہ قانون ہذا کا مرتکب ہو یا مزید مطالبہ یا اور رقم متذکرہ جو حسب دفعہ (۶۶) طلب کی گئی ہو ادا کرنے میں قصور کرے یا اُس کے ادا کرنے سے انکار کرے اور یہ باور کرنے کی وجہ ہو کہ وہ فرار ہو جائیگا یا اُس کا نام اور پتہ معلوم نہ ہو اور وہ دریافت کرنے پر اپنا نام اور پتہ بتانے سے انکار کرے یا یہ باور کرنے کی وجہ ہو کہ جو نام اور پتہ اُس نے بتایا ہے وہ غلط ہے تو اُسے کوئی ملازم ریلوے یا عہدہ دار کوتوالی یا کوئی اور شخص جس سے ملازم یا عہدہ دار مذکور امداد طلب کرے بلا حکمنامہ گرفتاری یا اور تحریری حکم کے گرفتار کرسکیگا۔

(۲) جو شخص حسب ضمن (۱) گرفتار کیا جائے وہ ناظم فوجداری کی طلبی پر حاضری کے لئے ضمانت دینے پر یا اگر اُس کا صحیح نام اور پتہ معلوم ہو جائے مچلکہ بلا ضمانت لکھنے پر رہا کیا جائیگا۔

(۳) اگر شخص مذکور ضمانت نہ دے سکے اور اُس کا صحیح نام اور پتہ معلوم نہ ہو سکے تو وہ بلا تاخیر غیر ضروری قریب ترین ناظم فوجداری مجاز سماعت کے روبرو پیش کیا جائے گا۔

(۴) دفعہ ہذا کی رو سے جو ضمانت دی جائے یا مچلکہ لکھا جائے اُس سے مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی کے باب (۴۳) کے احکام جہانتک متعلق ہو سکتے ہیں متعلق ہوں گے۔

ناظم فوجداری جسے حسب قانون ہذا اختیارات حاصل ہوسکے۔

دفعہ ۸۶۔ کوئی ناظم فوجداری جس کا درجہ نظامت فوجداری درجہ دوم سے کم ہو کسی جرم مندرجہ قانون ہذا کی تحقیقات کا مجاز نہ ہوگا۔

مقام تحقیقات

دفعہ ۸۷۔ (۱) کوئی شخص جو کسی جرم مندرجہ قانون ہذا کا مرتکب ہو یا کسی قاعدہ کی خلاف ورزی کرے جو حسب قانون ہذا مرتب کیا گیا ہو اُس کی تحقیقات اُس مقام پر ہو سکے گی جہاں وہ موجود ہو یا جو مقام سرکار عالی نے بذریعہ اعلان مقرر کیا ہو اور نیز اس مقام پر جہاں کسی اور قانون نافذ الوقت کی رو سے اُسکی تحقیقات ہو سکتی ہو۔

(۲) اعلان متذکرہ ضمن (۱) جریدہ میں شایع کیا جائیگا اور اُس کی نقل ایسے ریلوے اسٹیشن پر جن کی سرکار عالی ہدایت کرے عوام کی اطلاع کیلئے آویزاں کیجائیگی۔ فقط شرحد تخط بجناتھ معتمد۔

ضمیمہ

اشیا جن کی قیمت ظاہر کر کے بیمہ کرایا جائیگا۔

(ملاحظہ ہو دفعہ (۴۴) کتاب ہذا)

(۱) سونا اور چاندی۔ خواہ سکہ ہو یا نہ ہو اور خواہ زیور بنا ہوا ہو یا نہ ہو

(۲) ملمع کی ہوئی اشیاء۔

(۳) کپڑے اور بافتہ اور لیس جس میں سونے یا چاندی کا جزو ہو بشرطیکہ وہ کسی عہدہ دار فوجی یا کوتوالی یا والنٹیر یا اور عہدہ دار کی وردی کا جزو نہ ہو جو وردی استعمال کرنے کا مجاز ہو۔

(۴) موتی۔ ہیرے۔ جواہرات۔ زیورات اور گہنے۔

(۵) جیبی گھڑی۔ گھڑی اور ٹایم پیس۔

(۶) سرکاری کفالت نامجات۔

(۷) سرکاری اسٹامپ۔

(۸) بل آف اکسچنج۔ ہنڈوی۔ پرامیسری نوٹس۔ بنک کے نوٹس اور ادائی زر کے کاغذات اور کفالت نامجات۔

(۹) نقشہ جات۔ تحریرات۔ اور دستاویزات حقیت۔

(۱۰) رنگین تصویریں۔ کندہ کی ہوئی تصویریں۔ پتھر پر چھپی ہوئی اشیاء۔ فوٹو۔ پتھر پر کھدی ہوئی یا نقش کی ہوئی اشیاء اور دیگر صنعت کی اشیاء۔

(۱۱) نقشی ظروف گلی۔ شیشہ آلات چینی کا سامان۔ سنگ مرمر کی اشیاء۔

(۱۲) ریشم خواہ کپڑے بنے ہوے ہوں یا نہ ہوں۔ خواہ کپڑوں میں دوسری

اشیاء شریک ہوں یا نہ ہوں۔

(۱۳) دوشالہ۔

(۱۴) لیس اور پشمینہ۔

(۱۵) افیون۔

(۱۶) ہاتھی دانت۔ آبنوس۔ مونگا اور صندل۔

(۱۷) مشک۔ صندل کا تیل۔ اور دوسرے قسم کے تیل جو عطر یا دوسری قسم کی خوشبودار اشیاء کی تیاری میں استعمال کیے جاتے ہیں۔

(۱۸) آلات موسیقی اور دیگر آلات جو سائنس کے تجربہ یا حکمت کے کام میں لائے جاتے ہیں۔

(۱۹) دیگر قیمتی اشیاء جنہیں سرکار عالی بذریعہ اعلان مندرجہ جریدہ ضمیمہ ہذا میں اضافہ کرے فقط

شرحد تخط

بیجنا نخہ معتمد

مندرجہ جریدۂ اعلامیہ سرکار عالی مورخہ ۲۱ ماہ فروردی ۱۳۳۵ف نمبر (۲۰) جزو ثالث۔

ملاحظہ ہو جریدہ غیر معمولی نمبر (۳) صفحہ ۴۴

جریدۂ غیر معمولی

جلد (۶۱) حیدرآباد دکن ۱۰؍اردی بہشت ۱۳۳۹ف مطابق
۱۲؍شوال المکرم ۱۳۴۸ھ روز جمعہ (نمبر ۳)

بحکم عالیجناب راجہ راجایان سر کشن پرشاد یمین السلطنت مہاراجہ بہادر [illegible] پیشکار و صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی

بتعمیل فرمان سیاست نشان مشرف شدہ ۱۱؍شوال المکرم ۱۳۴۸ھ سرکار عالی کے مبنی بہ منفعت خریدی ریلوے کی تفصیل باب حکومت کے قرارداد کے ساتھ معاہدہ کی تکمیل کے بعد پہلی فرصت میں اطلاع عام کیلئے شائع کیجاتی ہے کہ سرکار عالی کی خیراندیش رعایا اس اہم باشان معاملت سے بصراحت واقف ہوجائے جس کا معلوم کرنا خیرسگالان ریاست کے لئے موجب مسرت ہوگا۔

اس موقع پر سرکار عالی کی جانب سے معزز صدر المہام فینانس سر اکبر نواب حیدر نواز جنگ بہادر کی بالغ نظری اور حکمت عملی سے اس معاملہ کے احسن تصفیہ پر بدرجہ غایت اظہار قدر و خوشنودی کیا جاتا ہے۔ فقط

سید محمد مہدی معتمد باب حکومت سرکار عالی

نوٹ صدرالمہام فینانس

۱۔ یکم اپریل ۱۹۳۰ء سے ین۔ جی۔ یس۔ ریلوے پر بجانب سرکار عالی ملکیت حاصل کرلینے کے متعلق سرکار عالی اور کمپنی کے مابین بتاریخ ۶ مارچ ۱۹۳۰ء گفت و شنید اختتام کو پہنچی۔ اس داد و ستد کی اہمیت کے مدنظر سرکار عالی یہ مناسب تصور فرماتی ہے کہ اس خصوص میں عوام کی اطلاع کے لئے حسب ذیل واقعات کی اشاعت عمل میں لائی جائے۔ تاریخ ہذا سے پہلے کوئی سرکاری اطلاع اسلئے شائع نہ کی جاسکی کہ جملہ ضروری تفصیلات کے تصفیہ سے پہلے کسی اطلاع کے قبل از وقت شائع کئے جانے سے سرکار عالی اور بورڈ کی باہمی گفت و شنید پر مضر اثر عائد ہونیکا احتمال تھا۔

۲۔ اس معاہدہ کی رو سے جو سرکار عالی اور ین۔ جی۔ یس۔ ریلوے کمپنی کے مابین ہے سرکار عالی کو ان تمسکات اور ڈبنچر کا انفکاک کرکے جو بتاریخ یکم جنوری ۱۹۳۲ء موجود ہوں یکم جنوری ۱۹۳۲ء سے کمپنی کی ریلوے پر ملکیت حاصل کرنے کا حق تھا۔ لیکن ان فوائد کے مدنظر جو ریلوے پر بعجلت ممکنہ ملکیت حاصل کرلینے اور اس کو اپنے حدود میں اپنے زیر اقتدار چلانے سے ریاست کو حاصل ہوسکتے ہیں یہ امر ہمیشہ سرکار عالی کے پیش نظر تھا کہ کوئی تدبیر ایسی نکالی جائے کہ جس کے باعث کمپنی کو ایسا آفر دیکر جس سے کمپنی کو اپنی ملکیت سے دست کش

رزولیوشن باب حکومت سرکار عالی

منعقدۂ ۷ اردی بہشت ۱۳۲۹ف

باب حکومت کو نوٹ مرتبہ صدر المہام بہادر فینانس سے اتفاق ہے جس میں صراحت سے اس پالیسی کی توضیح کی گئی ہے جو خریدی ریلوے کے بارہ میں سرکار عالی کے زیر نظر تھی۔ باب حکومت بارگاہ خسروی میں بادب استدعا کرتا ہے کہ یہ نوٹ عام اطلاع کے لئے دونوں انگریزی اور اردو میں جریدۂ غیر معمولی میں شائع کیا جائے۔ باب حکومت کو اس کی بھی خواہش ہے کہ اس موقع پر وہ اپنے اس احساس پسندیدگی کو بند تحریر میں لائے جو صدر المہام بہادر فینانس کی اس ممتاز خدمت کے بارہ میں محسوس کرتے ہیں جو انہوں نے اپنے تدبر سے ایک ایسے مہتم بالشان فنانشل معاملہ کو کامیابی سے طے کرنے میں انجام دی جس کا نتیجہ باب حکومت کی رائے میں یہ ہوگا کہ نہ صرف سرکار عالی کی فنانشل ساکھ پر عمدہ اثر مرتب کریگا بلکہ اس ریاست ابد مدت کی شان اور وقار میں معتدبہ اضافہ کرے گا فقط

شرح دستخط

مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر یمین السلطنت
صدر اعظم باب حکومت

ہونے کی ترغیب ہو اور ساتھ ہی ساتھ سرکار عالی کا بھی کوئی مالی نقصان نہ ہو مدت معاہدہ کے اختتام سے پہلے ریلوے پر ملکیت حاصل ہوسکے اس کی تدبیر یہ نکالی گئی کہ کمپنی لنڈن میں رجسٹر شدہ ہونے کے باعث گورنمنٹ انگلستان کی جانب سے حاصل ریلوے پر جو برٹش انکم ٹکس عاید کیا جا رہا تھا اور جو سرکار عالی اور حصہ داران کمپنی کی طرف سے خزانہ انگلستان کو واجب الادا تھا۔ اس کا حصہ داران کمپنی کو آفر دیا جائے اس امر کے مد نظر کہ سرکار عالی اس امر کا تصفیہ فرماسکے کہ بتاریخ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۳۰ء معاہدہ ختم کئے جانے پر حصہ داران کمپنی کو راضی کرنے کیلئے بطور ترغیب کیا خاص آفر دیا جانا چاہئے دو ماہرین ریلوے کی خدمات سرکار عالی نے حاصل کیں ایک فنی اور دوسرا فنانشیل فنی ماہر کی حیثیت سے مسٹر رالف فریمن کا انتخاب کیا گیا جو سر ڈگلاس فاکس اینڈ پارٹنرس کے سینیر حصہ دار ہیں جو انگلستان کے بہترین ماہرین ریلوے سے ہیں۔ مسٹر رالف فریمن سے یہ خواہش کی گئی کہ وہ صرف اس امر سے متعلق مشورہ دیں کہ قبل از وقت ریلوے پر ملکیت حاصل کرنے کے لئے ریلوے کمپنی کو کسی آفر کا دیا جانا سرکار عالی کے لئے منفعت بخش ہوگا یا کیا بلکہ بذات خود فنی نقطہ نظر سے ریلوے لائنیں وغیرہ کا معائنہ کرکے اس امر کے متعلق بھی رپورٹ پیش کریں کہ آیا بموجب شرائط معاہدات ریلوے کی نگہداشت منجانب کمپنی اطمینان بخش طور پر ہوئی ہے یا کیا۔ فنانشیل امور کے متعلق مشورہ دینے کے لئے سر فریڈرگ گانٹلٹ کا انتخاب کیا گیا جو حال میں بحیثیت آڈیٹر جنرل گورنمنٹ آف انڈیا کے صیغہ فینانس کی ایک نہایت جلیل القدر خدمت

سے سبکدوش ہوئے ہیں اور جو اپنی ملازمت کے دوران میں بحیثیت
اکونٹنٹ جنرل ریلوز اُس گفت و شنید میں شریک رہ چکے ہیں جو
بی۔بی۔ اینڈ سی۔آئی ریلوے کے معاہدہ کی نظرثانی اور تجدید کے
موقع پر انڈیا آفس میں ہوئی تھی نیز جن سے گورنمنٹ آف انڈیا نے
بھی ای۔آئی۔آر۔جی۔آئی۔پی۔آر۔ اور برما ریلویز پر قبضہ حاصل
کرنے کے ضمن میں مشورت کی تھی۔

۳۔ بظاہر یہ ضروری تھا کہ قیمت خریدی ریلوے حسب ذیل اعداد پر مبنی ہو
(الف) وہ رقم جو منجانب سرکار عالی واجب الادا ہوتی اور منجانب
کمپنی وصول کی جاتی۔ اگر بموجب شرائط معاہدہ ۱۹۳۴ء میں
کمپنی سے ریلوے خریدی جاتی۔
(ب) وہ رقم جو کمپنی کو یکم اپریل ۱۹۳۰ء سے یکم جنوری ۱۹۳۴ء
تک بطور آمدنی ریلوے وصول ہوتی اور جو قبل از وقت
ریلوے خریدلی جانے کے بعد بحق سرکار عالی بچت رہے گی۔
(ج) وہ حصہ انگلش انکم ٹیکس جو ۱۹۳۴ء تک کمپنی ہی کی ملکیت ریلوے رہنے پر
باقی رہنے کی صورت میں سرکار عالی کے خالص حصہ آمدنی کی بابتہ
خزانہ انگلستان کو ادا کرنا پڑتا اور جو یکم اپریل ۱۹۳۰ء سے
ریلوے خرید لئے جانے کے باعث منجانب سرکار عالی واشدنی ہوگا

۴۔ مندرجہ بالا تین رقوم کے منجملہ رقم (الف) معین ہے رقم (ب)
تخمینہ ہے اور رقم (ج) شق (ب) کے تخمینہ کے تحت ایک معین تناسب
کے طور پر ہے شق (ب) کے تحت تخمینہ جات مسٹر لائیڈ جونس نے مرتب
کئے تھے اور ان ہی کے برآمد کردہ اعداد پر لازماً کمپنی کے اعداد کا دارومدار

ہوتا۔ سرکار عالی کے مامور کردہ مشیروں نے ان اعداد کی نہایت کافی جانچ پڑتال کی اور اس میں اس طرح ترمیم کی کہ ان کی رائے سے تطابق ہوجائے۔ مسٹر الف فریمن نے بھی حسب خواہش صدر المہام فینانس ۱۹۳۰ء تا ۱۹۳۲ء کی بابتہ (الف) موافق حالات کی صورت میں زیادہ سے زیادہ اور (ب) مخالف حالات کی صورت میں کم سے کم آمدنی کے دو تخمینہ جات علیحدہ علیحدہ مختلف طریقوں سے مرتب کئے۔ ان دونوں تخمینہ جات سے مسٹر لائیڈ جونس کے برآمد کردہ اعداد کی تائید ہوتی ہے جن کو سر فریڈرک کا نٹلٹ نے بھی نہایت واجبی ظاہر کیا تھا۔ بالآخر اس بارہ میں ایک کمیٹی منعقد کی گئی جس میں دونوں ماہرین متذکرۂ بالا اور معتمد فینانس شریک تھے اور جس کے صدر صدر المہام فینانس تھے۔ اس کمیٹی کے جملہ چاروں شرکا نے متفقہ طور پر یہ قرار دیا کہ بتاریخ یکم اپریل ۱۹۳۰ء کمپنی کو معاہدہ ختم کرنے کے لئے بطور قیمت خریدی ریلوے (۴۳) لاکھ پونڈ آفر دیا جانا چاہئے۔ کمیٹی کا خیال تھا کہ ان اعداد کے مدنظر جو ایجنٹ کمپنی نے یکم اپریل ۱۹۳۰ء کو معاہدہ ختم کرنے کی صورت میں خریدی ریلوے کی قیمت کی بابتہ برآمد کئے تھے سرکار عالی کا یہ آفر ڈائرکٹران کمپنی کے لئے قابل قبول ہوگا۔ باب حکومت کی متفقہ سفارش پر حسب قرارداد کمیٹی کمپنی کو آفر دئے جانے کی منظوری بارگاہ خسروی سے ذریعہ فرمان مبارک مؤرخہ ۷ رجب ۱۳۴۸ھ مطابق ۱۰ دسمبر ۱۹۲۹ء شرف اصدار لائی۔

۵۔ جن اعداد کی بناء پر یہ تصفیہ کیا گیا وہ حسب ذیل ہیں۔

موجودہ بابت اُس رقم کی جو ۱۹۳۴ء میں ریلوے خریدی جانیکی صورت میں تحت معاہدہ منجانب سرکارعالی واجب الادا ہوگی۔	(۵۹۴۳۸۳۳۲) پونڈ
موجودہ بابت اندازہ آمدنی جو یکم اپریل ۱۹۳۰ء سے ۳۱ ڈسمبر ۱۹۳۳ء تک کمپنی کو وصول ہوتی اور جو خریدی ریلوے کے بعد بحق سرکارعالی رہیگی	(۲۱۱۸۱۸۷) پونڈ*
موجودہ بابت بچت انکم ٹکس جو سرکارعالی کو خالص آمدنی کی بابتہ ہوگی۔	(۳۸۰۵۴۵۷) پونڈ

واضح ہو کہ سرکارعالی اور حصہ داروں کے حق میں برٹش انکم ٹکس کی بچت ہی درحقیقت ایک ایسے سودے کا باعث ہے جو دونوں کیلئے فائدہ بخش ہے یعنی اس سے کمپنی کو (۲۴۷۹۸۰) پونڈ کی حد تک اور سرکارعالی کو اس منفعت کے ماسوا جو بحیثیت حصہ دار کمپنی حاصل ہوگی (۱۳۲۵۶۷) پونڈ کی حد تک فائدہ ہوتا ہے

نوٹ* ۔ مسٹر فریمن نے موافق حالات کی صورت میں جو اعداد برآمد کئے تھے وہ (۲۱۶۳۱۳۸) پونڈ ہیں اور مخالف حالات کی صورت میں ان کی مقدار (۱۹۴۴۵۴۵) پونڈ ہے اسطرح برٹش انکم ٹکس کو محسوب کرلینے کے بعد جو قیمت خریدی مشخص ہوئی ہے وہ اعداد اول الذکر کے مقابل (۱۸۸۵۵۵) پونڈ کی حد تک بحق سرکارعالی فائدہ بخش ہوتی اور اعداد ثانی الذکر کے مقابلہ میں صرف (۸۹۸۴۳۰) پونڈ کی کمی ہوتی اور اس کمی کی اس فائدہ سے پوری طرح تلافی ہو جاتی جو کمپنی کے حصص اور ڈبنچر اسٹاک کے ایک معتدبہ حصہ کے قابض کی حیثیت سے جیساکہ فقرۂ (۹) کے ذیلی نوٹ میں بیان کیا گیا ہے بحق سرکارعالی ترتیب ہوا ہے

ف ۔ جس قیمت کی ادائی کا بالآخر آفر دیا گیا اُس کے اعداد برآمد کرنے میں اُن جملہ ترمیمات و تجدیدات کا کافی لحاظ رکھا گیا ہے جن کی یکم جنوری ۱۹۳۴ء سے پہلے ضرورت ہوگی۔ ریلوے لاین کا معائنہ ہر سال ایک عہدہ دار کی جانب سے جو گورنمنٹ آف انڈیا مقرر فرماتی ہے کیا جاتا رہا ہے۔ اور سر فریڈرک گانٹلٹ نے اپنی رپورٹ میں یہ ظاہر کیا ہے کہ اس عہدہ دار معائنہ کنندہ کی پیش کردہ آخری رپورٹ کے عام رجحان سے مسٹر فرمین کی اس رائے کی تائید ہوتی ہے کہ منتقل لاین اور دیگر ساز و سامان کی فرسودگی کی بابتہ اُس رقم میں جو کمپنی کو واجب الادا ہے کوئی مزید تخفیف نہیں ہونی چاہئیے۔

ف ۔ دوسرا سوال قیمت خریدی ریلوے کے طریقہ ادائی سے متعلق تھا۔ کمپنی کے سرمایہ ڈبنچرز کے حصہ دار کی حیثیت سے سرکار عالی کے حصہ سنکنگ فنڈ و محفوظ فنڈ کو محسوب کر لینا ضروری تھا اور اس کو خریدی کی مجموعی قیمت نقدادی (۴۸) لاکھ پونڈ سے منہا کرنے کے بعد خالص رقم جو خریدی ریلوے کی بابتہ کمپنی کو ادا شدنی ہوگی اُس کی مقدار ۰۰۰، ۵۷ ، ۴۴ پونڈ ہوتی ہے۔ اس امر کے مدنظر کہ بازاری قیمت میں کسی قسم کا خلل ڈالے بغیر اس خطیر رقم کو ادا کیا جا سکے سرکار عالی اور کمپنی کے مابین یہ طے پایا کہ اس رقم کے منجملہ ایک حصہ بتاریخ یکم اپریل ۱۹۳۰ء نقد ادا کیا جائے اور تتمہ رقم بحق حصہ داران سالانہ ۵ ½ فیصد سود والے ۳۰ سالہ ڈبنچرز جاری کرکے ادا کی جائے۔

ف ۔ یہاں یہ قابل اظہار ہے کہ سرکار عالی کی جانب سے متذکرہ بالا آفر دئیے جانے کے بعد اور شرائط ادائی کے تصفیہ سے پہلے گورنمنٹ آف انڈیا

نے لنڈن مارکٹ میں اپنے اسٹرلنگ فنڈر کی بابتہ تقریباً (۷) فیصد سود ادا کیا تھا۔ اس سے ظاہر ہوگا کہ سرکار عالی کے ڈبنچرز کے متعلق حصہ داران انگلستان سے جو شرائط طے کئے گئے ہیں وہ نہایت سود مند ہیں۔
نقد ادائی کے انتظام سے متعلق سرکار عالی سرآسرن اسمتھ منیجنگ گورنر امپیریل بنک کی اُن ذاتی مساعی کی مشکور رہے جو انہوں نے سرکار عالی کو حد مطلوبہ تک تقریباً (۶) فیصدی پریمیم دلانے سے متعلق کی ہے۔

۹۔ ریلوے کی خریدی ۱۹۳۲ء میں ہونے کی صورت میں جو قیمت ادا کرنی پڑتی اُس کے مقابلہ میں موجودہ آفر سے سرکار عالی کے حق میں جو مالی فائدہ مرتب ہوتا ہے اُس کی مقدار بموجب ذیل تقریباً (۲۳۳۰۰۰) پونڈ یا زائد از (۳۵) لاکھ سکہ عثمانیہ ہوتی ہے۔
خریدی ریلوے کی تخمینی قیمت جو سرکار عالی کو بتاریخ یکم اپریل ۱۹۳۰ء ادا کرنی ہوگی۔

۵½ فیصد والے ڈبنچرز	(۳۰۸۸۰۰۰) پونڈ
نقد	(۱۴۸۲۰۰۰) پونڈ
جملہ	(۴۵۷۰۰۰۰) پونڈ

منہا

۱۹۳۲-۳۰ء تک اضافہ محاصل کی موجودہ مالیت کا اندازہ	(۱۹۹۵۰۰۰) پونڈ
باقی	(۲۵۷۵۰۰۰) پونڈ
۱۹۳۲ء میں خریدی ریلوے کے خالص صرفہ کی موجودہ مالیت	(۲۸۰۸۰۰۰) پونڈ
فائدہ بحق سرکار عالی	(۲۳۳۰۰۰) پونڈ

معاول زائد از (۳۰) لاکھ سکہ کلدار یا (۳۵) لاکھ عثمانیہ

نوٹ - سرکار عالی کے حق میں حسب بالا جس فائدہ کے مترتب ہونے کا اظہار کیا گیا ہے وہ بمقابلہ اس فائدہ کے جس کا اظہار فقرہ (۵) میں ہوا ہے (۱۰۰۰۰) پونڈ سے زیادہ ہے اس کی وجہ کچھ تو یہ ہے کہ معمولی اسٹاک کے (۲۲) فیصد کے قابض کی حیثیت سے سرکار عالی بھی (۲۴۴۰۰) پونڈ کے اُس فائدہ میں حصہ دار ہے جو کمپنی کے حق میں حاصل ہوگا اور کچھ یہ ہے کہ (۳ ۱/۲) فیصد والے ڈبنچرز کے (۴۱) فیصد کے قابض کی حیثیت سے سرکار عالی نے فائدہ حاصل کیا ہے جس کی قیمت کمپنی نے مساوی یافت پر ادا کی ہے حالانکہ سرکار عالی نے قیمت خریدی ریلوے کو معین کرنے میں ان ڈبنچرز کی صرف ۱۹۳۰ء کی موجودہ مالیت کا حساب لگایا ہے۔ کچھ وجہ انگلش انکم ٹکس کی بچت ہے جو آمدنی سنکنگ فنڈ کی بابتہ ۱۹۳۰ء اور ۱۹۳۴ء کے درمیان حاصل ہوئی ہے۔

ف ۱ - ایک منفعت بخش صنعتی کاروبار کو خرید لینے سے سرکار عالی کا یہ جو فائدہ ظاہر کیا گیا ہے اُس کو دوسرے طریقہ سے بھی ظاہر کیا جا سکتا ہے یعنی یہ کہ اس وقت تحت ریلوے جو محاصل سرکار عالی کو وصول ہوتا ہے اُس کے مقابلہ میں تقریباً (۵۹۰۰۰) پونڈ سالانہ کا اضافہ ہوگا یعنے (۴۵۷۰۰۰) پونڈ کے صرفہ پر جس کی خریدی ریلوے کے لئے ضرورت ہے تقریباً (۱۳) فیصد منافع سرکار عالی کو حاصل ہوگا۔ بالفاظ دیگر موجودہ محاصل ریلوے کے مقابلہ میں تقریباً ایک کروڑ سکہ عثمانیہ کا سالانہ اضافہ ہوگا اور جو رقم خریدی پر صرف کی گئی اُس پر (۶) فیصد سود سالانہ بھی لگایا جائے تو تقریباً (۱۰) اور (۱۱) سال میں رقم خریدی پر پوری بیباق ہو جائے گی۔

ف ۱۱ - کمپنی نے اس امر پر رضامندی ظاہر کی ہے کہ ریلوے لائن کی خریدی کی صورت میں کمپنی اپنے اُس حق سے بحق سرکار عالی دست بردار ہو جائے گی جو بارسی لائٹ ریلوے کی توسیع لاتور کی خریدی سے

متعلق اس کو حاصل ہے۔ کمپنی نے اس حق کی مالیت کا اندازہ ۰۰۰ر۱۲۱۰ پونڈ بتایا تھا لیکن کمپنی کی ریلوے کی خریدی کی قیمت معین کرنے میں اس مالیت کی بابتہ کمپنی کو کچھ نہیں دیا گیا۔

ف ۱۲۔ ین۔ جی۔ یں۔ ریلوے کمپنی نے بالآخر سرکار عالی کے آفر کو منظور کر لیا اور ضروری دستاویزات بیع و شرا کی حسب ضابطہ تکمیل بتاریخ ۸ر مارچ ۱۹۳۰ء ہو چکی۔

ف ۱۳۔ تیسرا سوال یہ تھا کہ ریلوے سرکار عالی کی ملکیت ہو جانے کے بعد اس کے انتظام کا طریقہ کیا ہونا چاہئیے۔ باب حکومت کی متفقہ سفارش پر بارگاہ خسروی سے ذریعہ فرامین مبارک مرقومہ ۱۰ر ربیع الثانی ۱۳۴۸ھ و ۸ر رجب ۱۳۴۸ھ یہ تصفیہ فرمایا گیا کہ مدارج انتظام و نگرانی اتنے ہی ہونے چاہیں جتنے کہ بالعموم مہتم بالشان صنعتی کاروبار نیز گورنمنٹ آف انڈیا کی ریلویز کے متعلق قائم ہیں یعنی ایک ایجنٹ ہو (خانگی کاروبار کی صورت میں منیجر) اور اس پر ایک ریلوے بورڈ (خانگی کاروبار کی صورت میں یہ بورڈ مینجنگ ایجنٹس کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔) اور پھر اس پر سرکار عالی کا باب حکومت (خانگی کاروبار کی صورت میں بورڈ آف ڈائرکٹرس ہوتا ہے۔)

ف ۱۴۔ حیدرآباد ریلوے بورڈ صدر بحیثیت عہدہ صدر المہام فینانس ہونگے جو ایک ایسے آئین کے تحت کام کرینگے جس سے اُن کو زیر اقتدار باب حکومت بورڈ کی تمام کاروائیوں پر پورا قابو ہوگا جملہ مراسلت کی نقول اُن کو وصول ہوا کرینگی اور ایجنٹ مقیم ہندوستان نیز ارکان ریلوے بورڈ مقیم لنڈن کے ساتھ اُن کو پوری طرح

تبادلۂ خیالات کا اختیار رہیگا ۔ اگر کسی معاملہ میں بورڈ کے غلبۂ آرا سے
ان کی رائے رد ہوجائے تو وہ مجاز ہونگے کہ اس معاملہ کو باب حکومت
میں پیش کریں اور جو احکام باب حکومت سے صادر ہونگے وہ
قطعی ہونگے ۔ بحیثیت صدر المہام فینانس وہ حسابات ریلوے کی
آزادانہ تنقیح کے بھی ذمہ دار ہوں گے ۔ ان کے ساتھ اور دو اراکین
رہینگے جن کو فی کس سالانہ (۱۲۰۰) پونڈ معاوضہ ادا کیا جائیگا ۔ ان
اراکین کا تقرر (۵) سال کے لئے ہوگا ۔ اور صدر نشین کی عدم موجودگی
میں ان میں سے ایک بورڈ کا صدر ہوگا اور دوسرا بحیثیت منیجنگ ڈائرکٹر
رہے ۔ سر جینالڈ گلانسی کو جنھوں نے دس سال تک سرکار عالی کے صیغۂ ریلوے
کی صدر المہامی کی خدمت امتیاز کے ساتھ انجام دی ہے ۔ صدارت کا
آفر دیا گیا اور انہوں نے اس کو قبول کر لیا ہے ۔ مسٹر لائیڈ جونس نے
بھی جنھوں نے دس سال تک ین ۔ جی ۔ یس ۔ ریلوے کمپنی کے ایجنٹ
کی حیثیت سے کمال خوش نظمی و کامیابی کے ساتھ خدمات انجام دی
ہیں اور بنا بر علیہ جن کو ہندوستان کی دنیائے ریلوے میں
درجۂ خصوصی حاصل ہے حیدرآباد ریلوے بورڈ کی منیجنگ ڈائرکٹری
قبول کر لی ہے ۔ ان دو اراکین کے مامور رہنے تک بورڈ کا اجلاس
ایک حصۂ سال میں بمقام حیدرآباد اور ایک حصۂ سال میں بمقام لنڈن
منعقد ہوا کریگا ۔ ان کے علاوہ اگر سرکار عالی پسند فرمائے تو اور ایک
یا دو ارکان کو معاوضہ سالانہ (۱۰۰۰) پونڈ فی رکن بورڈ میں مامور فرماسکتی
ہے جن کا زمانہ کارگزاری نسبتاً کم مدت کا ہوگا ۔ ان دو جائدادوں
میں سے ایک پر سردست ایک سال کے لئے سر رابرٹ ہائٹ کا تقرر

جو فی الوقت کمپنی کے ڈائرکٹروں میں سے ایک ڈائرکٹر ہیں تجویز کیا گیا ہے تاکہ سرکار عالی کے جدید بورڈ اور کمپنی کے بورڈ کے درمیان ایک رابطہ قایم رہے دوسری جانب اور مسٹر الف فریمن دو سال کے لئے مامور کئے گئے ہیں اس خاص غرض سے کہ تبدیل و تجدید کے متعلق تمام تجاویز کی تنقیح اُس واقفیت کی روشنی میں ہوسکے جو انھوں نے حالیہ گفت وشنید میں سرکار عالی کے ماہر مشیر کی حیثیت سے حاصل کی ہے۔ یہ جملہ ارکان بورڈ منجانب سرکار عالی مامور کئے جائینگے اور سرکار عالی سے تنخواہ پائینگے اور سرکار عالی کی ریلوے کے معاملات میں اُسی طرح سرکار عالی کے زیر احکام رہینگے جس طرح کہ خود صدر نشین بورڈ رہینگے۔

۱۵۔ حدود سرکار عالی میں جو کمپنی کی ریلوے چلائی جا رہی تھی اُس کی خریدی میں اگر سرکار عالی کو براہ راست اپنا مالی فائدہ ملحوظ رہا ہے تو اُسی کے ساتھ یہ امور بھی سرکار عالی کے پیش نظر رہے ہیں کہ اس سے سرکار عالی عام رعایا اور عامہ مسافرین و تجارت پیشہ اشخاص کے حقوق کے لحاظ کے ساتھ ساتھ تمام ملازمین ریلوے کی بہبودی اور خوشحالی کی مؤثر طریق پر دیکھ بھال کرسکے گی۔ کمپنی کی وساطت سے سرکار عالی نے اس امر کا اقرار دیا ہے کہ جو ملازمین اس وقت ہیں وہ حسبہ رکھے جائینگے اور پراویڈنٹ فنڈ، انعام نیز اسی قبیل کی جو دیگر مراعات ہیں وہ حسب حال جاری رہیگی۔ فقط

سر اکبر حیدری نواز جنگ۔ صدر المہام فینانس۔

۶ ہرار دی بہشت ۱۳۲۹ف

مندرجہ جریدہ اعلامیہ سرکار عالی مورخہ ۱۰ ارار دی بہشت ۱۳۲۹ف نمبر (۳)

احکام سرکار عالی صیغہ فینانس

۱۳۳۹ اف
اعلان منجانب سرکار عالی ۱۹ اپریل ۱۹۳۰ء م ۱۵ خورداد

سرکار عالی ایک معاہدہ منتقلی مورخہ ۶ مارچ ۱۹۳۰ء کے تحت جو سرکار عالی اور ہز اگزالٹیڈ ہائینس دی نظامس گارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے کمپنی لمیٹڈ کے درمیان تھا یکم اپریل ۱۹۳۰ء سے باستثنار محفوظ فنڈ کمپنی کا تمام سامان اور مملوک حاصل کرلیا ہے نیز تمام مطالبات باستثنار اون مطالبات کے جو قابضین اسٹاک وڈبنچرز پر عائد ہوں اپنے ذمے لئے ہیں۔ ریلوے جواب سرکار عالی کی ملک ہے اور جس کو سرکار عالی خود چلائیگی آئندہ ہز اگزالٹیڈ ہائینس دی نظامس اسٹیٹ ریلوے کے نام سے موسوم ہوگی۔

حسب احکام خسروی مزینہ ۴ رمضان ۱۳۴۸ھ ریلوے کا انتظام ایک بورڈ کے ذریعہ ہوگا جو آنریبل صدر المہام فینانس سر اکبر حیدری نواب حیدر نواز جنگ بہادر بحیثیت صدر سر ریجنالڈ گلانسی کے۔سی۔ای۔ٹی۔سی ایس۔آئی۔چیرمن (بمقام لندن) سر رابرٹ۔ایس ہائٹ سی۔بی۔ئی۔اور مسٹر الیف تریمین اراکین اور مسٹر سی ڈبلیو لائیڈ جونس سی۔ای۔ٹی۔منیجنگ ڈائرکٹر پر مشتمل ہوگا۔

باب حکومت سرکار عالی کے نزدیک بورڈ ریلوے کے انتظامات (بشمول تقررات اسٹاف) کا ذمہ دار ہوگا نیز ریلوے کے تمام فنڈ بشمول

آمدنی کیپٹل بیلانس (سلک سرمایہ) اور مد محفوظ ریلوے کی نگرانی کا ذمہ دار ہوگا۔ بورڈ ریلوے پالیسی منظورہ باب حکومت کو جامہ عملی پہنائیگا۔ اعزز یر اقتدار باب حکومت بورڈ کو وہی اختیارات حاصل ہونگے جو سابق میں کمپنی کے بورڈ آف ڈائرکٹرس کام میں لاتے تھے بشمول اس اختیار کے کہ وہ اپنے اختیارات ایجنٹ مقیم ہندوستان کو تفویض کر سکیں گے۔

بورڈ موازنہ اوس وقت تک منظور نہ کرے گا جب تک کہ مسودات موازنہ اوس تاریخ سے دو ماہ قبل جب کہ وہ بورڈ کے سامنے منظوری کے لیئے پیش ہوں صدر المہام فینانس کے ملاحظہ میں غور کرنے کے لیئے پیش نہ کردئے گئے ہوں۔ تمام معاہدات۔ بل آف اکسچینج پر امیسری نوٹس اور دوسری اشیاء پر جن پر منجانب ہزاگزالٹیڈ ہائینس دی نظامس اسٹیٹ ریلوے بورڈ دستخطوں کی ضرورت ہو بورڈ کے حکم سے یا تو بورڈ کا کوئی رکن دستخط کرے گا۔ یا کوئی ایسا شخص یا اشخاص جن کو بورڈ نے اس کا مجاز کیا ہو دستخط کریں گے آئین کی ایک نقل جس میں بورڈ کے اختیارات کی صراحت کی گئی ہے اور جن کو ذریعہ فرمان مبارک محولہ صدر شرف منظوری بخشا گیا ہے ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ بورڈ کا اجلاس ایک حصہ سال میں حیدرآباد میں اور ایک حصہ سال میں لندن میں منعقد ہوا کرے گا۔ اور ہزاگزالٹیڈ ہائینس دی نظامس اسٹیٹ ریلوے بورڈ کے نام سے موسوم رہیگا سرکار عالی نے مسٹر ایچ ڈبلیو جمیس کو اس کا اختیار دیدیا ہے کہ وہ منجانب سرکار عالی کمپنی سے ریلوے حاصل کریں اور بورڈ کی جانب سے یا بمید اجرائی آخری احکام اون کو ایجنٹ کی حیثیت سے ایسے اختیارات بھی تفویض کردئے ہیں کہ منجانب ہزاگزالٹیڈ ہائینس دی نظامس اسٹیٹ ریلوے

وہ تمام کام انجام دیں جو کمپنی کے بورڈ کے مفوضہ اختیارات کے تحت این۔ جی۔ ایس ریلوے کمپنی کے ایجنٹ کو حاصل تھے سرکار عالی نے ایجنٹ کو اس امر کا بھی اختیار دیا ہے کہ وہ کمپنی کے تمام اسٹاف مقیم ہندوستان کو انہیں قواعد شرائط پر جو کمپنی کے ساتھ تھیں پھر ملازم رکھیں اور زیر حسب قواعد کمپنی اور سرکار عالی کی ملازمت کو مسلسل اور سرکار عالی ہی کی ملازمت شمار کر سکیں سرکار عالی نے جس اسٹاف کو پھر مامور کر لیا ہے اوس کو لازم ہے کہ وہ اپنے مقبوضات کمپنی کے پراوڈنٹ فنڈ سے سرکار عالی کے پراوڈنٹ فنڈ ریلوے میں منتقل کر دے فقط

فخر یار جنگ حیدر نواز جنگ
معتمد فینانس صدر المہام فینانس

آئین بورڈ ریلوے

(۱) ریلوے کا انتظام ایک انتظامی بورڈ کے سپرد ہوگا جس کے صدر صدر المہام فینانس ہونگے اور کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ چار غیر سرکاری اراکین پر جن کو حضرت اقدس و اعلیٰ مقرر فرماوینگے مشتمل ہوگا۔ صدر المہام فینانس کی عدم موجودگی میں غیر سرکاری اراکین میں سے ایک رکن چیر مین ہونگے بورڈ کا اجلاس لندن یا حیدرآباد میں ہوگا اس شرط کے ساتھ کہ ہر سال کم از کم ایک اجلاس حیدرآباد میں منعقد ہوا کرے۔ حتی الامکان سرمایہ اور آمدنی کے موازنے اجلاس حیدرآباد میں منظور کئے جاوینگے۔ نصاب مجلس کی تکمیل بورڈ کے دو اراکین سے ہوا کرے گی جب کبھی صدر المہام فینانس بورڈ کے اجلاس میں یکجائی نہ ہوں تو

وہ اس کے صدر ہوا کرینگے۔

(۲) باب حکومت کے نزدیک بورڈ کارہائے ریلوے کے انتظام کاریلوے کی تمام رقوم کی نگرانی کا بشمول بقایا آمدنی و سرمایہ نیز ریلوے پالیسی منظورہ باب حکومت کی دیکھ بھال کا ذمہ دار ہوگا اور باب حکومت کے زیر نگرانی بورڈ کو وہ اختیارات حاصل ہونگے جو سابق میں کمپنی کے بورڈ آف ڈائرکٹرس کو حاصل تھے بورڈ موازنہ جات اوس وقت تک منظور نہ کرے گا جب تک کہ مسودات موازنہ اوس تاریخ سے کم از کم دو ماہ قبل جبکہ وہ بورڈ کے پاس بہر منظوری پیش ہونگے۔ صدر المہام فینانس کے ملاحظہ میں غور کرنے کے لئے نہ پیش کئے گئے ہوں۔

(۳) ریلوے کی خالص آمدنی کے منجملہ سرمایہ زیر کار پر بشرح (۵) فیصد سالانہ سود بورڈ ہر سال محاصل عامہ کو ادا کرے گا۔ بقایا بطور خاص منافع متصور ہوگا جس کا نصف حصہ محاصل عامہ میں اور دوسرا نصف مد محفوظ استعمال شدنی میں داخل ہوگا جو بورڈ کے حسب صوابدید ریلوے کی توسیع اور ترقیات کے لئے صرف میں آئیگا۔

(۴) بورڈ باب حکومت میں حسب ذیل کاغذات پیش کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔

(الف) خلاصہ تختہ آمدنی مصارف سال گزشتہ۔

(ب) رپورٹ متعلق بہ کاروبار سال گزشتہ

(ج) تخمینہ مصارف سرمایہ سال آیندہ جو مد محفوظ سے ادا شدنی ہونگے۔ اور

(د) سال آیندہ کے لئے موازنہ آمدنی کا خلاصہ جو اوس رقم کے اندازہ کی حد تک ہوگا جو اوس سال میں ریلوے کی آمدنی سے محاصل عامہ میں داخل ہوگی

(۵) بورڈ باب حکومت کے غور کے لئے وہ ہر معاملہ پیش کر سکے گا جس سے

متعلق کارروائی کی وہ توثیق چاہئے یا جس کے متعلق وہ کارروائی کرنا تجویز کرے
(۶) جدید لائنوں کی تعمیر کے لئے باب حکومت کی قبل از قبل منظوری ضروری ہوگی وہ نیز اون سالانہ مصارف سرمایہ کے موازنہ کیلئے جس کی پابجائی اون رقوم سے مقصود ہو جو باب حکومت مہیا کرے۔
(۷) باب حکومت ریلوے کے معاملات میں اپنے اقتدارات کا استعمال عام طور سے پالیسی کے تعین کرنے میں بالخصوصیت سے اور اون معاملات میں جو نظم ونسق کی دوسری شاخوں کے ساتھ قوی طور سے موثر ہوں کام میں لائیگی
(۸) باب حکومت ریلوے امور کے متعلق بجز خاص ضروریات کے اوس وقت تک کوئی حکم نافذ نہیں کریگی جب تک کہ بورڈ کو مجوزہ حکم کی قبل از قبل اطلاع نہ دے دی گئی ہو اور بورڈ کو مجوزہ حکم کے متعلق اپنی رائے پیش کرنے کے لئے کافی وقت نہ دیا گیا ہو۔
(۹) صدر المہام فینانس بطور نمایندہ باب حکومت بورڈ کو باب حکومت کی اوس ہر تجویز سے مطلع کرنے کے ذمہ دار ہونگے جو ریلوے نظم ونسق پر اثرانداز ہو صدر المہام فینانس جب ضروری تصور کریں بورڈ سے خواہش کرینگے کہ وہ کسی معاملہ کے متعلق باب حکومت کی توجہ منعطف کرے اور باب حکومت کی ہدایات کا انتظار کرے۔
اور اگر باب حکومت کو اس وجہ سے متوجہ کیا گیا ہو کہ صدر المہام فینانس موجودہ طریقہ میں تبدیلی چاہتے ہیں تو وہ طریقہ حسب حال جاری رہیگا۔ جب تک کہ باب حکومت سے اس کے برعکس احکام نہ ہوں۔
علاوہ ازین اگر اون معاملات کے متعلق جو باب حکومت کی توجہ میں لائے گئے ہیں واقعات ایسے ہوں کہ بورڈ کی دانست میں باب حکومت کی

ہدایات کے وصول ہونے سے قبل ایک نتیجہ پر پہنچنا مناسب ہو تو بورڈ اس معاملہ میں باب حکومت کی ہدایات کے وصول ہونے تک جو عمل مناسب ہو اوس کے اختیار کرنے کی ذمہ داری لے سکیگا۔

(۱۰) صدر المہام فینانس ریلوے کے معاملات باب حکومت میں اوس وقت تک پیش نہیں کرینگے جب تک کہ انہوں نے اپنے ایسے ارادہ سے بورڈ کو مطلع نہ کردیا ہو اور بورڈ کو اپنے خیالات باب حکومت کے سامنے پیش کرنے کے لئے مناسب وقت نہ دیا ہو۔

(۱۱) صدر المہام فینانس بورڈ میں باب حکومت کی اور باب حکومت میں بورڈ کی نمایندگی کریں گے۔ تمام روئداد کارروائی اور بورڈ کے فیصلے اون کے پاس بھیجے جایا کرینگے نیز بورڈ اور ایجنٹ کے درمیان جو مراسلت ہوگی اوس کی نقول اون کے پاس بھیجی جاوے گی۔

صدر المہام فینانس کو ایجنٹ مقیم ہند وار اکین لندن بورڈ کیساتھ مکمل اور آزادانہ طور پر تبادلہ خیال کا اختیار حاصل رہیگا۔

(۱۲) صدر المہام فینانس ریلوے حسابات کی آزادانہ تنقیح کے ذمہ دار ہونگے۔

فخر یار جنگ	حیدر نواز جنگ
معتمد فینانس	صدر المہام فینانس

مندرجہ جریدہ اعلامیہ سرکار عالی مورخہ ۲ ہر خورداد ۱۳۳۹ ف جزو اول صفحہ ۲۸۲ تا ۲۸۷ جلد ۶۱/۲۹

رزولیوشن محکمہ معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ صیغہ عدالت فوجداری

مورخہ ۲ تیر ۱۳۳۹ ف م ۷ مئی ۱۹۳۰ء م ۷ ذیحجہ ۱۳۴۸ھ

نشان (۹/۲) عدالت

مضمون۔ قرار داد باہمی دربارہ وصول جرمانہ مابین علاقہ سرکار عالی و رقبہ مفوضہ صاحب عالیشان بہادر کاغذات ذیل پیش و ملاحظہ ہوئے۔

(۱) رزولیوشن سرکار عالی علاقہ عدالت نشان (۳/۱) مورخہ ۹ بہمن ۱۳۱۸ ف م ۱۲ دسمبر ۱۹۰۸ء۔

(۲) مراسلہ معتمد صاحب سیاسیات نشان (۱۹۷۲) مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۲۹ء مع مراسلہ صاحب عالیشان بہادر نشان (۵۲۰) مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۲۹ء

(۳) مراسلہ مشیر صاحب قانونی سرکار نشان (۳۴۳) مورخہ ۲۸ خورداد ۱۳۳۸ ف

(۴) مراسلہ محکمہ فینانس نشان (۴۳۶) مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۲۹ء

(۵) فرمان مبارک مصدرہ ۱۵ شوال المکرم ۱۳۴۸ھ

سرکار عالی و حدود زیر انتظام صاحب عالیشان بہادر کے مابین دس روپیہ سے زاید ریلوے جرمانوں کے مساویانہ طور پر وصول کرنیکی نسبت بذریعہ رزولیوشن نشان (۳/۱) بابتہ ۱۳۱۸ ف جو قرارداد ہوئی ہے اسکی نسبت صاحب عالیشان بہادر نے بذریعہ محکمہ سیاسیات تحریک کی ہے کہ بلاٹکٹ ریلوے سفر کرنے والے ملزمین کے مقدمات کی بڑی تعداد میں جرمانہ کی رقم حد مقررہ یعنی دس روپیہ سکہ حالی تک نہیں پہنچتی جس کی وجہ سے ہز اگزالٹیڈ نظامس گیارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے کی حقیقی آمدنی ضائع ہوجاتی ہے۔ اور بلاٹکٹ سفر کرنے والے اشخاص کے لئے کوئی موثر روک یا انسداد نہیں ہوتا لہذا بلاٹکٹ سفر کرنے والوں کی تعداد کم کرنیکی

غرض سے مقدمات تحت قانون ریلوے میں قسم جرمانہ وصول شدنی کی حد مابین رقبہ مفوضہ وریاست حیدرآباد گھٹا کر مبلغ پانچ روپیہ تک کردیجائے۔ عالیجناب مہاراجہ سر یمین السلطنۃ بہادر صدر اعظم باب حکومت نے اس تحریک سے اتفاق کرکے منظوری کی حضرت اقدس واعلی حکم صادر فرماتے ہیں کہ رزولیوشن (۴۰) بابتہ ۱۳۱۸ف میں وصول شدنی جرمانہ کی حد دس روپیہ قرار دی گئی ہے اوس کو گھٹا کر تحت قانون ریلوے مبلغ پانچ روپیہ کردی جاتی ہے فقط

حسب الحکم

اکبر یار جنگ

معتمد عدالت وکوتوالی وامورعامہ سرکار عالی

مندرجہ جریدہ اعلامیہ سرکار عالی مورخہ ۱۱ امرداد ۱۳۳۹ف جزو اول صفحہ ۲۱۸ تا ۲۱۹ نمبر (۳۴)

ملاحظہ ہو صفحہ (۶۹) تواریخ افتتاح ریلوے سرکار عالی

تواریخ افتتاح ریلوے سرکار عالی

نمبر شمار	نام اسٹیشن	میل	تاریخ ماہ و سنہ
۱	واڑی تا سکندرآباد	۱۲۱	۸ اکتوبر سنہ ۱۸۷۴ء م سنہ ۱۲۸۳ ف
۲	سکندرآباد تا ورنگل	۸۷	۸ اپریل سنہ ۱۸۸۶ء م یکم خورداد سنہ ۱۲۹۵ ف
۳	ورنگل تا ڈورنکل جنکشن	۵۳	یکم جنوری سنہ ۱۸۸۸ء م ۲۶ بہمن سنہ ۱۲۹۷ ف
۴	ڈورنکل جنکشن تا ایلندو	۱۶	〃 〃 〃
۵	ڈورنکل جنکشن تا بوناکالو	۳۲	۵ اگست سنہ ۱۸۸۸ء م ۲۷ شہریور سنہ ۱۲۹۷ ف
۶	بوناکالو تا بچواڑہ	۴۵	۱۰ فروری سنہ ۱۸۹۰ء م ۷ فروردی سنہ ۱۲۹۹ ف
۷	منماڑ تا سیلو	۱۵۵	۷ دسمبر سنہ ۱۸۹۹ء م ۳ بہمن سنہ ۱۳۰۹ ف
۸	سکندرآباد تا باسر	۱۱۸	۱۶ مئی سنہ ۱۹۰۰ء م ۱۰ تیر سنہ ۱۳۰۹ ف
۹	سیلو تا پربھنی	۲۶	۲۱ جون سنہ ۱۹۰۰ء م ۱۵ امرداد سنہ ۱۳۰۹ ف
۱۰	باسر تا پربھنی	۸۷	۱۹ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء م ۳ آذر سنہ ۱۳۱۰ ف
۱۱	پورنا تا ہنگولی	۵۰	۱۵ مئی سنہ ۱۹۱۲ء م
۱۲	سکندرآباد تا محبوب نگر	۷۱	یکم اکتوبر سنہ ۱۹۱۶ء م ۹ آذر سنہ ۱۳۲۶ ف
۱۳	محبوب نگر تا ونپرتی روڈ	۳۴	یکم اپریل سنہ ۱۹۱۷ء م ۲۰ اردی بہشت سنہ ۱۳۲۶ ف
۱۴	ونپرتی روڈ تا سری رام نگر	۶	یکم فروری سنہ ۱۹۲۲ء م ۳۰ اسفندار سنہ ۱۳۳۱ ف
۱۵	سری رام نگر تا گدوال	۷	یکم جولائی سنہ ۱۹۲۲ء م ۲۶ امرداد سنہ ۱۳۳۱ ف
۱۶	قاضی پیٹھ تا پیداپلی	۴۷	یکم فروری سنہ ۱۹۲۴ء م ۲۹ اسفندار سنہ ۱۳۳۳ ف
۱۷	پیداپلی تا رام گنڈم	۱۱	یکم جولائی سنہ ۱۹۲۴ء م ۲۶ امرداد سنہ ۱۳۳۳ ف
۱۸	گدوال تا عالم پور روڈ	۲۸	۲۰ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء م ۱۲ شہریور سنہ ۱۳۳۴ ف
۱۹	کارے پلی تا بھدراچلم روڈ	۲۵	۲۱ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء م ۱۶ اردی بہشت سنہ ۱۳۳۶ ف
۲۰	رام گنڈم تا آصف آباد روڈ	۳۶	۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۲۷ء م ۹ آذر سنہ ۱۳۳۷ ف
۲۱	عالم پور روڈ تا کرنول	۸	یکم اپریل سنہ ۱۹۲۸ء م ۲۸ اردی بہشت سنہ ۱۳۳۷ ف
۲۲	کرنول تا ڈونکل	۳۲	یکم اکتوبر سنہ ۱۹۲۸ء م ۲۶ آبان سنہ ۱۳۳۷ ف
۲۳	آصف آباد تا بہارشاہ	۵۲	۱۵ نومبر سنہ ۱۹۲۸ء م ۱۱ اردی سنہ ۱۳۳۸ ف
۲۴	بیدر تعریف		۱۴ جنوری سنہ ۱۹۳۰ء م ۱۱ اسفندار سنہ ۱۳۳۹ ف

قواعد ریلوے

ریل کا وقت۔ تمام اسٹیشنوں پر مدراس کا وقت رکھا جاتا ہے۔

اسلحہ۔ سوائے فوج یا پولیس والوں کے کسی شخص کو بھری ہوئی بندوق یا پستول لیکر احاطہ ریل میں آنے کی اجازت نہیں۔

رات۔ کو جگانا۔ درجہ اول یا دوم کے مسافر اگر گارڈ کو کہہ دیں تو وہ ان کو بتائے ہوئے وقت پر جگا دے گا لیکن اگر وہ بھول جائے تو اس پر کوئی الزام نہیں۔

ویٹنگ روم اول و دوم درجہ کے مسافر ویٹنگ روم میں گاڑی آنے سے دو گھنٹے پہلے یا دو گھنٹے بعد تک ٹھہر سکتے ہیں۔ جو مسافر رات کو بے وقت گاڑی سے آئیں۔ وہ صبح تک ان میں رہ سکتے ہیں۔ کتوں کو اجازت نہیں۔

قلیوں کی شکایت۔ قلیوں کے متعلق کوئی شکایت ہو ان کا نمبر نوٹ کر کے اسٹیشن ماسٹر سے کہو۔

عام شکایات۔ اگر کوئی ملازم ریلوے ناشائستہ کلمات کہے یا سفر میں کوئی ناجائز رکاوٹ پیدا کرے یا اپنے فرائض منصبی ادا نہ کرے یا گاڑیاں شکستہ اور پرانی ہوں یا گندی۔ غلیظ اور مضر صحت ہوں یا پنکھے روشنی اور پانی کا انتظام کافی نہ ہو تو ہر ایک مسافر کو اختیار ہے کہ وہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کو شکایت کرے۔ پنجاب میں راولپنڈی۔ لاہور۔ دہلی۔ فیروزپور۔ ملتان۔ چھاؤنی کوئٹہ اور کراچی میں۔ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ رہتے ہیں۔

پلیٹ فارم ٹکٹ۔ پلیٹ فارم ٹکٹ دو آنہ کو ملتا ہے اس کے بغیر اسٹیشن کے

اندر نہیں جانا چاہئے۔ جن اسٹیشنوں پر اس کا رواج نہ ہو وہاں اسٹیشن ماسٹر سے اجازت لے لینی چاہئے۔ ایک پلیٹ فارم ٹکٹ صرف اسی ٹرین کے لئے کام آسکتا ہے۔ جس کے لئے خرید اگیا ہو اگر استعمال نہ کریں تو اس کی قیمت واپس نہیں ہوسکتی

بچوں کا کرایہ۔ تین سال تک بچوں کا کرایہ معاف تین سال سے اوپر ۱۲ سال سے کم عمر کے لئے نصف کرایہ (۱۲) سال سے کم عمر کے بچے اپنی والدہ یا رشتہ داروں کے ساتھ زنانہ گاڑی میں بیٹھ سکتے ہیں۔

ملازم۔ جن گاڑیوں میں تھرڈ کلاس مسافر سوار نہیں ہو سکتے ان میں اول درجہ میں سفر کرنیوالا مسافر دو نوکر اور دوم درجہ میں سفر کرنیوالا ایک نوکر تھرڈ کلاس ٹکٹ پر اپنے ہمراہ لیجا سکتا ہے۔ یہ نوکر سرونٹ کے کمرہ میں یا تھرڈ کلاس میں بیٹھ سکتے ہیں۔ اول و دوم درجہ کا مسافر جو ایسی ٹکٹ پر سفر کر رہا ہو وہ بھی اپنا ٹکٹ دکھا کر بکنگ آفس سے اپنے ملازموں کے لئے تھرڈ کلاس ٹکٹ لے سکتا ہے۔ مگر آغاز سفر میں درمیان میں نہیں رات کے وقت اپنے ملازموں کے ٹکٹ ان کے حوالے کر دیں ورنہ جو نوکر بغیر ٹکٹ رات کو سفر کرتے ہوئے پائے جائیں گے۔ وہ ریلوے ایکٹ دفعہ (۱۰۹) و (۱۱۳) کے رو سے اتار دئیے جائیں گے۔

محافظ نوکر۔ جس درجہ میں بچے سفر کر رہے ہوں اس سے کم درجہ کا کرایہ دے کر نوکر ان کے ساتھ بیٹھ سکتا ہے۔ یعنی اول درجہ کے لئے دوم درجہ کیلئے ڈیوڑھے کا کرایہ دے کر ایک گروہ کے لئے صرف ایک نوکر کو اجازت ہے۔ اگر بچے تین سال سے کم عمر کے ہوں۔ تو پھر یہ رعایت نہیں۔

لیڈی مسافر۔ اول و دوم درجہ کے زنانہ مسافر رات کے وقت اپنے ساتھ ایک خادمہ کو تھرڈ کلاس کا ٹکٹ لیکر بٹھا سکتی ہیں بشرطیکہ وہ کمرہ میں تنہا ہو کوئی دوسری عورت مسافر اس درجہ میں آجائے تو پھر خادمہ کو نکال دیں بعض

زنانہ گاڑیوں میں اس قسم کے بک اور ہوڑے لگے ہوتے ہیں کہ ان کو لگا لینے کے بعد باہر سے کھڑکی یا دروازہ نہیں کھل سکتا۔ ایسے موقعہ پر عورتیں انہیں لگالیں تو کسی بدمعاش کے اندر داخل ہونے کا خطرہ نہیں رہتا۔ لیکن بغیر خطرے کے صرف مسافروں کو روکنے کے لئے اس کا ناجایز استعمال مناسب نہیں۔

بیمار کا خدمتگار - اگر اول و دوم درجہ کا مسافر بیمار ہو اور ڈاکٹر کا سرٹیفکٹ اس سفارش کا موجود ہو کہ اس کے ساتھ خدمتگار کی ضرورت ہے تو سرٹیفکیٹ دکھانے پر خدمتگار کے لئے اپنے درجہ سے نچلے درجہ کا کرایہ دیکر اپنے درجہ کا ٹکٹ لے سکتے ہیں۔

ڈاک گاڑی بمبئی میل کلکتہ میل اور کراچی میل میں ۱۰۰ میل سے کم سفر کیلئے تیسرے درجہ کا ٹکٹ نہیں ملسکتا۔

ٹکٹ کی واپسی - اگر کسی معقول وجہ سے ٹکٹ استعمال نہ کیا گیا ہو اور گاڑی چلے جانے کے بعد تین گھنٹے کے اندر اندر اسٹیشن ماسٹر کو اطلاع دے دیجائے تو ٹکٹ کی قیمت واپس ملجاتی ہے۔

کرایہ کی کمی بیشی جب مسافر کے پاس درجہ اول یا دوم کا ٹکٹ ہو لیکن گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے وہ اس درجہ سے نچلے درجہ میں سفر کر رہا ہو تو گارڈ کے تحریری ثبوت پر کرایہ کی کمی بیشی واپس ملسکتی ہے۔ لیکن اگر اس ٹرین میں اول اور دوم درجہ کی گاڑیاں ہی نہ ہوں۔ تو پھر کچھ نہیں ملسکتا۔

سفر کا سلسلہ - کسی مسافر کا ٹکٹ اگر ختم ہوجائے تو اور وہ اپنا سفر جاری رکھنا چاہے تو گارڈ کی معرفت اگلا ٹکٹ لے سکتا ہے یا ٹکٹ چیکر کو کرایہ دیکر آگے کی رسید لے سکتا ہے۔

راستہ بدلنا - جس راستہ کا ٹکٹ لیا ہو اگر اس کے برخلاف دوسرے

راستہ سے مسافر سفر کرنا چاہے تو اس جنکشن پر پہنچکر جہاں سے دونوں راستے جدا ہوتے ہوں دوسرے راستہ کے مطابق کرایہ کا فرق ادا کرکے راستہ بدلا جا سکتا ہے اگر دونوں راستوں کا کرایہ برابر ہو تو ٹکٹ کے پیچھے صرف اسٹیشن ماسٹر کی اجازت لکھا لینا چاہئے۔

بغیر ٹکٹ۔ اگر کوئی شخص سفر کرتا ہوا پایا جائے تو جس جگہ سے چلا ہے وہاں تک کا کرایہ اور مندرجہ ذیل شرح سے جرمانہ بھی لیا جائیگا اگر تصفیہ نہ ہو سکے کہ مسافر کہاں سے چلا ہے تو جہاں سے گاڑی چلی ہے وہاں سے یا آخری چیکنگ اسٹیشن سے کرایہ لیا جائیگا۔

جرمانہ کی مقدار اول درجہ سے چھ روپے۔ دوم یا ڈیوڑھے درجہ سے تین روپیہ۔ سوم درجہ سے ایک روپیہ۔ لیکن اگر کوئی شخص خود بخود کسی ریلوے افسر کو اطلاع دیدے تو اول درجہ کے لئے ایک روپیہ دوم یا ڈیوڑھے سے آٹھ آنہ سوم سے دو آنے جرمانہ لیا جاتا ہے کرایہ کی مقدار اگر جرمانہ سے کم ہو تو دوگنا کرایہ لیا جائیگا۔

اونچا درجہ جس درجہ کا ٹکٹ ہو اگر اس سے اونچے درجہ میں سفر کرے تو کرایہ کی کمی بیشی اور زائد جرمانہ بشرح بالا دینا پڑے گا۔

آگے چلے جانا جہاں اترنا تھا وہاں سے آگے بھولکر چلا جائے تو اس سے زائد سفر کا کرایہ لیا جائیگا۔ اور وہاں سے دوسرا ٹکٹ قیمتاً دیکر واپس کر دیا جائے گا۔ لیکن اگر جان بوجھ کر ایسا کرے تو زائد کرایہ بھی اور جرمانہ بھی لیا جائے گا۔

درجہ بدلنا۔ اگر کوئی شخص درمیان سفر میں موجودہ درجہ سے اونچے درجہ میں سفر کرنا چاہے تو بقیہ سفر کا زائد کرایہ دینے پر اسٹیشن ماسٹر ٹکٹ بدل دیگا

اگر شروع سفر ہی میں ایسا کرنا چاہے تو بکنگ کلرک زائد کرایہ دینے پر ٹکٹ بدل دے گا۔ بشرطیکہ گاڑی روانہ ہونے سے کم از کم دس منٹ پہلے درخواست کرے۔

سفر توڑنا ہر سو میل کے بعد مسافر ایک دن راستہ میں ٹھیر سکتا ہے۔ لیکن سو میل سے کم سفر کے لئے نہیں ٹھیر سکتا۔ اگر سفر سو میل سے زیادہ کا ہو تو سو میل کی کسر پر بھی ٹھیر سکتا ہے یعنی (۳۴۹) میل کے سفر پر چار دن ٹھیر سکتا ہے۔ جہاں اتریں وہاں کے اسٹیشن ماسٹر سے ٹکٹ کے پیچھے لکھوا لیا کریں۔

واپسی ٹکٹ۔ واپسی سفر کے لئے صرف اول و دوم درجہ کے ٹکٹ ملتے ہیں شرح کرایہ ایک طرف کا پورا دوسری طرف کا نصف یعنی جہاں کا کرایہ ایک طرف کا ایک روپیہ وہاں واپسی ٹکٹ آنے جانے کا ایک روپیہ آٹھ آنے ہوگا ۰۔ (۱۵۰) میل کے فاصلہ پر دو روز کی میعاد (۱۰۰) میل پر چار روز (۲۰۰) میل کے لئے چھ روز (۳۵۰) میل کے لئے (۹) روز (۶۰۰) میل کے لئے (۱۲) روز (۷۵۰) میل کے لئے پندرہ روز اس سے اوپر اٹھارہ روز کی میعاد ہے واپسی ٹکٹ اگر استعمال نہ کیا جائے تو اس کی قیمت واپس نہیں ملتی۔ واپسی کا ٹکٹ ڈیوڑھا بھی مل سکتا ہے۔

میعادی ٹکٹ۔ ہر درجہ کے ایک مہینہ کی میعاد پر ملسکتے ہیں ایسا ٹکٹ جن دو اسٹیشنوں کے درمیان کے لئے درکار ہو ان کا ایک طرف کا (۲۴) گنا کرایہ اور دس فیصدی بطور ضمانت ادا کرنے پر ملسکتا ہے ٹکٹ کی میعاد ختم ہونے کے بعد ایک ہفتہ کے اندر اندر واپس کردیں اس وقت ضمانت واپس ملجائیگی ایسے ٹکٹ قابل انتقال نہیں ہوتے اور ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کو درخواست کرنے پر ملسکتے ہیں۔ ملاحظہ ہو صفحہ (۷۵) تختہ کرایہ ریل۔

تختہ کرایہ ریل از واڑی جنکشن تا بجواڑہ جنکشن

فاصلہ میل	نام اسٹیشن	درجۂ اول		درجۂ دوم		درجۂ سوم — میل		درجۂ سوم — دیگر ریل	
۰	واڑی جنکشن	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۰	چیتاپور	۰	۱۵	-	۸	۰	۳	۰	۲½
۱۶	ملکھیڑ رود	۱	۸	۰	۱۲	۰	۵	۰	۴
۲۴	سیڑم	۲	۴	۱	۲	۰	۷	۰	۶
۲۸	کرکنٹہ	۲	۱۰	۱	۵	۰	۸	۰	۷
۳۳	ناوندگی	۳	۲	۱	۹	-	۱۰	۰	۸
۴۴	تانڈور	۴	۲	۲	۱	۰	۱۳	۰	۱۱
۵۰	رکماپور	۴	۱۱	۲	۶	۰	۱۵	۰	۱۳
۵۷	دھارو	۵	۶	۲	۱۱	۱	۱	۰	۱۴
۶۵	گوڈم گوڑہ	۶	۲	۳	۱	۱	۳	۱	۰
۷۰	وقار آباد جنکشن	۶	۹	۳	۵	۱	۴	۱	۲
۷۶	چنگڈہ	۷	۲	۳	۹	۱	۶	۱	۳
۸۰	گولہ گوڑہ	۷	۸	۳	۱۲	۱	۷	۱	۴
۸۸	شنکرپلی	۸	۳	۴	۲	۱	۱۰	۱	۶
۹۵	ناگل پلی	۸	۱۵	۴	۷	۱	۱۱	۱	۸
۱۰۰	لنگم پلی	۹	۶	۴	۱۱	۱	۱۳	۱	۹

۱۰۷	صفدر نگر	۱۰	۱	۵	۰	۱	۱۵	۱	۱۱
۱۱۲	بیگم پیٹھ	۱۰	۱۰	۵	۴	۲	۱	۱	۱۲
۱۱۵	حیدرآباد (نامپلی)	۱۰	۱۲	۵	۶	۲	۲	۱	۱۳
۱۲۱	سکندرآباد جنکشن	۱۱	۶	۵	۱۱	۲	۳	۱	۱۴
۱۲۴	مولاعلی	۱۱	۱۰	۵	۱۳	۲	۴	۱	۱۵
۱۳۳	گھٹکیسر	۱۲	۸	۶	۴	۲	۷	۲	۱
۱۴۱	بی بی نگر	۱۳	۴	۶	۱۰	۲	۹	۲	۳
۱۴۹	بھونگیر	۱۴	۰	۷	۰	۲	۱۱	۲	۵
۱۵۳	رائے گیر	۱۴	۶	۷	۳	۲	۱۳	۲	۶
۱۵۷	ونگاپلی	۱۴	۱۲	۷	۶	۲	۱۴	۲	۷
۱۶۳	آلیر	۱۵	۵	۷	۱۰	۳	۰	۲	۹
۱۶۹	پیمبرتی	۱۵	۱۴	۷	۱۵	۳	۱	۲	۱۰
۱۷۲	جنگاؤں	۱۶	۲	۸	۱	۳	۲	۲	۱۱
۱۷۹	رگھوناتھ پلی	۱۶	۱۳	۸	۶	۳	۴	۲	۱۳
۱۹۰	گھناپور	۱۷	۱۳	۸	۱۵	۳	۷	۳	۰
۱۹۸	پنڈیال	۱۸	۹	۹	۵	۳	۱۰	۳	۲
۲۰۲	قاضی پیٹھ جنکشن	۱۸	۱۵	۹	۸	۳	۱۱	۳	۳
۲۰۸	ورنگل	۱۹	۸	۹	۱۲	۳	۱۳	۳	۴
۲۱۶	چنتل پلی	۲۰	۴	۱۰	۲	۳	۱۵	۳	۶
۲۲۷	نکنڈہ	۲۱	۵	۱۰	۱۰	۴	۲	۳	۹
۲۳۷	کیسمندرم	۲۲	۴	۱۱	۲	۴	۵	۳	۱۱

۲۴۶	محبوب آباد	۲۳	۱	۱۱	۹	۴	۸	۳	۱۴
۲۵۳	گنڈرائی مارگو	۲۳	۱۲	۱۱	۱۴	۴	۱۰	۳	۱۵
۲۵۸	گارلیہ	۲۴	۳	۱۲	۲	۴	۱۱	۴	۱
۲۶۱	ڈورنکل جنکشن	۲۴	۸	۱۲	۴	۴	۱۲	۴	۲
۲۶۶	پاپٹ پلی	۲۴	۱۵	۱۲	۸	۴	۱۴	۴	۳
۲۷۵	کھم مٹھ	۲۵	۱۳	۱۲	۱۴	۵	۲	۴	۵
۲۸۵	چنتھ کانی	۲۶	۱۲	۱۳	۶	۵	۳	۴	۷
۲۹۳	بونہ کلو	۲۷	۸	۱۳	۱۲	۵	۶	۴	۹
۳۰۳	مدھرہ	۲۸	۷	۱۴	۳	۵	۸	۴	۱۲
۳۱۳	پروپالم	۲۹	۶	۱۴	۱۱	۵	۱۱	۴	۱۴
۳۱۹	گنگی نہنی	۲۹	۱۵	۱۴	۱۵	۵	۱۳	۵	۰
۳۲۸	کنڈپلی	۳۰	۱۲	۱۵	۶	۶	۰	۵	۲
۳۳۱	راین پاڑ	۳۱	۱	۱۵	۸	۶	۱	۵	۳
۳۳۸	بجواڑہ جنکشن	۳۱	۱۱	۱۵	۱۴	۶	۳	۵	۵

وقار آباد تا محمد آباد۔بیدر شریف

میل	نام اسٹیشن	درجہ اول		درجہ دوم		درجہ سوم		دیگر ریل	
	وقار آباد جنکشن								
۱۴	مورنگ پلی	۱	۵	۰	۱۱	۰	۳ر۶		
۲۳	مارپلی	۲	۳	۱	۱	۰	۲ر		
۲۹	کوحیر (نظام)	۲	۱۲	۱	۶	۰	۷		

۳۷	ظہیرآباد	۸	۳	۱	۱۲	-	۹	۰	-
۴۵	مٹل کنٹہ	۴	۴	۲	۲	-	۱۱	-	۰
۵۷	محمدآباد بیدرشریف	۵	۶	۲	۱۱	۰	۱۴	۰	۰

(شاخ) از ڈورنکل جنکشن تا بھدراچلم روڈ

میل	نام اسٹیشن	درجہ اول		درجہ دوم		درجہ سوم		دیگر ریل	
۰	ڈورنکل	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۰	کارےپلی جنکشن	۰	۱۵	-	۸	۰	۰	۰	۲½
۲۴	تاڈکل پوڈی	۲	۳	۱	۲	۰	۰	۰	۶
۳۴	بھدراچلم روڈ	۳	۳	۱	۱۰	۰	۰	۰	۹

(شاخ) از ڈورنکل جنکشن تا سنگرینی (ریلندو)

میل	نام اسٹیشن	درجہ اول		درجہ دوم		درجہ سوم	
۰	ڈورنکل جنکشن	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۰	کارےپلی جنکشن	-	۱۵	۰	۸	۰	۲½
۱۷	سنگرینی - (ریلندو)	۱	۱۰	۰	۱۳	۰	۴

تختہ کرایہ ریل از قاضی پیٹھ جنکشن تا بلہارشاہ

میل	نام اسٹیشن	درجہ اول		درجہ دوم		درجہ سوم	
۰	قاضی پیٹھ جنکشن	۰	۰	۰	۰	۰	۰

۸	حسن پرتی روڈ	۰	۱۲	۰	۶	۰	۲
۱۵	اوپل	۱	۷	۰	۱۱	۰	۳
۲۳	جمی کنٹہ	۲	۳	۱	۱	۰	۶
۳۳	پونکہ پلی	۳	۲	۱	۹	۰	۸
۳۹	کولور	۳	۱۱	۱	۱۳	۰	۱۰
۴۷	پیدا پلی	۴	۷	۲	۳	۰	۱۲
۵۸	رام گنڈم	۵	۷	۲	۱۲	۰	۱۵
۶۳	گوپل واڑا	۵	۱۵	۲	۱۵	۱	۰
۶۷	منچریال	۶	۵	۳	۴	۱	۱
۷۹	ویلم پلی	۷	۷	۳	۱۱	۱	۴
۸۵	ویجنی روڈ	۸	۰	۴	۰	۱	۵
۹۴	آصف آباد روڈ	۸	۱۳	۴	۰	۱	۸
۱۰۳	کوٹھا پیٹھا	۹	۱۱	۴	۱۳	۱	۱۰
۱۱۴	سرپور	۱۰	۱۱	۵	۶	۱	۱۳
۱۲۱	سیکڑی	۱۱	۶	۵	۱۱	۱	۱۴
۱۲۹	ویرور	۱۲	۲	۶	۱	۲	۰
۱۴۰	مانک گڈھ	۱۳	۲	۶	۹	۲	۳
۱۴۶	بلہارشاہ	۱۳	۱۱	۶	۱۴	۲	۵

کرایہ ریل از حیدرآباد تا منماڑ و بمبئی

فاصلہ میل	نام اسٹیشن	درجہ اول		درجہ دوم		درجہ سوم	
۰	حیدرآباد (کاچی گوڑہ)	۰	۰	۰	۰	۰	۰

۵	سکندرآباد	۰	۸	۰	۳¾	۰	۱¼
۱۱	الوال	۱	۱	۰	۸	۰	۲¾
۱۴	بلارم	۱	۵	۰	۱۱	۰	۳½
۱۹	گوداولی	۲	۳	۱	۱	۰	۶
۲۴	میڑچیل	۲	۳	۱	۱	۰	۶
۳۱	منوہرآباد	۲	۱۵	۱	۷	۰	۸
۳۶	برہمن پلی	۳	۱	۱	۱۱	۰	۹
۳۹	ناسائی پیٹھ	۳	۱۱	۱	۱۳	۰	۱۰
۴۵	وڈیارم	۴	۴	۲	۲	۰	۱۱
۵۰	مرزاپلی	۴	۱۱	۲	۶	۰	۱۳
۵۶	اکناپیٹھ	۵	۴	۲	۱۰	۰	۱۴
۶۱	بھکنور	۵	۱۲	۲	۱۴	۰	۱۵
۶۷	تال مڈلہ	۶	۵	۳	۲	۱	۱
۷۳	کامارڈی	۶	۱۴	۳	۷	۱	۲
۸۰	اپل وائی	۷	۸	۳	۱۲	۱	۴
۸۷	سرناپلی	۸	۳	۴	۱	۱	۶
۹۱	انڈلوائی	۸	۹	۴	۴	۱	۷
۹۷	ڈچ پلی	۹	۲	۴	۹	۱	۸
۱۰۵	نظام آباد	۹	۱۴	۴	۱۵	۱	۱۰
۱۱۰	جانکم پیٹھ	۱۰	۵	۵	۳	۱	۱۲
۱۱۴	لوٹی پیٹ	۱۰	۱۱	۵	۶	۱	۱۳

۱۱۹	فخرآباد	۱۱	۳	۵	۹	۱	۱۴
۱۲۲	باسر	۱۱	۹	۵	۱۲	۱	۱۵
۱۲۹	دہرآباد	۱۲	۲	۶	۱	۲	۰
۱۳۰	کرکھیلی	۱۲	۱۵	۶	۸	۲	۳
۱۴۰	اُمری	۱۳	۱۴	۶	۱۵	۲	۵
۱۵۶	سیون گاؤں	۱۴	۱۰	۷	۵	۲	۷
۱۶۰	مکھیڑ	۱۵	۰	۷	۱۰	۲	۸
۱۶۵	مکھٹ	۱۵	۸	۷	۱۲	۲	۹
۱۷۳	ناندیڑ	۱۶	۴	۸	۲	۲	۱۱
۱۸۰	ملگاؤں	۱۶	۱۳	۸	۷	۲	۱۳
۱۸۷	چوراوا	۱۷	۹	۸	۱۲	۲	۱۵
۱۹۲	پورنا جنکشن	۱۸	۰	۹	۰	۳	۰
۲۰۱	مرکھیل	۱۸	۱۴	۹	۷	۳	۲
۲۰۴	پنگلی	۱۹	۲	۹	۹	۳	۳
۲۱۰	پربھنی	۱۹	۱۱	۹	۱۴	۳	۵
۲۱۸	پیڑگاؤں	۲۰	۷	۱۰	۴	۳	۷
۲۲۷	مانوت روڈ	۲۱	۵	۱۰	۱۰	۳	۹
۲۳۶	سیلو	۲۲	۲	۱۱	۱	۳	۱۱
۲۴۲	ساتونہ	۲۲	۱۱	۱۱	۶	۳	۱۳
۲۴۸	عثمان پور	۲۳	۴	۱۱	۱۰	۳	۱۴
۲۵۳	پرتور	۲۴	۱۲	۱۱	۱۴	۳	۱۵

۲۶۲	رنجنی	۲۴	۹	۱۱	۵	۴	۲
۲۶۹	کوٹری	۲۵	۴	۱۲	۲	۴	۳
۲۷۶	سیواڈی	۲۵	۱۴	۱۲	۱۵	۴	۵
۲۸۱	جالنہ	۲۶	۶	۱۳	۳	۴	۶
۲۸۶	دیناگاؤں	۲۶	۱۳	۱۳	۰	۴	۷
۲۹۳	بدناپور	۲۷	۸	۱۳	۱۲	۴	۵
۲۹۹	لگھواری	۲۸	۱	۱۴	۰	۴	۱۱
۳۰۵	کرماڑ	۲۸	۱۰	۱۴	۵	۴	۱۲
۳۱۴	چکل ٹھانہ	۲۹	۷	۱۴	۱۲	۴	۱۵
۳۲۰	اورنگ آباد	۳۰	۰	۱۵	۰	۵	۰
۳۲۸	دولت آباد	۳۰	۳	۱۵	۶	۵	۲
۳۳۶	ایلورہ روڈ	۳۱	۸	۱۵	۱۲	۵	۴
۳۴۱	لاسور	۳۲	۰	۱۶	۰	۵	۵
۳۴۹	پرسوڈا	۳۲	۱۲	۱۲	۶	۵	۷
۳۵۰	روٹے گاؤں	۳۳	۱	۱۶	۱۳	۵	۱۰
۳۶۷	تارور	۳۴	۷	۱۷	۳	۵	۱۲
۳۷۵	ناگرسول	۳۵	۳	۱۷	۹	۵	۱۴
۳۸۵	انکائی	〃	〃	〃	〃	〃	〃
۳۹۱	منماڑ جنکشن	۳۶	۱۱	۱۸	۵	۶	۲
۵۵۳	بمبئی (وکٹوریہ ٹرمینس)	۵۱	۱۴	۲۵	۱۵	۹	۳

تختہ کرایہ ریل از پورنہ تا ہنگولی

میل بہ فاصلہ	نام اسٹیشن	درجہ اول		درجہ دوم		درجہ سوم	
۰	پورنہ جنگشن	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۷	مرسول	۰	۱۱	۰	۵	۰	۱¾
۱۴	بسمت نگر	۱	۵	۰	۱۱	۰	۳½
۲۱	چونڈی	۲	۰	۱	۰	۰	۵
۲۸	سرلی	۲	۱۰	۱	۵	۰	۷
۳۳	بولڈا	۳	۲	۱	۹	۰	۸
۳۸	کلمنوری روڈ	۳	۹	۱	۱۳	۰	۱۰
۴۴	داہمنی	۴	۲	۲	۱	۰	۱۱
۵۰	ہنگولی	۴	۱۱	۲	۶	۰	۱۳

کرایہ ریل از سکندرآباد تا میسور (ذریعہ محبوب نگر کرنول و دوناچلم بنگلور

میل بہ فاصلہ	نام اسٹیشن	درجہ اول		درجہ دوم		درجہ سوم	
۰	سکندرآباد جنگشن	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۵	حیدرآباد و کاچی گوڑہ	۰	۸	۰	۳¾	۰	۱¼
۷	یاقوت پورہ	۰	۱۱	۰	۵	۰	۱¾
۹	فلک نما	۰	۱۴	۰	۷	۰	۲¼
۱۸	عمدہ نگر	۱	۱۱	۰	۱۴	۰	۵

۲۸	ہمتاپور	۲	۱۰	۱	۵	۰	۷
۳۷	شادنگر	۳	۸	۱	۱۲	۰	۹
۴۶	بالانگر	۴	۵	۲	۳	۰	۱۲
۵۵	گولاپلی	۵	۳	۲	۹	۰	۱۴
۶۰	جڈچرلہ	۵	۱۰	۲	۱۳	۰	۱۵
۷۱	محبوب نگر	۶	۱۱	۳	۵	۱	۲
۷۹	کوڈور	۷	۷	۳	۱۱	۱	۴
۷۶	دیورہ کدرہ	۸	۱	۴	۱	۱	۶
۹۳	کوکنڈہ	۸	۱۰	۴	۵	۱	۷
۹۶	کردھورتی	۹	۰	۴	۸	۱	۸
۱۰۴	ونپرتی روڈ	۹	۱۳	۴	۱۴	۱	۱۰
۱۱۰	سری رام نگر	۱۰	۵	۵	۳	۱	۱۱
۱۱۷	گدوال	۱۱	۰	۵	۸	۱	۱۲
۱۲۲	پوڈور	۱۱	۷	۵	۱۲	۱	۱۵
۱۲۸	الچیال	۱۲	۰	۶	۰	۲	۳
۱۳۷	مانوپاڑ	۱۲	۱۴	۶	۷	۲	۴
۱۴۷	عالم پور روڈ	۱۳	۱۳	۶	۱۴	۱۲	۵
۱۵۱	کرنول	۱۴	۳	۷	۱	۲	۶
۱۵۹	ڈوپاڈو	۱۴	۱۵	۷	۷	۲	۸
۱۶۶	اکندا کنڈہ	۱۵	۹	۷	۱۳	۲	۱۰
۱۷۳	بلارتی	۱۶	۴	۸	۲	۲	۱۱

میل	نام اسٹیشن							
۱۷۹	بھوگا دلو		۱۲	۱۳	۸	۹	۲	۱۴
۱۸۵	دورناجلم جنگشن		۱۷	۶	۴	۱۱	۲	۱۴
۲۶۴	گنتکل جنگشن		۲۲	۱۲	۱۱	۶	۳	۱۱
۳۲۷	دھرما درم جنگشن		۳۰	۱۰	۱۵	۵	۴	۱۴
۳۷۷	ہندوپور		۳۶	۱۱	۱۸	۶	۵	۷
۴۳۹	بنگلور سٹی		۴۲	۸	۲۱	۴	۶	۱۴
۵۲۵	میسور جنگشن		۴۹	۱۱	۲۵	۱۲	۸	۱۰

کرایہ ریل از سکندرآباد تا میسور (ذریعہ واڑی) رائچور گنتکل بنگلور

میل	نام اسٹیشن	درجہ اول		درجہ دوم		درجہ سوم میل		درجہ سوم پاسنجر	
۶	حیدرآباد (ناپیلی)	۰	۹	۰	۵	۰	۱ ۳/۴	۰	۱ ۱/۲
۱۴	وقارآباد	۴	۱۳	۲	۶	۰	۵	۰	۱۳
۱۲۱	واڑی جنگشن	۱۱	۶	۵	۱۱	۲	۳	۱	۱۴
۱۴۶	یادگیر	۱۳	۱۴	۶	۱۴	۲	۱۱	۲	۶
۱۸۳	[illegible]	۱۷	۴	۸	۱۰	۳	۷	۳	۲
۱۸۸	رائچور جنگشن	۱۷	۱۱	۸	۱۳	۳	۹	۳	۴
۲۳۲	ادہونی	۲۳	۳	۱۱	۹	۴	۸	۴	۱
۲۶۴	گنتکل جنگشن	۲۷	۳	۱۳	۹	۵	۲	۴	۹
۳۲۷	دہرماورم ،،	۳۵	۱	۱۷	۸	۶	۶	۵	۱۴
۳۷۷	ہندوپور	۴۰	۲	۲۰	۰	۷	۴	۶	۶
۴۳۹	بنگلور سٹی	۴۵	۱۵	۲۲	۱۵	۸	۶	۷	۱
۵۲۵	میسور جنگشن	۵۳	۲	۲۷	۷	۱۰	۴	۸	۱۳

تختہ کرایہ ریل از سکندرآباد تا بمئی (ذریعہ واڑی - ہنگی - ڈھونڈ)

میل	نام اسٹیشن	درجہ اول		درجہ دوم		درجہ سوم میل		سوم یا سنجر	
۰	سکندرآباد	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۶	حیدرآباد (ناپلی)	۰	۹	۰	۵	۰	۱ ۳/۴	۰	۱ ۱/۲
۹	بیگم پیٹھ	۰	۱۴	۰	۷	۰	۲ ۳/۴	۰	۲ ۱/۴
۱۲۱	واڑی جنکشن	۱۱	۶	۵	۱۱	۲	۳	۱	۱۴
۱۴۴	گلبرگہ	۱۳	۹	۶	۱۲	۲	۱۱	۲	۶
۲۰۵	ہنگی جنکشن	۱۹	۴	۹	۱۰	۳	۱۴	۳	۹
۲۱۴	شولاپور	۲۰	۲	۱۰	۱	۴	۰	۳	۱۱
۲۶۳	کرڈوواڑی جنکشن	۲۴	۱۱	۱۲	۶	۴	۱۵	۴	۱۰
۳۴۰	ڈہونڈ جنکشن	۳۱	۱	۱۵	۹	۶	۰	۵	۱۱
۳۷۸	پونہ جنکشن	۳۵	۸	۱۷	۱۲	۶	۱۲	۶	۷
۴۶۳	کلیان جنکشن	۴۳	۹	۲۱	۱۲	۷	۱۵	۷	۱۰
۴۹۷	بمبئی (وکٹوریہ ٹرمینس)	۴۶	۱۰	۲۳	۵	۸	۹	۸	۶

تختہ کرایہ ریل از کرڈوواڑی جنکشن تا لاتور

میل	نام اسٹیشن	درجہ اول		درجہ دوم		درجہ سوم	
۰	کرڈوواڑی جنکشن	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳	جنک ہل	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۷	ہنگاؤں	۰	۱۲	۷	۹	۰	۲

۱۲	سینڈری	۱	۴	۰	۱۰	۰	۴
۱۷	اپلائی	۱	۱۲	۰	۱۴	۰	۵
۲۲	بارسی ٹون	۲	۵	۱	۲	۰	۷
۲۸	کسلم	۲	۵	۱	۷	۰	۹
۳۴	پانگری	۳	۹	۱	۱۲	۰	۱۱
-	رالمنگ	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۴۲	ایڑسی	۴	۶	۲	۳	۰	۱۳
۴۹	ٹڈویل	۵	۲	۲	۹	۱	½
۵۲	ڈھوکی	۵	۷	۲	۱۱	۱	۱ ½
۵۵	تیر	۵	۱۲	۲	۱۳	۱	۲ ½
۵۸	پالسپ	۶	۱	۳	۰	۱	۳ ½
۶۲	مروڑ	۶	۷	۳	۴	۱	۴ ¾
۶۷	ینولی	۷	۰	۳	۸	۱	۶ ½
۷۲	اوسہ روڈ	۷	۱۰	۳	۱۱	۱	۸ ½
۸۰	ہالگل	۸	۵	۴	۳	۱	۱۰ ¾
۸۵	لاتور	۸	۱۴	[illegible]	۷	۱	۱۲ ½

(تختہ کرایہ ریل از کرڈوواڑی تا مرج)

میل	نام اسٹیشن	درجہ اول		درجہ دوم		درجہ سوم	
۰	کرڈوواڑی	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۴	لول	۰	۱۰	۰	۵	[illegible]	[illegible]

۸	پاڈوسالی	۰	۱۳	۰	۷	۰	۲ ۳/۴
۱۴	مدلب	۱	۷	۰	۱۲	۰	۴ ۳/۴
۲۰	آسٹی	۲	۱	۱	۱	۰	۶ ۳/۴
۲۶	بابل گاؤں	۲	۱۱	۱	۶	۰	۸ ۳/۴
۳۳	پنڈھرپور	۲	۷	۱	۱۲	۰	۱۱
۴۰	پوہالی	۴	۳	۲	۱	۰	۱۳ ۱/۴
۴۵	باہتی	۴	۱۳	۲	۶	۰	۱۵ ۱/۴
۵۲	سنگولہ	۵	۷	۲	۱۱	۱	۱ ۱/۴
۵۷	واسد	۵	۱۵	۳	۰	۱	۳
۶۲	جولا	۶	۷	۳	۴	۱	۴ ۳/۴
۶۹	جاتھ روڈ	۷	۳	۱۰	۱	۱	۷
۷۴	گل ونچی	۷	۱۱	۳	۱۴	۱	۸ ۳/۴
۸۰	ڈھال گاؤں	۸	۵	۴	۳	۱	۱۰ ۳/۴
۸۴	لنگرپیٹھ	۸	۱۰	۴	۵	۱	۱۱ ۳/۴
۹۰	کواٹی مہنکال	۹	۶	۴	۱۱	۱	۱۴
۹۳	دھول گاؤں	۹	۱۱	۴	۱۴	۱	۱۵
۹۷	سلگیر	۱۰	۲	۵	۱	۲	۰
۱۰۱	اتھنی روڈ	۱۰	۸	۵	۴	۲	۱ ۳/۴
۱۰۸	ارگ	۱۱	۴	۵	۱۰	۲	۴
۱۱۵	بلود	۱۲	۰	۶	۱۰	۲	۶ ۱/۴
۱۱۸	مرچ جنکشن	۱۲	۵	۶	۲	۲	۷ ۱/۴

تختہ کرایہ ریل از بمبئی تا رائچور

بفاصلہ میل	نام اسٹیشن	درجہ اول		درجہ دوم		درجہ انٹر		درجہ سوم	
۰	بمبئی (وکٹوریہ ٹرمینس)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳	بیکلا	۰	۵	۰	۳	۰	۱½	۰	۱
۶	دادار جنکشن	۰	۹	۰	۵	۰	۳	۰	۲
۱۰	کولا جنکشن	۰	۱۵	۰	۸	۰	۵	۰	۳
۲۱	تھانہ	۲	۰	۱	۰	۰	۱۱	۰	۷
۳۴	کلیان جنکشن	۳	۳	۱	۱۰	۱	۱	۰	۱۱
۴۲	بدلاپور	۳	۱۵	۲	۰	۱	۵	۰	۱۴
۶۲	کرجٹ جنکشن	۵	۱۳	۲	۱۵	۱	۱۵	۱	۴
۹۶	ڈوگاؤں	۹	۰	۴	۸	۳	۰	۱	۱۴
۱۱۶	کرکی	۱۰	۱۴	۵	۷	۳	۱۰	۲	۴
۱۱۹	پونہ جنکشن	۱۱	۳	۵	۹	۲	۱۲	۲	۵
۱۳۰	لونی	۱۲	۱۴	۶	۷	۴	۵	۲	۱۰
۱۵۲	کھیڑگاؤں	۱۴	۶	۷	۳	۴	۱۳	۲	۱۵
۱۶۰	ڈون جنکشن	۱۵	۱۱	۷	۱۳	۵	۴	۳	۲
۱۸۴	ڈکسال	۱۷	۴	۸	۱۰	۵	۱۲	۳	۶
۲۴۴	کردوواڑی	۲۱	۱۵	۱۴	۰	۷	۵	۴	۳
۲۶۳	شولاپور جنکشن	۲۶	۹	۱۲	۴	۸	۱۴	۴	۱۵
۲۹۲	ہڈگی جنکشن	۲۷	۶	۱۳	۱۱	۹	۲	۵	۱

۲۹۶	تلانی	۲۷	۱۵	۱۴	۰	۹	۵	۵	۳
۳۰۵	اکلکوٹ روڈ	۲۸	۱۰	۱۴	۵	۹	۹	۵	۴
۳۱۰	پروڈی	۲۹	۷	۱۴	۱۲	۹	۱۳	۵	۶
۳۲۳	دودنی	۳۰	۵	۱۵	۲	۱۰	۲	۵	۸
۳۲۹	کلالی	۳۰	۱۴	۱۵	۷	۱۰	۵	۵	۹
۳۳۷	گھن پور	۳۱	۱۰	۱۵	۱۳	۱۰	۹	۵	۱۱
۳۴۵	سادگی	۳۲	۶	۱۶	۳	۱۰	۱۳	۵	۱۳
۳۵۳	گلبرگہ شریف	۳۳	۲	۱۶	۹	۱۱	۱	۵	۱۴
۳۶۳	مرتور	۳۴	۱	۱۷	۰	۱۱	۶	۶	۰
۳۷۰	شاہ آباد	۳۴	۱۱	۱۷	۶	۱۱	۹	۶	۲
۳۷۶	واڑی جنکشن	۳۵	۴	۱۷	۱۰	۱۱	۱۳	۶	۳
۳۸۵	نالوار	۳۶	۲	۱۸	۱	۱۲	۱	۶	۵
۴۰۰	یادگیر	۳۷	۸	۱۸	۱۲	۱۲	۸	۶	۸
۴۱۵	نارائن پیٹھ روڈ	۳۸	۱۵	۱۹	۷	۱۳	۰	۶	۱۱
۴۲۷	کرشتا	۴۰	۱	۲۰	۰	۱۳	۶	۶	۱۴
۴۳۳	چگسور	۴۰	۱۰	۲۰	۵	۱۳	۹	۶	۱۵
۴۳۷	برمرس	۴۱	۰	۲۰	۸	۱۳	۱۱	۷	۰
۴۴۳	رائچور جنکشن	۴۱	۹	۲۰	۱۳	۱۳	۱۴	۷	۰

کرایہ ریل از حیدرآباد تا پشاور بذریعہ قاضی پیٹھ بلہارشاہ آگرہ دہلی لاہور

فاصلہ میل	نام اسٹیشن	درجہ اول		درجہ دوم		درجہ انٹر		درجہ سوم	
۰	حیدرآباد تا مپلی	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

۶	سکندرآباد	۰	۹	۰	۴ ۱/۲	-	۰	۰	۱ ۱/۳
۳۷	قاضی پیٹھ جنگشن	۸	۳	۴	۱	۰	۰	۱	۹ ۱/۲
۲۳۲	بلہارشاہ جنگشن	۲۱	۴	۱۰	۱۵	۰	۰	۲	۱۴
۲۴۴	چاندا //	۲۲	۱۲	۱۱	۵	۰	۰		
۳۱۶	وردہا //	۲۹	۱۱	۱۴	۱۳	۰	۰	۵	۸
۴۶۵	ناگپور //	۳۴	۴	۱۷	۳	۷	۱	۶	۷
۵۵۱	اٹارسی //	۵۱	۱۱	۲۵	۱۴	۱۰	۸	۹	۵
۶۰۸	بھوپال //	۵۷	۱۱	۲۸	۱۰				
۶۹۳	بینہ //	۶۵	۲	۳۲	۹	۱۵	۰	۱۱	۳
۷۳۳	للت پور	۶۸	۱۲	۳۴	۶	۱۶	۳	۱۱	۱۱
۷۸۹	جھانسی جنگشن	۷۴	۰	۳۷	۰	۱۷	۱۵	۱۲	۷
۸۰۵	دیتہ	۷۵	۸	۲۷	۱۲	۱۸	۷	۱۲	۱۰
۸۵۰	گوالیار جنگشن	۷۹	۱۳	۳۹	۱۵	۱۹	۱۴	۱۳	۳
۸۹۱	دہولپور //	۸۳	۹	۴۱	۱۳	۲۱	۲	۱۳	۱۲
۹۲۲	آگرہ //	۸۶	۸	۴۳	۴	۲۲	۲	۱۴	۲
۹۵۵	متھرا //	۸۹	۱۵	۴۵	۰	۲۳	۳	۱۴	۱۰
۱۰۴۴	دہلی //	۹۷	۱۵	۴۸	۱۵	۲۵	۱۵	۱۵	۱۳
۱۰۹۴	رہوتک //	۱۰۲	۱	۵۱	۰	۲۷	۱	۱۶	۹
۱۱۲۳	//	۱۰۵	۶	۵۲	۱۰	۲۷	۱۵	۱۷	۱
۱۱۴۴	نروانہ //	۱۰۷	۵	۵۳	۱۰	۲۸	۷	۱۷	۵
۱۲۵۵	کانگاپور //	۱۱۷	۱۲	۵۸	۱۳	۳۱	۰	۱۸	۱۲

۱۲۸۳	فیروزپور جنکشن	۱۲۱	۹	۶۰	۳	۳۱	۱۱	۱۹	۲
۱۳۱۶	ریونڈ ״	۱۲۳	۷	۶۱	۱۱	۳۲	۳	۱۹	۹
۱۳۴۱	لاہور ״	۱۲۵	۱۳	۶۲	۱۴	۳۳	۰	۱۹	۱۴
۱۳۴۶	شاہدرا ״	۱۲۶	۳	۶۳	۱	۳۳	۲	۱۹	۱۵
۱۴۰۳	وزیرآباد ״	۱۲۹	۱۲	۶۴	۱۴	۳۴	۸	۲۰	۶
۱۴۱۲	گجرات ״	۱۳۰	۵	۶۵	۲	۳۴	۱۱	۲۰	۷
۱۵۲۱	راولپنڈی ״	۱۳۷	۲	۶۸	۹	۳۷	۴	۲۱	۵
۱۵۴۱	گھسلا ״	۱۳۸	۶	۶۹	۳	۳۷	۱۱	۲۱	۷
۱۵۵۰	حسن ابدال	۱۳۸	۱۵	۶۹	۷	۳۷	۱۵	۲۱	۵
۱۵۷۲	اٹک	۱۴۱	۰	۷۰	۸	۳۸	۱۱	۲۱	۱۳
۱۶۰۲	نوشہرہ	۱۴۲	۳	۷۱	۱	۳۹	۳	۲۱	۱۵
۱۶۲۶	پشاور	۱۴۳	۱۱	۷۱	۱۳	۳۹	۱۱	۲۲	۲

تختہ کرایہ ریل حیدرآباد تا شملہ (ذریعہ قاضی پیٹھ ناگپور۔ دھلی۔ انبالہ

میل	نام اسٹیشن	درجہ اول		درجہ دوم		درجہ انٹر		درجہ سوم	
۰	حیدرآباد (نامپلی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۷۸	قاضی پیٹھ	۸	۳	۴	۱	[illegible]	۰	۱	۹½
۲۲۳	بھارت شاہ	۲۱	۱۴	۱۰	۱۵	۰	۰	۳	۱۴
۳۶۵	ناگپور	۳۴	۴	۱۷	۲	۷	۱	۶	۷
۱۰۴۴	دھلی	۹۷	۱۵	۴۸	۱۵	۲۵	۱۵	۱۵	۱۲
۱۱۴۹	مظفرنگر	۱۰۴	۱۰	۵۲	۴	۲۷	۱۱	۱۶	۱۵

۱۱۵۵	سہارنپور	۱۰۸	۶	۵۴	۲	۲۸	۱۱	۱۷	۷
۱۱۶۷	انبالہ جنکشن	۱۰۹	۸	۵۴	۱۱	۲۸	۱۵	۱۷	۱۰
۱۲۲۷	چاندی گڈھ	۱۱۵	۲	۵۷	۸	۳۰	۶	۱۸	۶
۱۲۴۷	کالکا جنکشن	۱۱۷	۰	۵۸	۷	۳۰	۱۳	۱۸	۱۰
۱۲۸۸	دہرماپور	۱۲۰	۱۳	۶۰	۶	۳۱	۱۳	۱۹	۳
۱۲۹۵	کمارہٹی	۱۲۱	۸	۶۰	۱۱	۳۱	۱۵	۱۹	۴
۱۳۰۰	باروگ	۱۲۱	۱۵	۶۰	۱۵	۳۲	۱	۱۹	۶
۱۳۲۰	کنڈاگھاٹ	۱۲۳	۱۳	۶۱	۱۴	۳۲	۹	۱۹	۱۰
۱۳۳۷	کتھلی گھاٹ	۱۲۵	۷	۶۲	۱۱	۳۲	۱۵	۱۹	۱۳
۱۳۶۳	سمرہلی	۱۲۷	۴	۶۳	۱۰	۳۳	۹	۲۰	۱
۱۳۶۶	شملہ	۱۲۷	۷	۶۳	۱۱	۳۳	۱۰	۲۰	۱

تختہ کرایہ ریل از حیدرآباد تا بریلی براہ قاضی پیٹھ ناگپور اٹارسی لکھنؤ

میل بحساب	نام اسٹیشن	درجہ اول		درجہ دوم		درجہ انٹر		درجہ سوم	
۰	حیدرآباد نامپلی،	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۸۷	قاضی پیٹھ	۸	۳	۴	۱	۰	۰	۱	۹ ۱/۴
۲۴۳	بلہارشاہ	۲۱	۱۳	۱۰	۱۵	۰		۳	۱۴
۲۴۲	چاندا جنکشن	۲۲	۱۲	۱۱	۵	۰	۰	۴	-
۳۱۶	وردہا "	۲۹	۱۱	۱۴	۱۳	۰	۰	۵	۵
۳۶۵	ناگپور	۳۴	۴	۱۷	۲	۷	۱	۶	۷
۵۵۱	اٹارسی جنکشن	۵۱	۱۱	۲۵	۱۴	۱۰	۸	۹	۵

۶۰۸	بھوپال جنگشن	۵۷	۱	۲۸	۸	۱۲	۵	۱۰	۱
۶۹۴	بینہ "	۶۵	۲	۳۲	۹	۱۵	۰	۱۱	۳
۷۸۹	جھانسی "	۷۴	۰	۳۷	۰	۱۷	۱۵	۱۲	۷
۹۲۷	کانپور "	۸۶	۱۵	۴۳	۸	۲۲	۴	۱۴	۳
۹۳۹	اناؤ	۸۸	۷	۴۴	۴	۲۲	۹	۱۴	۱۰
۹۷۳	لکھنو	۹۲	۱۱	۴۶	۶	۲۳	۷	۱۵	۰
۱۰۳۶	ہردوی	۱۰۰	۳	۵۰	۲	۲۵	۱	۱۵	۱۳
۱۰۷۵	سہارنپور	۱۰۳	۱۵	۵۲	۰	۲۶	۳	۱۶	۶
۱۱۱۹	بریلی	۱۰۸	۱	۵۴	۱	۲۷	۴	۱۶	۱۵

تختہ کرایہ ریل از حیدرآباد تا کلمبو (براہ بجواڑہ - مدراس تا لیمنار)

میل	نام اسٹیشن	درجہ اول		درجہ دوم		درجہ انٹر		درجہ سوم	
۰	حیدرآباد (نامپلی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۸۷	قاضی پیٹھ جنگشن	۸	۳	۴	۱	۰	۰	۱	۹½
۲۲۳	بجواڑہ "	۲۰	۱۵	۱۰	۷	۰	۰	۳	۱
۲۴۳	تنامی "	۲۳	۷	۱۱	۱۱	۴	۹	۳	۷¾
۳۰۹	دنگول	۳۱	۱۱	۱۵	۱۵	۶	۵	۵	۱۴
۴۰۲	نلوسر	۴۰	۹	۲۰	۴	۸	۳	۷	۴
۴۰۵	گڈور جنگشن	۴۲	۱۱	۲۱	۵	۸	۱۳	۷	۱۰
۴۹۱	مدراس (سنٹرل)	۵۰	۱۲	۲۵	۶	۱۱	۱	۹	۳
۴۹۴	مدراس (ایگمور)	۵۱	۲	۱۵	۹	۱۱	۰	۹	۴

۴۹۹	سیدا پیٹھ	۵۱	۱۲	۲۵	۱۴	۱۱	۱	۹	۵ ۳/۴
۵۲۹	جنگل پیٹھ جنکشن	۵۵	۸	۲۷	۱۲	۰	۰	۹	۱۵ ۳/۴
۵۹۳	دتا پورم "	۶۳	۸	۳۱	۱۲	۰	۰	۱۱	۴ ۳/۴
۶۴۵	چدم برم	۷۰	۰	۳۵	۰	۰	۰	۱۲	۶ ۱/۲
۶۶۸	مایاورم جنکشن	۷۲	۱	۳۶	۱	۰	۰	۱۲	۱۰ ۳/۴
۶۸۸	کمبکونم	۷۳	۱۵	۳۷	۰	۰	۰	۱۵	۱/۲
۷۱۲	تنجور جنکشن	۷۶	۳	۳۸	۲	۰	۰	۱۳	۷ ۱/۲
۷۴۳	ترچناپلی	۷۹	۱	۳۹	۹	۰	۰	۱۴	۱/۲
[illegible]	ڈنڈیگل	۸۳	۸	۴۲	۴	۰	۰	۱۵	۳/۴
۸۱۴	کوڈیکنال روڈ	۸۵	۱۲	۴۲	۱۴	۰	۰	۱۵	۴ ۱/۲
۸۳۹	ناریوار جنکشن	۸۸	۵	۴۴	۳	۰	۰	۱۵	۹ ۱/۲
۹۰۰	رامناد	۹۴	۶	۴۷	۳	۰	۰	۱۶	۶ ۱/۲
۹۲۲	پامبن جنکشن	۹۶	۱۳	۴۸	۷	۰	۰	۱۶	۱۲
۹۲۹	رامیشورم روڈ	۹۷	۷	۴۸	۱۲	۰	۰	۱۶	۱۳ ۱/۲
۹۵۰	دھنشکوڈی (ذریعہ جہاز)	۹۸	۸	۴۹	۴	۰	۰	۷	۳/۴
۹۷۲	تلیمنہ	۱۰۵	۴	۵۲	۱۲	۰	۰	۱۸	۵ ۳/۴
۹۸۰	پیلاپی	۱۰۵	۱۵	۵۳	۳	۰	۰	۱۸	۹ ۳/۴
۱۰۳۸	مدھو راکشی جنکشن	۱۱۰	۱۰	۵۵	۵	۰	۰	۲۰	۲ ۳/۴
۱۰۹۶	ماہو "	۱۱۵	۵	۵۹	۶	۰	۰	۲۱	۱۰ ۳/۴
۱۱۳۹	پلگھاویلہ "	۱۱۸	۶	۶۱	۸	۰	۰	۲۲	۱۱ ۳/۴
۱۱۷۲	گما "	۱۲۱	۴	۶۳	۷	۰	۰	۲۳	۱۱ ۳/۴

۱۱۸۱	مزروانہ جنکشن	۱۲۲	۰	۶۳	۱۴	۰	۰	۲۳	۱۴ ۳/۴
۱۱۸۲	کلبو (قلعہ)	۱۲۲	۱	۶۳	۱۵	۰	۰	۲۳	۱۵ ۳/۴

تختہ کرایہ ریل از حیدرآباد تا اودی کمنڈ براہ بجواڑہ۔ مدراس جولارپیٹھ و پودنور

مسافت بحساب میل	نام اسٹیشن	درجہ اول		درجہ دوم		درجہ انٹر		درجہ سوم	
۰	حیدرآباد (نامپلی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۲۳	بجواڑہ	۲۰	۱۵	۱۰	۷	۰	۰	۴	۱
۳۹۱	مدراس	۵۰	۱۲	۲۵	۶	۱۱	۱	۹	۳
۵۳۴	اکونم جنگشن	۵۶	۲	۲۸	۱	۱۲	۳	۱۰	۱
۵۵۷	والاجاہ روڈ	۵۹	۰	۲۹	۸	۱۲	۱۳	۱۰	۹
۵۷۲	کاٹپلاڈی جنگشن	۶۰	۱۴	۳۰	۷	۱۳	۳	۱۰	۱۴
۵۸۷	گوڈی یاتم	۶۲	۱۲	۳۱	۶	۱۳	۹	۱۱	۳
۶۰۴	آمبور	۶۴	۱۴	۳۲	۷	۱۴	۰	۱۱	۸
۶۱۴	وانم باڈی	۶۶	۴	۳۳	۱	۱۴	۴	۱۱	۱۱
۶۲۴	جولارپیٹ جنگشن	۶۷	۶	۳۳	۱۱	۱۴	۸	۱۱	۱۴
۶۹۹	سیلم ″	۷۶	۱۲	۳۸	۶	۰	۰	۱۳	۷
۷۳۵	ایروڈ ″	۸۱	۴	۴۰	۱۰	۰	۰	۱۴	۲ ۱/۲
۷۹۴	پودنور ″	۸۸	۰	۴۴	۰	۰	۰	۱۵	۳ ۳/۴
۷۹۸	کوئمبتور	۸۸	۶	۴۴	۳	۰	۰	۱۵	۴ ۳/۴
۸۲۰	میٹوپالیم جنگشن	۹۰	۷	۴۵	۴	۰	۰	۱۵	۱۱ ۱/۴
۸۳۷	کونور	۹۷	۸	۵۲	۵ ۱/۲	۰	۰	۱۶	۱۲ ۱/۲
۸۴۹	اودی کمنڈ	۹۹	۵	۵۴	۲	۰	۰	۱۷	۵ ۱/۲

تختہ کرایہ ریل از حیدرآباد تا کلکتہ براہ بجواڑہ ۔ والیٹر ۔ پوری

فاصلہ میل	نام اسٹیشن	درجہ اول		درجہ دوم		درجہ سوم — میل یا پانجر		درجہ سوم — میل یا پانجر	
۰	حیدرآباد (نامپلی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۸۷	قاضی پیٹھ جنکشن	-	۱۱	۳	۱۴	۱	۸	۱	۵
۲۲۳	بجواڑہ "	۳۰	۷	۱۰	۴	۴	-	۳	۷
	ایلور	۲۳	۱۵	۱۲	-	۴	۱۰	۴	۱
	راجمندری	۳۲	۱	۳۰	۱	۵	۱۵	۵	۰
	سامکلوٹ	۳۶	۱	۱۹	۱	۶	۹	۵	۸
	والیٹر جنکشن	۴۵	۸	۲۲	۱۲	۸	۳	۶	۱۳
	ویجیانگرم	۵۰	۴	۲۵	۲	۹	۱	۷	۴
	[illegible] جنکشن	۵۹	۶	۲۹	۱	۱۰	۱۳	۸	۱۳
	[illegible] (گنجام)	۶۵	۲	۳۲	۹	۱۱	۱۴	۹	۱۱
	برہانت پور	۶۷	۲	۳۳	۹	۱۲	۴	۹	۱۵
	کھرڈا	۷۸	۱۴	۳۹	۷	۱۴	۷	۱۱	۱۱
	پوری	۸۲	۴	۴۱	۳	۱۵	۱	۱۲	۳
	کھٹروا	۹۲	۱۱	۴۶	۶	۱۷	۲	۱۳	۱۰
	بالاسور	۹۹	۷	۴۹	۱۴	۱۸	۷	۱۴	۹
	کھڑک پور	۹۹	-	۴۹	۱۲	۱۸	۷	۱۴	۹
	کلکتہ	۱۰۶	۳½	۵۳	۲½	۱۹	۱۲½	۱۵	۸½

تواریخی[1] حالات مقامات اسٹیشن ریلوے علاقہ سرکار عالی از جنکشن واڑی تا سکندرآباد و از جنکشن سکندرآباد تا جنکشن بجواڑہ و منماڑ و شاہ پلہار

(۞)

یہ ریل واڑی سے شروع ہوئی ہے اور بجواڑے پر ختم ہوتی ہے ان دونوں مقامات میں (۴۳۴) میل کا فاصلہ ہے اس ریل کا وہ حصہ جو بجواڑے پر ختم ہوتا ہے (۲۲) میل تک سرکار انگریزی کے علاقہ میں واقع ہے اس ریل کی ایک شاخ جو طول میں (۱۶) میل ہے دورنگل سے یلندو تک جاری ہے یہ ریلوے مثل جی آئی پی ریلوے ایسٹ انڈین ریلوے اور مدراس ریلوے کے چوڑی پٹری کی بنی ہے۔

اس ریل کا پہلا حصہ جو واڑی سے بلدۂ حیدرآباد یعنے دارالسلطنت ملک سرکار عالی سے گذرتا ہوا سکندرآباد حسین ساگر پر ختم ہوتا ہے اور جس کا طول (۱۲۱) میل ہے آٹھویں اکتوبر ۱۸۷۴ء کو مسافروں کی آمد و رفت کے لئے جاری ہوا تھا اوس روز عالیجناب نواب سر سالار جنگ بہادر اول مرحوم اور عالیجناب نواب امیر کبیر شمس الامرا بہادر مرحوم شریک مدار المہام سرکار عالی مع چند جلیل القدر انگریز اور دیسی معززین بلدہ کے اسپیشل ٹرین میں حیدرآباد کے اسٹیشن سے نرملگیری کو تشریف لے گئے اور پھر اسی روز واپس تشریف لائے اور رسم افتتاح کے وقت بڑی دھوم دھام کی گئی اور توپیں چھوڑی گئیں۔ اوس روز باغ عامہ میں سرکار عالی کی طرف سے بہت بڑی دعوت دی گئی اور وہاں روشنی بھی کی گئی۔

[1] ضروری اطلاع مرتبہ جلد از مطالعہ صفحہ (۱۸۳) ملاحظہ فرمائے

باستثناء چند مقامات کے یہ حصہ اراضی غیر مزروعہ اور جنگلوں سے گذرتا ہے اس راستے میں بڑے بڑے شہر اور قصبات بہت کم واقع ہیں۔ اور ٹانڈور سے گنگاورم تک بالکل جنگل ہی جنگل نظر پڑتا ہے تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ ریل کے جاری کرنے سے تجارت میں بڑی ترقی ہوتی ہے اور اس ریل نے اس تجربہ کی اور بھی اچھی طرح سے تصدیق کی۔

اس ریل کا وہ حصہ جو سکندرآباد (حسین ساگر) سے ورنگل کو جاتا ہے طول میں (۸۷) میل ہے اور اس حصہ کو تیسری اپریل ۱۸۸۶ء میں اعلیحضرت میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ نے بذات خاص مسافروں کی آمد و رفت کے لئے جاری فرمایا اوس روز ملازمان اعلیحضرت مع رفقاء اور عالیجناب سرسالارجنگ بہادر ثانی مرحوم حیدرآباد اور سکندرآباد کے چند معززین اور ریلوے کے چند اعلیٰ عہدہ دار ان کو لیکر اسپیشل ٹرین میں قاضی پیٹھ کو تشریف لے گئے اور وہاں رسم افتتاح کے بعد بڑی بھاری ضیافت دی گئی اوس کے دوسرے روز بعد باغ عامہ میں کارخانہ کی طرف سے دعوت دی گئی اور باغ عامہ میں اور پھر نوبت پہاڑ پر بہت بڑی روشنی کی گئی۔

اس ریل کا وہ حصہ جو ورنگل سے دورنگل اور یلندو کو جاتا ہے اور شاخ معدنیات کے نام سے مشہور ہے ماہ فروری ۱۸۸۸ء میں کوئلے کی کان نکالنے کے واسطے جاری کیا گیا تھا اور بیجواڑے کی شاخ دسویں فروری ۱۸۸۹ء کو مسافروں کی آمد و رفت کے لئے جاری کی گئی۔

عالیجناب نواب سرسالارجنگ بہادر اول مرحوم نے یہ بڑی دانشمندی کا کام کیا کہ اس شہر سے کلکتہ۔ بمبئی۔ مدراس کے جانے کیلئے

ریل بنوادی اور اوہیں کے ایما سے اس ریل کی مختلف شاخیں ایسے دور ودراز مقامات تک جہاں بلدہ کے لوگ بہت کم جاسکتے تھے جاری کی گئیں اس ریل کا پہلا حصہ انگریزی عہدہ داروں کی نگرانی میں تیار کیا گیا اور اوس کی تیاری میں ایک کروڑ تیئس لاکھ روپیہ یعنی تخمیناً ایک لاکھ پانچہزار روپیہ فی میل خرچ ہوا اور سرکار عالی نے اس کی تیاری کا خرچ اپنے ذمہ لیا ابتدا میں چند سال تک اس ریل کی مالی حالت قابل اطمینان نتھی اور اسی سبب سے اصل خرچہ کے سود کے ادا کرنے کے لئے خزانہ عامرہ پر اوس کا بہت بار پڑتا رہا لیکن رفتہ رفتہ اوس کی آمدنی میں ترقی ہوتی گئی ۱۸۷۱ء میں منافع کی مقدار کل آٹھ ہزار تھی مگر ۱۸۸۴ء میں اوس کے منافع کی مقدار تین لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ تک پہونچی ۔

ماہ جنوری ۱۸۸۵ء میں حال کی ریلوے کمپنی نے پرانی ریل کو دو کروڑ اٹھارہ لاکھ کی قیمت پر خرید لیا اور یہ معاہدہ کیا کہ اوس ریل کو بجواڑے اور چاندے تک (۴۷۰) میل اور بڑھا دے گی اور سرکار عالی نے اس بات کا ذمہ لیا کہ وہ بیس سال تک کمپنی کے حصہ داروں کو پانچ فی صدی سود پہونچاتی رہے گی اس تغیر ملکیت کے سبب سے پہلے ہی سال یعنی ۱۸۸۵ء میں چار لاکھ ستاسی ہزار روپیہ کا منافع ہوا اور گذشتہ سال یعنی ۱۸۹۰ء میں سالانہ منافع کی مقدار دس لاکھ اونتالیس ہزار روپیہ تھی اس حساب سے راس المال پر سہ صد تین فی صدی کا نفع ہوا اور یقین کیا جاتا ہے کہ جب اوس کی اور شاخیں تیار ہوجائیں گی تو آیندہ اس ریل میں بہت بڑا نفع ہوگا سکندرآباد سے بجواڑے تک جو ریل بنی ہے اوس میں فی میل ساٹھ ہزار روپیہ خرچ ہوا اور یہ رقم تخمینہ کی رقم کے قریب قریب ہے اور

بہ نسبت پرانی ریل کے اس ریل کی تیاری میں کم خرچ ہوا اس کا سبب یہ ہے کہ سامان سستا لیا گیا مزدوری کم دینی پڑی اور اسٹیشنوں کے تیمر میں تھوڑا روپیہ خرچ کیا گیا اور بڑا سبب یہ ہے کہ اوس وقت کے چیف انجینیر اور ایجنٹ یعنے مسٹر فرلویل صاحب نے اس ریل کے بنانے میں نہایت توجہ اور احتیاط سے اہتمام کیا۔

ریلوے ملک سرکار عالی واڑی سے سکندرآباد تک

واڑی۔ وہ مقام ہے جہاں پر ملک سرکار عالی کی ریل۔ جی۔ آئی پی ریلوے کے ساتھ ملتی ہے اور اس مقام پر سکندرآباد اور بمبئی اور مدراس کے مسافروں کو ایک ریل سے دوسری ریل میں (بیٹھنے کے لئے) گاڑی بدلنی پڑتی ہے اس اسٹیشن پر ویٹنگ روم (ٹھہرنے کا کمرہ) اور ریفرشمنٹ روم (ناشتہ کرنے کا کمرہ) موجود ہے دیسی مسافروں کے قیام کے لئے راجہ کنداسوامی نے جو حیدرآباد کے دولتمند باشندوں میں سے تھے ۱۸۷۸ء میں ایک دھرمسالہ بنا دیا ہے فوج کے ٹھہرنے کے لئے بھی اس مقام پر ایک چھوٹا قیام گاہ بنا ہے یہ مقام نواب عسکر جنگ بہادر کی جاگیر ہے اور اس کے شمال میں عالیجناب نواب سر آسمان جاہ بہادر مدار المہام سرکار عالی کی جاگیر واقع ہے پہلے یہ ارادہ کیا گیا تھا کہ ملک سرکار عالی کی ریل کا پہلا اسٹیشن سلطنت بہمنیہ کے دار السلطنت یعنے گلبرگہ میں قایم کیا جائے لیکن انگریزی عہدہ داروں نے جن کے زیر نگرانی یہ ریل بنائی گئی تھی۔ کسی ملکی مصلحت سے وہاں سے اس ریل کو نہ شروع کیا بلکہ وہاں سے بہت دور ہٹ کے ریل کی سڑک بنانی شروع کی سرکار عالی کی مصلحت سے مخالفت کرکے اس ریل کی سڑک گلبرگہ

سے ہٹا کر شروع کرنے سے جو قابل افسوس نتایج پیدا ہوے وہ صاف ظاہر ہیں کیونکہ اراضی مزروعہ اور بہت سے آباد قصبوں پر سے گذرنے کے عوض اب ریل کا ابتدائی حصہ ویران مقامات اور جنگلوں سے گذرتا ہے۔

چیتاپور

واڑی سے حیدرآباد کے جانب والونکو چیتاپور پہلا اسٹیشن پڑتا ہے یہ واڑی سے نو میل کے فاصلہ پر واقع ہے اسٹیشن کی عمارت نہایت خوبصورت بنی ہے اور عمارت بھر میں شاہ آباد کا ذ جس کے ترکیب میں چونا بہت ہوتا ہے لگایا گیا ہے۔ یہ پتھر وہاں بافراط ہے اور حیدرآباد اور سکندرآباد کی تعمیرا مکنہ اور نیز بنگلوں کے فرش بنانے کے لئے بافراط منگوایا جاتا ہے چیتاپور کا گانوں اسٹیشن سے آدھے میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور بہ نسبت اکثر گانوں کے جو پرانی ریل پر واقع ہیں یہ گانوں بہت بڑا ہے اور اس کے گرد فصیل بھی بنی ہے جس کے چاروں کونوں پر دمدمے بنے ہیں اس گانوں کے تمام مکانات پتھر کے بنے ہیں اور اون کی چھتوں میں بھی پتھر کی چٹانیں لگی ہیں اور اوس کی سڑک اور کوچوں میں بھی انہیں پتھروں کا فرش ہے قدیم زمانے سے یہاں ریشمی کپڑوں کے کارخانے جاری ہیں۔ بمبئی اور اور مقامات سے ریشم منگایا جاتا ہے اور یہاں کے لوگ اوس کو بہت خوبصورت رنگ رنگتے ہیں اور اوس سے ریشمی کپڑا خصوصاً ریشمی ساڑیاں اور چولیاں اور لنگیاں بناتے ہیں مگر یہاں کا بنا ہوا ریشمی کپڑا بہت موٹا ہوتا ہے کیونکہ یہاں لوگ وہی اپنے قدیم طرز سے کپڑا بنتے ہیں۔ ایک عجیب بات اس گانوں کے متعلق یہ ہے کہ عین بستی کے وسط میں ایک عجیب طرز کا بنا ہوا دیسی عیسائیونکا گرجا ہے

لوگ کہتے ہیں کہ گووہ کے پرتگیزی راہبوں نے سوہویں صدی کے ابتدا میں یہ گرجا یہاں قایم کیا تھا تھوڑے ہی مدت سے یہ گرجا از سر نو آباد کیا گیا ہے اور دروازہ کا برآمدہ ایسے زمانہ کا بنا ہوا معلوم ہوتا ہے یہاں کبھی کبھی مذہب عیسوی کے طرز پر عبادت کیجاتی ہے۔ اور جو دعائیں پڑہی جاتی ہیں وہ کچھ تو لاطینی زبان میں ہوتی ہیں اور کچھ اردو زبان میں۔ اس عبادت میں مرد و عورت بچے وغیرہ ملاکر بیس تیس آدمی جمع ہو جاتے ہیں۔ گانوں کے باہر عیسائیوں کا ایک قبرستان ہے یہ گاں ہی عالیجناب نواب سر آسماں جاہ بہادر اور نواب عسکر جنگ بہادر کی جاگیر ہے اور یہاں سے بہت سا اناج اور غلہ بیرونجات کو روانہ کیا جاتا ہے چونکہ یہ مقام گلبرگہ اور بیجاپور اور اور شہروں سے جو دریائے کرشنا پر واقع ہیں نزدیک ہے۔ اور ورنگل اور ہنمکنڈہ کو جانے کا بھی اسی طرف سے راستہ واقع ہے اس سبب سے اس کے قرب وجوار میں سلاطین اسلامیہ اور ہنود دل میں بہت سے جنگ واقع ہوئی ہیں بستی سے چند سوگز کے فاصلہ پر چتیاشاہ ولی کا مقبرہ ہے جن کے بارہ میں مشہور ہے کہ اونہوں نے اپنے تئیں زندہ دفن کرادیا تھا جہاں اون کا مقبرہ واقع ہے اوس مقام کو چتیا ولی پیٹھ کہتے ہیں اور گلبرگہ کے عرس کے بعد انکا بھی ہرسال عرس ہوا کرتا ہے چتیاپور سے ایک میل جنوب کی طرف ایک مقام ہے جو گنگی کے نام سے مشہور اب برباد اور اوجاڑ پڑا ہوا ہے لیکن آثار قدیم کی نظر سے یہ مقام نہایت دلچسپ ہے اور بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ قدیم زمانے میں یہ مقام بہت آباد تھا افسوس ہے کہ اوس کے تاریخی حالات معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ بہم نہیں پہونچا لیکن بعض مندروں کی طرز عمارت کے دیکھنے سے یہ معلوم

ہوتا ہے کہ یہ مقام چھٹے اور ساتویں صدی عیسوی میں جبکہ یہاں شمالی ہندوستان کے راجپوتوں کی عملداری تھی اور بدھ مذہب کا رواج تھا بہت آباد تھا مگر یہ مندر جین مذہب کے معلوم ہوتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ راجپوتوں کی عملداری میں یہاں ایک مستحکم قلعہ بھی تھا اور مندروں کے کثرت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کسی زمانہ میں یہ مقام بہت متبرک سمجھا جاتا تھا ان میں سے اکثر ابھی تک بہت اچھی حالت میں موجود ہیں اور بہت سے مندروں کو مسلمانوں نے برباد کرڈالا مگر اون کے کھنڈر ابھی تک موجود ہیں کئی مندروں میں پتھروں کے کتبے موجود ہیں جن پر قدیم کنڑی زبان میں کچھ لکھا ہے اگر یہ کتبے پڑھے جاویں تو بہت سے دلچسپ حالات اون سے معلوم ہوں گے لوگ کہتے ہیں کہ ان مندروں کے زمین کو بہت سے لوگوں نے خزانہ نکلنے کے لالچ سے کھُدوایا ہے۔

یہاں کے باشندوں میں اس قدیم مقام کی بربادی کے بارے میں بہت سے روایتیں مشہور ہیں بعض لوگ کہتے ہیں مسلمانوں نے مدت مدت تک اس مقام کا محاصرہ کیا اور جب اونہیں فتح حاصل ہوئی تو وہ وہاں کے باشندوں سے نہایت زبردستی اور بیرحمی سے پیش آئے اور اونکے سنگین فصیل کو کھود کر زمین سے برابر کردیا تمام بستی کو برباد کرڈالا بعضوں کا یہ قول ہے کہ اس بستی پر بلا نازل ہوئی اور وہاں آسمان سے آگ برسے اس مقام میں ایک مسجد بھی موجود ہے جس میں ہندوں کے مندروں کی بہت سے ستون اور پتھر لگے ہوئے ہیں واڑی سے بڑھم تک ریل کے دونوں طرف کوئی دلچسپ منظر نہیں دکھائی دیتا کیونکہ دونوں طرف فقط سیاہ زمین روئی کا شت کی دکھائی دیتی ہے اور یہ زمین باستثناء چند

مہینوں کے جبکہ اوس میں روئی کی کاشت کیجاتی ہے سال کے باقی سب مہینوں تک افتادہ پڑی رہتی ہے کہیں کہیں ایک آدہ گانوں نظر آتا ہے جس کے چاروں طرف پتھر کی فصیل اور بستی میں پتھر کے مکانات دکھلائی دیتے ہیں ۔

سیڈم

اس کے بعد سیڈم کا اسٹیشن آتا ہے یہ اسٹیشن واڑی سے چوبیس میل کے فاصلہ پر ہے یہ ایک بڑا قصبہ ہے جس کے چاروں طرف فصیل اور برج بنے ہیں یہ گانوں سیڈم ندی کے کنارے پر واقع ہے اور سیڈم ندی گنگنا ندی سے ملجاتی ہے اس ندی پر (پیل پانوں) کا پل بنا ہے جس میں بارہ در ہیں اور ہر در عرض میں چالیس فٹ ہے اس قصبہ کی فصیل اور برج اور دروازہ چیتاپور کے مانند بنے ہیں دروازہ کے اندر جاتے ہوئے ایک پرانا محل ملتا ہے۔ یہ محل بہت بڑا ہے مگر اب بہت کچھ بوسیدہ ہو رہا ہے اس مکان میں ایک ضعیف صاحب رہتے ہیں اگرچہ وہ بظاہر مفلس معلوم ہوتے ہیں لیکن اون کو اپنے اباو اجداد کے جاہ و حشمت پر بڑا غرہ ہے اس خاندان کے بانی کا مقبرہ اسی مکان میں بنا ہوا ہے اور وہ کسی قدر درستی سے رکھا جاتا ہے یہ صاحب بیجاپور کی پہلے بادشاہ کی سرکار میں ایک بڑے فوجی عہدہ پر مامور تھے اور پندرہویں صدی میں سیڈم کے فتح ہونے پر بیجاپور کے پہلے بادشاہ نے اس گانوں اور قریب وجوار کے چند گانوں کو بطور جاگیر کے اونہیں دے ڈالا تہا وہ جاگیریں تو سب برباد ہوگئیں اب صرف یہ مکان رہگیا ہے لیکن حال کے جانشین

اوپر ذکر کیا گیا اوس مرمت تک بھی نہیں کر سکتے لوگ کہتے ہیں کہ اس محل کے
کسی تہ خانہ میں خزانہ گڑا ہے اور چند ہی سال کا عرصہ گذرا ہے کہ ملک
ہنگری کے ایک یہودی نے خزانہ نکالنے کی لالچ میں تہ خانہ کہودا اگرچہ نہ ملا
اس مکان کے ایک تہ خانہ سے زمین کے نیچے نیچے ایک راستہ بنا ہوا ہے
جو طول میں آدہا میل ہے یہ راستہ گانوں کی فصیل اور ندی کے نیچے نیچے
ندیکے اوس پار جاتا ہے مگر اوس میں اب اس قدر کوڑا کچرا بہرا ہوا ہے
کہ کوئی وہاں نہیں جا سکتا - جتیا پور کی طرح سیٹرم میں بھی ایک مسجد مندروں
کے پتھر اوکھاڑ کر بنائی گئی ہے وہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ سابق میں یہاں
ایک بہت بڑا عالیشان شہر واقع تھا جس میں تین ہزار دیول اور تین ہزار
کنویں اور ہزارہا مکانات بنے تھے جو اب زمین کے نیچے دب گئے ہیں اور اب
جو لوگ مکان بنانا چاہتے ہیں تو زمین کہودنے میں اوس شہر کے آثار
قدیم برابر نمایاں ہوتے جاتے ہیں آثار قدیم کے تلاش کرنیوالوں کو یہاں
تلاش کرنے کا بہت اچھا موقع ہے بشرطیکہ وقت اور روپیہ اونہیں بافراط ملے
یہاں کے تمام مکانات پتھر کے بنے ہوئے ہیں لیکن ان میں سے قریب
دو ثلث کے ایسے ہیں کہ وہ سابق میں مندر تھے اب لوگ اونہیں مکان بناکر
رہتے ہیں ۔

اس گانوں کے متعلق ایک اور عجیب بات یہ ہے کہ وہاں ایک ہی پتھر کا
ایک بڑا استون ہے جس کو ہندو لوگ دیپ دان یعنے چراغ دان کہتے
ہیں یہ خاکستری گرانیٹ قسم کے پتھر کا بنا ہوا ہے اور اس ستون کا قاعدہ
ہر ایک طرف ساڑہے تین تین فٹ ہے اور وہ اوپر کی طرف گاودم ہے
اور طول میں یہ ۴۵ فٹ اور ایک چبوترے پر نصب کیا گیا ہے اسے دیکہکر بڑی

حیرت ہوتی ہے اور اس بات پر تعجب ہوتا ہے کہ اس کے بنانے والوں نے قدیم زمانے میں جبکہ کاریگروں کے آلات بھدے ہوا کرتے تھے کیونکر اسے بنایا ہوگا۔

اس گانون میں ایک بہت بڑا اور پرانا دیول ہے جو مثل نگگی کے دیول کے بنا ہوا ہے مگر نگگی کا دیول جین مذہب کا ہے اور اس دیول کو ہندوؤں نے شیو کی پرستش کے واسطے تقریباً ہزار برس آگے بنایا تھا یہ دیول ابھی تک اپنی حالت پر باقی ہے اور اس کے ستونوں پر جو نقاشی و سنگ تراشی کا کام بنا ہوا ہے وہ نہایت ہی خوبصورت ہے اوس کے بنانے میں بڑی محنت کی گئی ہوگی اس دیول میں جو برہمن لوگ رہتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ اس دیول کو ایک رات میں دیوتاؤں نے تیار کیا تھا وہ اس دیول کے ستونوں کی طرف اشارہ کرکے پوچھتے ہیں کہ بھلا سال بھر میں ایک ستون اس کا بن سکتا ہے جب میں اس گانوں سے باہر آنے لگا تو لوگوں نے ایک ویرانے میں مجھے ایک مندر دکھایا جو جین مذہب کا معلوم ہوتا ہے اس دیول میں اندر جانے کا صرف ایک چھوٹا سا دروازہ ہے جس میں قفل لگا ہوا تھا اور جب میں نے چراغ جلوایا بت نہیں مجھے اندر کچھ دکھلائی دیا اس مندر میں جو بت رکھا ہے برہمن لوگ اوس کی پرستش نہیں کرتے اسی لئے اوس کا دروازہ ہمیشہ مقفل پڑا رہتا ہے اور وہاں کچھ پوجا نہیں کیا جاتا۔ سیرم سے بہت غلہ بیرو نجات کو بھیجا جاتا ہے اور یہاں دوم تعلقدار اور تحصیلدار کا مستقر ہے دیسی مسافروں کے لئے ایک دھرم سالہ بھی بنا ہے اور اسٹیشن کے پاس ایک نیا بازار آباد ہوا ہے۔

ناوندگی

اس کے بعد ناوندگی کا اسٹیشن ملتا ہے جو واڑی سے (۳۳) میل ہے۔
جس وقت ریل بنی شروع ہوئی تو یہ مقام چنداں آباد نہ تھا۔ لیکن اب اس مقام پر
ایک گانوں بشیر آباد کے نام سے اور نیز ایک بازار آباد ہو گیا ہے یہ گانوں
جناب مدار المہام سرکار عالی کے نام نامی سے مشہور ہے اور یہ جناب
ممدوح ہی کی جاگیر ہے۔ یہاں ہر ہفتہ میں ایک بازار بھی ہوتا ہے۔ یہاں بھی
شاہ آبادی پتھر کی بڑی کانیں ہیں اور یہاں سے پتھروں کی بہت سی سلیں
گانوں سے نکال کر بلدہ اور حسین ساگر کو بھیجی جاتی ہیں۔ شکار کے شائقین کو
یہاں کے قریب وجوار کے جھاڑ بدار جنگل اور قریب کے پہاڑوں میں جنگلی سور
ہرن خرگوش۔ تیتر۔ کوے۔ اور کبھی کبھی چیتے اور شیر کا شکار بھی ملجاتا ہے
اور اپنی فصل میں وہاں کے تالابوں میں جنگلی بط اور چاہا کا شکار بھی ملتا ہے
اس مقام پر کھجور کے جھاڑ بکثرت ہیں بلکہ ریل کے دونوں طرف انہیں درختوں کا
جنگل نظر آتا ہے یہاں پر دو گانوں ہیں جن میں سے ایک کا نام ناوندگی
اور دوسرے کا نام اللہ پور ہے بلکہ سابق میں یہ اسٹیشن اللہ پور کے نام سے
مشہور تھا۔ ناوندگی سے روانہ ہونے کے دو میل کے بعد آہی پتھر کی گانوں کے
پاس سے ریل گذرتی ہے۔ اور جوں جوں ٹانڈور کا اسٹیشن نزدیک آتا
جاتا ہے اوسی قدر زمین کی صورت بالکل بدلی ہوئی نظر آنے لگتی ہے یہ
اختلاف صرف درختوں ہی میں نہیں نمایاں ہے بلکہ ہئیت ارضی میں
بھی تغیر پایا جاتا ہے۔

ٹانڈور

اس کے بعد ٹانڈور کا اسٹیشن آتا ہے۔ اس اسٹیشن سے واڑی تک (۴۴) میل کا فاصلہ ہے ۴۰۰ ۱/۲ میل کے نشان پر کاگنا ندی ملتی ہے اوس پر ریل کے جانے کے لئے ریل پاٹوئیر اور ان قسم کا ریل کا پل بنا ہے اس پل میں پندرہ در ہیں اور ہر در عرض میں ۶۰ فٹ ہے۔ ملک سرکار عالی کے تمام ریل کے پلوں کی بہ نسبت یہ پل سب سے زیادہ طویل اور سب سے زیادہ عمدہ بنا ہے۔ اس اسٹیشن پر بہت عمدہ ویٹنگ روم بنے ہیں۔ اسٹیشن کی عمارت بہت خوبصورت اور مستحکم بنی ہے اور تمام چبوترے بہر بہت خوبصورت اور عمدہ پھول کے درخت اور جھاڑ لگائے گئے ہیں۔ اس اسٹیشن کے متعلق ایک خاص امر یہ ہے کہ یہاں ایک املی بن ہے جس کے درخت بہت پرانے اور سیکڑوں برس کے عمر کے ہیں اور یہ املی بن اسٹیشن کے مقابل واقع ہے۔ ٹانڈور کی آدھی بستی ایک پرانے قلعے اور فصیل میں واقع ہے یہ قلعہ ایک ٹیکری پر ہے اور اوس کی فصیل بوسیدہ ہو رہی ہے۔ اسٹیشن کی شمال کی طرف چند سو گز کے فاصلہ پر ٹانڈور کی نئی بستی واقع ہے اور اسے اب نواپیٹ کہتے ہیں اگرچہ یہ بستی بڑی نہیں ہے مگر بیوپار کے لحاظ سے یہ بڑی جگہ ہے ہر جمعرات کو یہاں بہت بڑا بازار بھرتا ہے جس میں چوپائے اناج اور اور چیزیں بکتی ہیں اور اس میں بہت دور دور کے گانوں سے لوگ سودا لینے آتے ہیں۔ بازار کے دن سیندھی والوں کی بڑی بکری ہوتی ہے کیونکہ تمام کنڑی اور تلنگی دو کاندار مرد اور عورتیں شام کو جب سب خرید و فروخت کر چکتے ہیں سیندھی پیتے ہیں سیندھی پی کر ان لوگوں کی بڑی بری حالت

ہوتی ہے انگریز ناظرین کے افادہ کے لئے یہ لکھنا ضرور ہے کہ سیندھی کیا چیز ہے سیندھی کھجور اور تاڑ کے عرق کو کہتے ہیں یہ درخت یہاں بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ بستی کے باہر یہاں لنگایتوں کا ایک دیول ہے جو بدرپا کے دیول کے نام سے مشہور ہے اس دیول کے پاس ہر سال میلا ہوا کرتا ہے اور نزدیک کے گاؤں سے بہت سے لوگ اس میلے میں آتے ہیں اس میلے میں بدرپا کی مورت ہے رتھ میں بٹھلا کر بستی میں پھرائی جاتی ہے

بلحاظ تجارت کے تانڈور بہاری کا اسٹیشن ہے اور نومبر کے مہینے سے بلدہ اور حسین ساگر سے بہت سے لوگ یہاں شکار کو آتے ہیں کیونکہ یہاں کے قریب وجوار میں کئی تالاب ہیں جس میں بط اور چہا کا شکار بہت ملتا ہے علاوہ ان کے خرگوش۔ تیتر۔ لوے۔ اور سور وغیرہ جنگل میں ملتے ہیں یہاں کے اسٹیشن ماسٹر خلیق اور ملنسار ہیں اور اگر کوئی بات دریافت کرنا یا کچھ مدد لینا ہو تو بڑی مہربانی سے پیش آتے ہیں کنڑی ملک یہاں پر ختم ہوتا ہے اور وہاں سے تلنگانہ شروع ہوجاتا ہے تانڈور اور اوس کے قرب وجوار کے گاؤں نواب امداد جنگ بہادر کی جاگیر ہے نواب صاحب موصوف (جیسے اچھے جاگیرداروں کا قاعدہ ہے) اپنی جاگیر میں اکثر آمدورفت رکھتے ہیں اور اپنی ذات سے اپنی رعایا کی دادرسی کرتے ہیں۔ تانڈور سے روانہ ہونے کے بعد زمین کی ہیئت بدلی ہوئی نظر آتی ہے اور پہاڑی ملک شروع ہوجاتا ہے اس اسٹیشن تک ریل کے دونوں طرف سیاہ رنگ کی زمین نظر آتی ہے مگر یہاں سے چھوٹے چھوٹے پہاڑ اور بڑے بڑے پتھر دکھلائی دینے شروع ہوتے ہیں (۱۵۳ ½ میل کے نشان سے چھوٹے پہاڑوں کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے اور ریل کی سڑک میں چڑھائی شروع ہوجاتی ہے یہ چڑھاؤ ۱۶ میل تک ہے ڈیڑھ سو فٹ میں

ایک فٹ کی بلندی پائی جاتی ہے اور راستہ میں بعض جگہ چٹانوں سے اور کہیں کہیں خاردار اور پستہ قد درختوں کے گھنے جنگل سے ریل گذرتی ہے۔

دھارور

یہ اسٹیشن واڑی سے ۵۶½ میل کے فاصلہ پر ہے یہاں شیر چیتے سانبر ہرن۔ خرگوش۔ تیتر۔ لوے۔ وغیرہ کا شکار ملتا ہے لیکن ریل کے بائیں ہاتھ کی طرف جو جنگل ہے وہ محفوظ ہے۔ اگر وہاں کسی شکاری کو شکار کرنا منظور ہو تو ناظم جنگلات سرکار عالی سے ضرور اجازت لینی چاہئے نہیں تو بہت دقت پیش آئے گی دہارور سے چار میل جنوب کی طرف اپیالی کا گانوں ہے اور اوسی کے قریب ایک تالاب ہے جس میں اپنے موسم میں سیکڑوں بط تالاب کے بند کے نیچے ملتے ہیں سررشتہ جوبینہ سرکار عالی نے یہاں ایک (زری کارڈن) باغ بنوایا ہے جس میں جنگل کے تقریبًا تمام درختوں کے پودے بوئے ہوئے ہیں یہ باغ کپتان کینٹا کے نگرانی میں ہے ان جنگلوں میں مہوہ کا درخت (باسیالٹی فولیا) افراط سے پیدا ہوتا ہے اس کتاب کے ناظرین شاید یہ نہ جانتے ہوں گے کہ مہوہ سے شراب بنائی جاتی ہے۔ جو ادنی قسم کی وہسکی کے مانند (مزہ میں) ہوتی ہے اور یہ شراب اس ملک میں بہت پی جاتی ہے ان جنگلوں میں پلاس کے جہاڑ (بوٹیا فرانڈوسا) بھی بکثرت پیدا ہوتا ہے اور اگرچہ گرمی میں تمام درخت سوکھ جاتے ہیں گر پلاس کا درخت ہرا بھرا رہتا ہے اور اوس کے سرخ پہول بہت ہی بھلے معلوم ہوتے ہیں اوس کے پھولوں سے زرد رنگ بنایا جاتا ہے۔ یہ پھول گچھوں کی طرح سے لٹکے رہتے ہیں اس درخت میں گول پھلیاں پیدا ہوتی ہیں اور وہ سلوتریوں کے کام میں آتی ہیں ان

جنگلوں بیل کا درخت بہی بکثرت ہے اور جنول کا درخت (اکیشیا عربیکا بہی) جس سے عمدہ گوند پیدا ہوتا ہے ان جنگلوں میں افراط سے موجود ہے۔ املتاس (کیسیا فسٹولا کے) خوبصورت درخت بہی ان جنگلوں میں موجود ہیں اس کے چمکتے ہوئے زرد ہوتے ہیں اور اس کی پہلیاں لٹکتی رہتی ہیں اور اون کا مغز تلیین پیدا کرتا ہے۔ دہارور سے روانہ ہوتے ہوئے جنگل کم ہوتا جاتا ہے اور ۶۵ ۳/۴ میل کے نشان سے ریل اننتاگیری کے پہاڑوں کے بیچ سے گذرتی ہے ۶۸ ۳/۴ میل کے نشان پر ریل کی سڑک سطح بحر کے مقابل ۲۰۰۷ فٹ اور واڑی کے سطح کے مقابل ۵۶۶ فٹ اور سکندرآباد کی سطح کی نسبت ۳۰۰ فٹ بلند ہے ریل کا یہ تمام حصہ چٹانوں کو کاٹکر اور پہاڑوں کے اوپر سے گذرتا ہے اور کئی جگہ سڑک میں موڑ بہی ہے۔

گنگاورم

اس کے بعد گنگاورم کا اسٹیشن آتا ہے جو واڑی سے ۶۹ ۱/۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اس اسٹیشن میں ناشتہ اور ٹھہرنے کے کمرے موجود ہیں اور عمدہ جہاڑوں اور پہولوں کے درختوں کے سبب سے یہ اسٹیشن بہت پر بہار معلوم ہوتا ہے یہاں اسٹیشن ماسٹر بہت خلیق ہیں اور اگر کسی مسافر کو کچھ پوچھنا ہو تو وہ بڑی توجہ سے بتاتے ہیں۔

اس اسٹیشن کے پاس عالیجناب نواب وقارالامرا بہادر اور نواب علی یاورالدولہ بہادر کی جاگیریں ہیں گنگاورم ایک چھوٹا سا گانوں ہے جس میں تقریباً پچاس جہونپڑے ہوں گے اس اسٹیشن کو آگے عالم پلی کا اسٹیشن کھٹے بختے عالم پلی ایک اور گانوں کا نام ہے جو گنگاورم سے بہت نزدیک ہے

عالم پلی میں ہر اتوار کو بازار بھرتا ہے۔ مگر ٹانڈور کے بازار کی بہ نسبت یہ بازار بہت چھوٹا ہوتا ہے یہاں سے مشرق رو یہ ایک میل کے فاصلہ پہ ایک بڑا گانوں ہے جس کا نام سیوارڈی پیٹھ ہے۔ یہ آس پاس کے گانوں کے منڈی ہے یہاں ہر ہفتہ کو بازار بھرتا ہے۔

اسٹیشن سے تین میل کے فاصلہ پر جنوب مغرب رو یہ انتاگیری کے پہاڑیوں کا سلسلہ واقع ہے اور اسٹیشن سے ان پہاڑیوں کی چوٹی تک گاڑی جانے کی سڑک بھی بنی ہے یہ چوٹی سکندرآباد کی بہ نسبت ... فٹ بلند ہے اور اس قابل ہے کہ گرمی میں وہاں جاکر رہئے۔ ان پہاڑوں کے اوپر چاروں طرف سبزہ ہے سبزہ دکھلائی دیتا ہے اور پہاڑوں کے دامن اور گھاٹیاں آج کل کے موسم میں ہرے بھرے دکھلائی دیتی ہیں لوگ کہتے ہیں کہ یہاں بہت بڑا گھنا جنگل تھا مگر گذشتہ بیس برس میں ریل وغیرہ بنانے کے لئے بہت سے درخت کاٹ ڈالے گئے برس کے بارہوں مہینوں میں یہاں شکار بافراط ملتا ہے کیونکہ یہاں کے جنگل میں ہرن۔ جنگلی مرغیاں۔ کبوتر۔ جنگلی بکری۔ خرگوش۔ تیتر۔ لوے۔ افراط سے ہیں۔ چیتے اور شیر بھی اکثر ملجاتے ہیں۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ رقبہ محفوظ ہے اور صرف وہی لوگ شکار کرسکتے ہیں جنہیں سرکار سے خاص پروانگی ملے۔ اعلیٰحضرت بندگانعالی دام ظلہ کے شکار کرنے کے لئے اس پہاڑ پر انگریزی وضع کا ایک مچان بھی بنا ہے ان پہاڑوں کے دامن میں جو زمین واقع ہے وہ مسطح و ہموار ہے اور طول میں تقریباً آٹھ یا نو میل اور عرض میں دو میل ہے اس پر کئی سڑکیں بنی ہوئی ہیں جن پر چلنے سے فرحت معلوم ہوتی ہے آگے یہ عالیجناب نواب وقار الامرا بہادر کے علاقہ میں تھا مگر جناب ممدوح نے یہ علاقہ

اعلیٰ حضرت بندگانعالی دام ظلہ العالی کی پیشگاہ میں نذر گزرانا
اب اس کی نگرانی کے لئے ایک یوروپین منتظم مقرر ہے یہ شخص وہاں
انگریزی وضع کے بنائے ہوئے ایک مکان میں رہتا ہے اوس بنگلہ
کے چاروں طرف اچھے درخت اور جھاڑیاں لگی ہیں یہ بنگلہ پہاڑ کی شرقی
حد کے اوپر بنا ہوا ہے۔ ان صاحب کا نام مسٹر راٹن ہے اور وہ بڑے
خلیق ہیں جب میں وہاں گیا تو مجھے اون سے بہت آرام ملا اونہیں
کے سبب سے وہاں سڑکیں سبزہ زار اور باغ ہرے ہرے نظر آتے
ہیں معلوم ہوتا ہے وہ فن باغبانی میں بہت ماہر اور جفاکش ہیں اونکے
لگائے ہوئے باغ میں بہت عمدہ جھاڑ اور میوے کے درخت اور پھول
اور انگریزی ترکاریاں موجود ہیں جو دیکھنے میں بہت خوشنما معلوم ہوتے
ہیں سکندرآباد کی بہ نسبت یہاں گرمی پندرہ درجہ کم ہوتی ہے اور یہ کچھ
زمین اچھی ہے اور میٹھا پانی بافراط سے موجود ہے اس سبب سے
مسٹر راٹن نے ان باغوں میں بہت اچھی رونق پیدا کی ہے بڑے افسوس
کی بات ہے کہ ایسا عمدہ مقام صرف ایک شکارگاہ قرار دیا گیا ہے اور
شکاریوں کے علاوہ اور بہت کم لوگ یہاں آتے ہیں۔ حالانکہ جگہ صحت بخش
ہے اس پہاڑ پر صرف ایک کنواں ہے جس کا قطر پچاس فٹ ہے اور
یہ کنواں ۱۰۰ فٹ سے زیادہ گہرا ہے سنا گیا ہے کہ اس کے بنانے میں
ایک لاکھ روپیہ سے بھی کچھ زائد رقم خرچ ہوئی ہے اس کنویں میں سے
وہی پرانی وضع پر پانی بھرا جاتا ہے اگر یہاں ہاتھ سے چلانے کا
اور دہری پچکاری کا پمپ لگایا جائے تو ضرور مفید ہوگا کیونکہ اوس سے
پانی بہت آسانی سے نکل سکے گا یہاں کے پہاڑوں سے چاروں طرف

نہایت ہی عمدہ سبز دکھائی دیتی ہے اور جنگل کی بہار تصویر اوتارنے کے
قابل ہے ریل ہی ہرے بھرے کھیتوں میں سے بڑی دور تک چلتی ہوئی
نظر آتی ہے۔ انہیں پہاڑوں کی گگروں میں سے کاگنا ندی اور موسی ندی
نکلی ہیں اور یہ دونوں ندیاں کرشنا ندی سے ملیتق ہیں مانجرا ندی بھی
جو دریائے گوداوری کے معاون ہے انہیں پہاڑوں سے نکلی ہوئی ہے
اننتاگیری کا مندر دکن کے مشہور مندروں میں سے وہاں ہر سال
دو مرتبہ یعنے جولائی اور نومبر میں جاترا ہوا کرتی ہے اور جاترے کے
دنوں میں پہاڑ کے دامن میں مٹھائی وغیرہ کی دوکانیں لگائی جاتی ہیں
جو جاترا جولائی میں ہوتی ہے۔ وہ زیادہ مشہور ہے کیونکہ وہاں کے
لوگ ایسا خیال کرتے ہیں کہ اوس موسم میں دریائے گنگا کا پانی پہاڑی
ندیوں میں آجاتا ہے۔
اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عقیدہ باطل ہے لیکن لوگ اس عقیدہ کو
وہاں بہت مانتے ہیں یہ مندر پہاڑ کی گھاٹی میں چٹانوں میں حجرہ درحجرہ
کاٹ کر بنایا گیا ہے اور اوس کے اوپر پتھروں کو کاٹ کر برآمدہ جیسا بنا
یا گیا ہے مندر کے باہر کے حجرہ اسی زمانہ کے بنے ہوئے معلوم ہوتے ہیں
کیونکہ وہ بہت خوبصورت نہیں بنے ہیں ان بیرونی حجروں میں چونے کاری
کی گئی ہے اور ان کی دیواروں میں مسلمانوں کی فتوحات کی علامتیں بھی
موجود ہیں اس مندر کے سامنے جو دو دیپ دان یعنے چراغ دان
ہیں اوسمیں بھی چونے اور پتھر کی ساخت ہے اور پیٹرم کی تراشی ہوئی
دیپ دان سے اون کو کچھ نسبت نہیں یہاں جین مذہب والوں کے
کچھ بت بھی موجود ہیں ان کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مندر بہت

پڑ آنا ہے جاترا کے دنوں میں قریب کے دہانوں سے بہت لوگ یہاں آتے ہیں اور ایک ہفتہ ٹھیر کر چلے جاتے ہیں پہاڑ پر چڑھنے کے پیشتر اونکے تئیں وہاں کے پاک جہیروں میں نہانا پڑتا ہے اس مندر میں جو بت رکھا ہے وہ دیکھنے میں مستطیل شکل کا کالا پتھر معلوم ہوتا ہے اور اوس پر سنکہ کی علامتیں معلوم ہوتے ہیں اوس بت کو سالگرام کہتے ہیں سالک رام وشنو کے صفات میں سے سمجھا جاتا ہے۔ وشنو کا دوسرا نام انتنا سوامی ہے اسی وجہ سے ان پہاڑوں کو انتناگیری کہتے ہیں یہ بت اکثر کرکے عالم پلی کے ایک مندر میں رکھا جاتا ہے عالم پلی ایک قصبہ کا نام ہے جو وہاں سے قریب واقع ہے لوگوں میں مشہور ہے کہ یہ بت خانہ انتنا سوامی کے کھنے سے ۵۰۰ برس آگے بنایا گیا تہا اور جاترا دنوں میں اسے لوگ پالکی میں سوار کرکے بڑی دہوم دہام اور باجے نقارہ سے بجاکر انتناگیری کے دیول کے چبوترے پر رکھتے ہیں۔

اس پہاڑ کے ایک غار میں حجرہ در حجرہ بنے ہیں اور اندرونی حجرہ میں مارکندی کی مورت پتھر کی تراشی ہوئی رکھی ہے مارکندی ہندوؤں میں ایک بڑا متبرک اور مقدس بزرگ گذرا ہے اور اوسی نے سالک رام کی مورت پائی تہی ہندو لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ مورت پانچہزار ۵۰۰۰ برس آگے اس بزرگ کے پاس آسمان سے آئی تہی یہ شخص انہیں غاروں میں سے ایک غار میں رہتا تہا اور اوس کے مرنے پر ہزاروں برس تک کسی شخص اس دیول کی اطلاع نہ تہی کیونکہ وہ جنگل اور ویران جگہ پر واقع تہا اس حجرہ میں اس قدر اندہیرا ہے کہ بغیر چراغ کے مورت نہیں دکھلائی دیتی اور اسی سبب سے جن معتقدین کو کچھ وہاں چڑہانا ہوتا ہے وہ ایک سوراخ میں کے

چڑہا دیتے ہیں وہاں کے لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ پانچسو برس
آگے یا جبکہ مسلمانوں نے پہلے پہل اس ملک کو فتح کیا تہا انہیں انتاگیری
پہاڑیوں کے پاس ایک سردار نے جس کا نام عالم شاہ تہا اپنا ڈیرہ نصب کیا
کچھ عرصہ کے بعد اوس نے دیکہا کہ اوس کی فوج کے گہوڑوں کو سال کے
بارہوں مہینے برابر ہری گہاس ملا کی تو اوسے تعجب ہوا اور اس بارے
میں اوس نے لوگوں سے پوچہا دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہاں ایک
قطعہ زمین میں برابر ہمیشہ ہری گہاس لگی رہتی ہے اور کتنا ہی اوس گہاس کو
کاٹو اوسی وقت پہر وہ اوگ آتی ہے یہ سنکر اوس شخص کو بہت تعجب ہوا اور
اوس نے اپنے محرر سے جو ہندو تہا اس بارہ میں دریافت کیا وہ شخص ہمیشہ
اس زمین کی تلاش میں رہا مگر اوسے سوائے چند میٹھے پانی کے شفاف
جہیروں کے اور کچھ نہیں دکھلائی دیا ایک روز اوس کے برہمن کارکن نے ایک
بڈہے آدمی کو خواب میں دیکھا اوس بڈہے نے کہا کہ میرا نام انتا سوامی ہے اور
پھر اوس شخص سے کہا کہ سالک رام کی مورت اس پہاڑ کے فلاں غار میں ہے
اوس کو عالم پلی میں لیجا کر رکھنا چاہیئے لیکن ہر سال دو مرتبہ وہ مورت پہر
اوسی غار میں ایک ایک ہفتہ کی مدت کے واسطے لیجانا چاہیے اور انہیں
دونوں ہفتوں میں وہاں پر جاترا بہی ہونی چاہیئے۔

دوسرے روز عالم شاہ کو اس خواب کا حال بیان کیا گیا لیکن اوسے
اس کا اعتبار نہ آیا لیکن وہ اپنے برہمن محرر کے ساتھ اوس غار میں گیا اور
تہوڑے ہی تلاش کے بعد اوہیں وہ غار اور سالگرام کی مورت ملگئی۔ اس کے بعد
عالم شاہ نے اوس پتھر کو عالم پلی بہجوا دیا اور وہ گانوں اوسی (عالم شاہ)
کے نام سے مشہور ہوگیا عالم شاہ نے اوس کے لئے ایک مندر بنانیکا حکم دیا اوسی

قریب ایک مسجد ہے لوگ کہتے ہیں کہ عالم شاہ وہیں دفن ہیں عالم بلی ہیں ہر سال ایک میلا ہوا کرتا ہے اور یہ مقام عالیجناب نواب وقارالامرا بہادر کی جاگیرات میں سے ہے۔

ایک اور روایت یہ ہے کہ یہ دیول ایک مسلمان بادشاہ کا نکالا ہوا ہے یہ بادشاہ اس پہاڑ کے دامن کے نیچے شکار میں مشغول تھا شکار کرتے ہوئے وہ اتفاقاً اون جھرو کے پاس پونچا جن کا اوپر ہم ذکر کر چکے ہیں اوس نے اون جھروں کا پانی پیا اور اون میں نہایا کیونکہ وہ گرمی اور شکار کے سبب سے خستہ ہو رہا تھا رات کو اوس نے ایک بڈھا برہمن خواب میں دیکھا اوس برہمن نے اون جھروں کا پانی ناپاک کرنے کے لئے اوسے ملامت کی اور اوسے یہ بتادیا کہ اس پہاڑ کے فلاں غار میں ایک بت ہے تو وہاں جا اور اوسکی پرستش کر اور اپنی خطا معاف کرو اور دوسرے روز جو ہیں وہ بادشاہ صبح کو جاگا وہ اوس دیول کی تلاش میں گیا اور جب اوسے اوس کا پتہ معلوم ہوا اوس اسنے اپنے رفقا سے کہکر چند برہمنوں کو بلایا اور اوس وقت سے لوگ اوس مقام کو بہت متبرک سمجھنے لگے گنگاورم سے روانہ ہوتے ہوئے موسلی ندی ملتی ہے جہاں موسلی ندی پر سے ریل گذرتی ہے وہاں پر پانچ در کا پل بنا ہے جس چڑھاؤ کا اوپر ذکر کیا گیا تھا یہاں سے اوس کا اوتار شروع ہوتا ہے اور یہاں سے گولہ گڈھ تک جو (۸۰) میل کے نشان پر واقع ہے جو زمین ملتی ہے وہ کسی قدر ہموار ہے اور اوس میں کاشتکاری بھی اچھی طرح ہوتی ہے۔

گولہ گڈھ

یہ مقام کچھ مشہور نہیں ہے چند ہی سال گذرے کہ نواب قوت جنگ بہادر کی درخواست پر یہاں اسٹیشن بنایا گیا۔

نواب صاحب موصوف اب قوت یاور الدولہ کے نام سے مشہور ہیں یہ صاحب حیدرآباد کے نہایت معزز اور نہایت قدیم اعزہ میں ہیں اور یہ مقام انہیں کی جاگیر ہے اسٹیشن کے پاس ہے انکا ایک مکان بنا ہوا ہے جس کے چاروں طرف بہت بڑا باغ بنایا گیا ہے اور اس میں نہایت عمدہ اور کمیاب میوے کے درخت بوئے ہوئے ہیں نواب صاحب موصوف کو یہ مقام بہت پسند ہے اور اکثر یہاں آتے جاتے رہتے ہیں۔ اور اب ریلوے کے ملازمین سے نہایت مہربانی اور دریادلی سے پیش آتے ہیں

شنکرپلی

اس کے بعد شنکر پلی کا اسٹیشن آتا ہے۔ یہ اسٹیشن واڑی سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر ہے یہاں مسافروں کے ٹھرنے کا کمرہ بنا ہے یہاں کے قرب وجوار کے گانوں میں السی بہت پیدا ہوتی ہے اور بیرونجات کو بھیجی جاتی ہے جن لوگوں کو کندی یا راجم بیٹھ کو جہاں سرکار عالی کے سررشتہ افزائش نسل چوپایہ کا اصطبل بنا ہے) وہ جانا ہو یہاں اوتر جاتے ہیں اور جن لوگوں کو بیدر جانا ہو ان لوگوں کو بھی اوترنا مناسب ہے اس مقام پر دو گانوں ہیں ایک کا نام فتحپور ہے دوسرے کا نام شنکر پلی۔ آگے یہ اسٹیشن فتحپور ہی کے نام سے مشہور تھا۔

کندی شنکر پلی کے شمال میں واقع ہے اور ان دونوں گانوں میں دس میل کا فاصلہ ہے۔ مگر یہاں سے وہاں تک اچھی سڑک بنی ہوئی ہے کندی سررشتہ آبپاشی اور مہتمم تعمیرات ضلع کا مستقر ہے کندی میں سافر بنگلہ بھی بنا ہے اور وہاں ہندوؤں کا ایک بڑا دیول ہے جہاں ہر سال میلا ہوا کرتا ہے اور اوس میلہ میں بہت سے جاترے لوگ جایا کرتے ہیں اور ضلع کے تمام حکام کے موجود ہونے سے بڑی رونق ہوتی ہے۔

یہاں خرگوش - تیتر - لوے - اور کبھی کبھی ایک قسم کے فیل مرغ کا شکار قریب جوار کے جنگل میں ملجاتا ہے اور تالابوں میں بط اور رچھا کا شکار ملتا ہے کندی کے شمال مغرب کی جانب پانچ میل کے فاصلہ پر راجم پیٹھ کا وہ موشی خانہ ہے جو سررشتہ افزایش نسل چوپایہ کے ماتحت - عالیجناب نواب سالار جنگ بہادر اول مرحوم نے ۱۸۷۷ء میں یہاں قایم کیا تھا اور اس سررشتہ کو علی بن عبد اللہ کے محوّل کیا اس مقام پر ایک مربع احاطہ میں چار طرف چار بڑے بڑے اصطبل بنے ہوئے ہیں اور بیچ میں بہت بڑا صحن ہے جس میں بچھڑے چھوڑ دے جاتے ہیں یہاں بہت عمدہ ذات کے نر اور مادہ گھوڑے ہیں بارہ تیرہ بچھڑے ہیں اور انگلستان کے تھوڑے موشی اور مرغیاں وغیرہ اور اس کا خرچ بیس ہزار روپیہ سالانہ ہے اس سررشتہ کے مہتمم صاحب کا بنگلہ ایک باغ میں بنا ہے اور اس باغ میں بہت عمدہ جھاڑ اور پھول کے درخت لگے ہیں۔

یہاں سے تھوڑی دور پر سنگاریڈی پیٹھ کی بستی واقع ہے اوس کے چاروں طرف بہت اونچی فصیل بنی ہے اور فصیل بھر میں برج بنے ہوئے ہیں اس بستی میں ہزار گھر ہوں گے اور اوس کی آبادی سات ہزار ہے یہ

ضلع میدک کا منتفر ہے اور تعلقدار اور مددگار عدالت اور اور عہدہ دار
یہاں رہتے ہیں کچہریاں اور عدالتیں قلعہ کے اندر ہیں اور جیل خانہ مددگار
عدالت کے زیر نگرانی ہے اس جیل خانہ میں صفائی اور انتظام نہایت عمدہ
ہے سابق کے مددگار عدالت حسن یاور خاں نے اس قید خانہ میں شطرنجی
اور پارچہ بافی کا کام جاری کیا اور جو شطرنجیاں اور پردے لوٹل اور
کپڑا اس قید خانہ میں بنا جاتا ہے وہ اچھا ہوتا ہے اور قیدیوں کے
پہننے کا کپڑا بھی قیدی لوگ بناتے ہیں اور یہی سبب ہے کہ اس قید خانہ کا
خرچ کسی قدر انہیں کی آمدنی سے وصول ہوجاتا ہے ۔

لوگ کہتے ہیں اس شہر کو ڈیڑھ سو برس آگے ایک ہندو راجہ نے
جس کا نام سدا رشیو راوی تہا بنایا اوس کے ایک لڑکے کا نام جسے وہ بہت
چاہتا تہا سنگاریڈی تہا اوسی کے نام سے یہ شہر آباد کیا گیا لوگ کہتے ہیں کہ اس
راجہ نے نواب نظام علی خاں بہادر مرحوم کے بہائی سے سازش کر کے
کئی دفعہ چاہا کہ نظام علی خاں کو گدی سے اوتار دوں اور اون کے
بہائی کو گدی پر بٹہا دوں لیکن کامیاب نہیں ہوا اور جب نظام علی خاں
مرحوم کو یہ خبر ہوئی تو اونہوں نے سنگاریڈی پیٹ کو فوج بہیجدی چند روز
کے محاصرہ کے بعد راجہ بیدر کو بہاگ گیا مگر وہاں پکڑا گیا جب وہ حیدرآباد
میں پکڑا آیا تو حبشیوں کے حوالہ کیا گیا تاکہ اوسے عذاب دیکر مار ڈالیں
اور سنگاریڈی پیٹھ بہی ضبط کر لیا گیا ۔

حیدرآباد سے بیدر کو جانیکا راستہ کندی کے گانوں سے
ہوکر گذرتا ہے بیدر کندی سے شمال مغرب میں واقع ہے اور ان دونوں
مقاموں میں ۴۵ میل کا فاصلہ ہے بیدر اونچی سطح زمین پر واقع ہے وہاں

آب وہوا اچھی ہے اور سطح بحر کے بہ نسبت ۲۳۰۰ فٹ بلند ہے آگے یہ سلاطین بہمنیہ کا دار السلطنت تہا سنہ ۱۶۵۶ء میں اورنگ زیب کی فوج نے اس کا محاصرہ کیا اور ایک مہینے کی کشت وخون کے بعد اسے فتح کیا اس شہر کی بنا سنہ ۱۴۲۱ء میں ہوئی ہے اس کے قلعہ کی فصیل کا تمام طول تین میل ہے اور وہ بلندی ۱۲ گز ہے اوس کے گرد تین خندق تھے جن کا عرض ۲۵ گز تہا اور عمیق ۱۵ گز اس شہر کے متعلق جو حالات معلوم ہوئے ہیں اوس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک زمانہ میں یہ بہت بڑا شہر تہا اس شہر کے متعلق ایک شخص نے یہ حالات لکھے ہیں۔ چند ہی روز کے عرصہ میں گلبرگہ کے شمال میں ایک نیا شہر بنگیا جو نہ فقط ہندوستان کے بلکہ دنیا بہر کے خوبصورت شہروں میں سمجھا جاتا ہے سیکڑوں برس تک بیدر کی بڑی مسجد اپنی عظمت کے سبب سے اور موتی مسجد جس کی دیواروں میں نگینہ اور صدف کے ٹکڑے لگے ہوئے تھے مشہور تھے اور ہندوستان کے سیاح ان مسجدوں کو دیکھکے اس ملک کی دولت اور زرخیزی کی بڑی تعریف کیا کرتے تھے۔

سلاطین بیدر کے بنائے ہوئے مکانات مسجدیں باغ اور حمام اب اوجاڑ ہوگئے ہیں۔ مگر اب اون کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ شہر بلحاظ وسعت ورونق وآبادی بہت ہی بڑا تہا۔ سب سے زیادہ مشہور عمارت وہ مدرسہ ہے جو محمد شاہ کے وزیر محمود گاوان نے بنایا تہا۔ اس عمارت کا بہت بڑا حصہ اورنگ زیب نے فتح کے بعد بارود کے اوڑنے سے گرگیا لیکن اب بہی جس قدر باقی ہے اوس کے دیکھنے سے اوس کی عظمت وشان معلوم ہو جاتی ہے اوس کی بیرونی دیواریں اور بعض حجرہ ابہی موجود ہیں اور ایک مینارہ بہی ابہی بحال ہے یہ مینارہ سو فٹ سے زیادہ بلند ہے اور اوس کے اوپر سبز اور زرد زمین میں

سفید حرفوں میں قرآن مجید کی آیتیں لکھی تھیں اس کے حروف لمبان میں تین فٹ سے بھی زائد ہیں اور ان کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمارت بڑی شان دار ہوگی سلاطین بہمنیہ اور سلاطین بریدشاہی کی یادگاروں میں سے یہ مقام ایک عمدہ یادگار ہے اور ان چیزوں کے دیکھنے سے تمام سیاحوں کو بڑا لطف حاصل ہوتا ہے۔ مسٹر رچرڈ ٹمپل بہادر سنہ ۱۸۶۱ء میں بیدر شریف لے گئے تھے اونہوں نے اس شہر کی بارے میں حسب ذیل لکھا ہے۔ اس قلعہ کے برجوں پر معلوم ہوتا ہے رنگ کیا ہوا تھا مگر وہ رنگ پرانے ہوجانے کے سبب سے مدہم ہوگیا ہے یہ برج سرخ پتھر کے بنے ہوئے ہیں وہاں کے پہاڑ اسی پتھر کے ہیں یہاں کے مسجد کی ساخت سے عظمت اور شاہیت مترشح ہوتی ہے اور یہ بات مغلوں کی بنائی ہوئی مسجدوں میں نہیں پائی جاتی مغلوں کے زمانہ میں جو مسجدیں بنی ہیں اون میں صفائی اور خوبصورتی زیادہ ہے۔ یہاں کی عمارات میں مدرسہ کی عمارت نہایت خوبصورت ہے اس کے باہر کی طرف دیواروں میں رنگین روغن دیا ہوا ہے اور اس میں بیل بوٹے بنے ہوئے ہیں اب وہ روغن باقی نہیں ہے تاہم اب بھی اس قدر موجود ہے کہ دیکھنے سے طبیعت خوش ہوتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان کے قدیم عمارتوں میں سے جو اس وقت موجود ہیں یہ عمارت نہایت ہی عمدہ اور بے مثل ہے۔ بیدر کے آٹھ دروازے ہیں اون میں سے چار دروازے بند کردیے گئے ہیں۔ فتح دروازہ میں ایک کتبہ لگا ہوا ہے جس پر فارسی میں لکھا ہوا ہے اسے بیدر کے صوبہ دار نے سنہ ۱۶۷۱ء میں بنایا۔ شاہ گنج کا دروازہ سنہ ۱۶۹۱ء میں بنایا گیا تھا۔ تل گھاٹ دروازہ سنہ ۱۶۷۱ء میں اور شرزہ یعنی شیر دروازہ جس کے پتھر کے ستونوں میں پتھر کو تراش کے شیر کی صورتیں بنائی گئی ہیں سنہ ۱۶۸۲ء

میں بنایا گیا تھا۔ اس شہر کی قلعہ بندی نہایت استحکام کے ساتھ کی گئی ہے اور یہی سبب ہے کہ وہ ابھی تک اچھی طرح موجود ہے شہر اور قلعہ کی دیواریں جن میں سپاہیوں کی حفاظت کے لئے منڈیر بنی ہے اونہیں دیکھنے سے حیرت پیدا ہوتی ہے۔ برجوں پر جو تعداد میں بکثرت ہیں بڑی بڑی توپیں رکھی ہیں یہہ توپیں آسمانی رنگ کی دھاتی بنی ہوئی ہیں اور بہت چکنی ہیں۔ بعض توپوں پر بنانے والے کا نام کھدا ہوا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ اس توپ میں اس قدر باروت ڈالی جاتی ہے قلعہ کی تمام منہدم مکانات قابل دیکھنے کے ہیں رنگ محل سلاطین بیدر کے رہنے کا مکان تہا اوس کو رنگ محل اس لئے کہتے تہے کہ اس کی بعض چھتوں میں رنگین کھپریل لگی ہوئی ہتی اس محل کے بعض حجروں کی جگہ پر آگے ہندوؤں کا ایک دیول تہا قلعہ کے اوپر دار الضرب اور حمام مطبخ خانہ غلہ کا انبار خانہ اور کئی باروت خانہ کے کھنڈل ابھی تک موجود ہیں یہاں ایک کنواں ڈیڑہ سو فٹ گہرا ہے ایک اور قابل دید عمارت موتی مسجد ہے جس کا کھنڈل ایک قدیم محلسرائے کے کھنڈل کے پاس ہے اپنے زمانہ میں یہ مسجد نہایت ہی خوبصورت ہوگی بیدر سے شمال مشرق کے طرف پانچ میل کے فاصلہ پر اون سلاطین بہمنیہ کے مقبرہ ہیں جو بیدر میں جان بحق تسلیم ہوئے۔ مغربی دروازہ کے پاس علی برید شاہ کا مقبرہ ہے جو وہاں کے مقبروں میں سب سے زیادہ عمدہ ہے یہ بہت اونچا ہے اور اوس میں اندر کی طرف بہت اچھی گلکاری کی ہوئی ہے یہاں دس مقبرہ ہیں علی برید شاہ کے مقبرہ کے سوائے باقی سب مقبرہ گول کنڈہ کے مقبروں کی طرح مستطیل چبوتروں پر بنے ہوئے ہیں اون مقبروں پر بڑے بڑے گنبد ہیں احمد شاہ کا گنبد سب سے بڑا ہے یہ وہی بادشاہ ہے جس نے

۱۴۳۲ء میں اپنا دار السلطنت گلبرگہ سے بیدر کو منتقل کیا یہ مقبرہ خود اوسی کا بنایا ہوا ہے اور اس مقبرہ پر فارسی ایک شعر لکھا ہے ۔ بیدر بیدری کام کے لئے بہت مشہور ہے یہ برتن مرکب دہات کے بنے ہوئے ہوتے ہیں ۔ جن میں تانبا ۔ سیسا ۔ قلعی اور جست شریک ہوتا ہے اس سے نہایت خوبصورت گلکاری کئے ہوئے برتن اور اور چیزیں بنائی جاتی ہیں ان میں چاندی کے نقش کئے ہوتے ہیں بعض بیدری برتن پر سونے کا کام بھی ہوتا ہے اکثر ڈبے کٹورے ۔ حقے ۔ تہالیاں وغیرہ بنائی جاتی ہیں لوگوں نے اس قسم کے بہت سے برتن انگلستان کو بھیجے ہیں اور ۱۸۷۵ء میں جبکہ عالیجناب پرنس آف ویلز دام اقبالہ ہندوستان میں تشریف لائے تھے بیدری کام کی بہت سی چیزیں تحفہ کے طور پر اونہیں نذر دیگئیں

ننگم پلی

پھر ننگم پلی کا اسٹیشن آتا ہے یہ واڑی سے ایکسو میل کے فاصلہ پر ہے یہاں ٹہرنے کا کمرہ بنا ہوا ہے اور آس پاس کے جنگل میں خرگوش اور تیتر کا شکار ملتا ہے اور تالابوں میں بط اور چہا بکثرت ملتی ہیں ۔ ننگم پلی کے شمال مغرب کی جانب پانچ میل کے فاصلہ پر پٹن چرو واقع ہے حیدرآباد سے جو سڑک اورنگ آباد کے جانے کے لئے بنی ہے وہ پٹن چرو سے ہو کر جاتی ہے یہ سب اچھا اور صحت بخش مقام ہے یہاں بڑے بڑے پرانے درخت چاروں طرف دکھائی دیتے ہیں یہ گاؤں کچھ ایسا چھوٹا سا گاؤں نہیں ہے مسافروں کے لیے یہاں مسافر بنگلہ بنا ہے اسپتال بھی ہے اور جناب سید سراج الحسن صاحب یعنے صوبہ دار

کے نہایت خلیق اور ہردل عزیز اور مہمان نواز صوبہ صاحب کا مستقر بھی یہی مقام ہے۔ صوبہ صاحب کے بنگلہ میں ایک باغ لگا ہوا ہے۔ جس میں میوے درخت اور خوبصورت جھاڑیاں اور پھول کے درخت افراط سے موجود ہیں یہ بنگلہ سابق میں عالیجناب نواب سالارجنگ بہادر مرحوم کی املاک میں سے تھا۔

لوگ کہتے ہیں کہ چند صدیوں پیشتر پٹن چرو بہت بڑا شہر تھا اگل نون میں تیل۔ ہاتھی اور سیوا کی سنگین تصویریں زمین میں گڑی ہوئی موجود ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سابق میں یہاں ہندوؤں کا بڑا شہر تھا۔ جین مذہب کی مورتیں پتھر کی بڑی بڑی تراشے ہوئیں یہاں موجود ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مقام قدیم سے آباد تھا صوبہ صاحب کے بنگلہ کے تھوڑے ہی فاصلہ پر ایک پتھر زمین میں گڑھا ہوا کھڑا ہے اور اوس میں قدیم کنڑی زبان میں کچھ عبارت کندہ ہے یہاں ایک مسلمان بزرگ کا مزار بھی ہے لوگ کہتے ہیں کہ ایک ہندو راجہ سے اور اون بزرگ سے کچھ مذہبی تکرار ہوئی راجہ نے اون کو مروا ڈالا اور لوگوں کا عقیدہ ہے کہ انہیں بزرگ کی بددعا سے راجہ کی ریاست برباد ہوگئی اور جین مذہب کا فروغ ہوا۔ لوگ کہتے ہیں کہ پٹن چرو کے اون مقامات میں جو بلندی پر واقع ہیں زمین کے نیچے قدیم زمانے کے بہت سے مندر اور بتخانہ موجود ہیں آثار قدیم کے تلاش کرنیوالوں کو یہاں کھنڈرات کے کھودنے کا اچھا موقع ہے اگر ایسا کیا جائے تو غالباً اس بستی کے متعلق بعض حالات اچھی طرح معلوم ہونگے یہاں اپنی فصل میں بط اور چپا کا شکار بکثرت ملتا ہے

لنگم پلی سے روانہ ہونے ہوئے چاروں طرف ویرانہ اور پہاڑ دکھلائی دینے شروع ہوتے ہیں اور ریل چھوٹے چھوٹے اور بڑے بڑے پتھروں کے ٹیلوں میں سے گذرتی شروع ہوتی ہے یہ پتھر تلے اوپر عجیب طور سے رکھے ہوئے نظر آتے ہیں یہ کیفیت حسین ساگر کے جنکشن تک اجو واڑی سے ۱۱۱ ۱/۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے نظر آتی ہے اس قطعہ زمین کو دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا ایک سخت طوفان سے یہاں کی مٹی بہہ گئی ہے اور پتھر رہ گئے ہیں۔ حیدر آباد کا شہر انہیں پتھروں اور جنگل کے حدود سے گھرا ہوا ہے اور یہی سبب ہے کہ غنیم کو یہاں رسد وغیرہ بہم پہونچانے میں بہت وقت ہوتی ہے اور اسی وجہ سے مرہٹے باوجودیکہ کئی مرتبہ وہ اس شہر پر حملہ آور ہوئے مگر کبھی کامیاب نہوئے

حسین ساگر کا تالاب

اس تالاب کا گھیر (۱۱) میل ہے ریل کی سڑک اس کے کنارے پر سے گذرتی ہے اس تالاب کے ایک کنارے پر ریل کی سڑک کے مقابل بند بنا ہوا ہے جس کے اوپر ایک سڑک بنی ہوئی ہے اس سڑک پر سے شہر اور چادر گھاٹ سے سکندر آباد جانے کا راستہ ہے کہتے ہیں کہ اس تالاب کا بند (کتا) ابراہیم قطب شاہ نے سولہویں صدی میں بنایا تھا۔ اس تالاب میں موسیٰ ندی کے ایک نالے سے پانی آتا ہے یہ نالہ ۳۶ میل لمبا ہے اس تالاب میں حیدر آباد کلب کے کئی کشتیاں (بادی اور کھینے کی) پڑی ہوئی ہیں اور لیڈی میڈ کے نام کا ایک چھوٹا سا دخانی جہاز بھی ہے یہ جہاز عالیجناب نواب شمس الامرا بہادر مرحوم

نے لشکر کے فوجی عہدہ داروں کو دے ڈالا تھا اور اب وہ سرچرڈ ما میڈ سابق کے رزیڈنٹ بہادر کی بی بی کے نام سے نامزد ہے اس تالاب کے نیچے کی طرف دھوبی کپڑے دھوتے ہیں اور کچھ کاشتکاری بھی ہوتی ہے اسی طرف کپڑا اسپنے کی کل برف کی کل اور منگلور کی کھپریل دکویلوا بنانیکا کارخانہ ہے۔

اس تالاب سے شہر اور بیرون بلدہ اور کوٹھی کے علاقہ میں نلوں کے ذریعے پانی پہونچایا جاتا ہے۔ پانی دمکل کے ریمپنگ انجن کے ذریعہ سے کھنچکر اور مخزنوں اور حوضوں میں سے چھنکر اور صاف ہوکر آتا ہے یہ مخزن اور حوض انیارخانہ سررشتہ تعمیرات سرکار عالی کے پاس علمی اصول پر بنائے گئے ہیں تالاب کے پاس ہی سکندرآباد کی سڑک پر شاہپور واڑی واقع ہے یہہ کوٹھی شاہپورجی ایڈل جی چینائی نے بنوائی ہے اور وہ اس کوٹھی کو رفاہ عام کے اغراض سے عاریت دینے میں کبھی دریغ نہیں کرتے یہاں پر ریل کی دو شاخیں ہوجاتی ہیں ایک شاخ بلدہ کو جاتی ہے اور دوسری شاخ سکندرآباد کے لشکرگاہ کو ان دونوں شاخوں میں بہی دچند سو گز کی) ایک چھوٹی سی آہنی سڑک بنی ہے اسی سبب سے اسجگہ پر ایک چھوٹا سا قطعہ مثلث کی شکل کا تینوں طرف سے ریلوں سے گھرا ہے یوں تو معمول یہ ہے کہ جو گاڑی واڑی سے آتی ہے وہ پہلے بلدہ کو جاتی ہے کیونکہ وہاں کے اسٹیشن پر تجارتی سامان کے درآمد و برآمد بکثرت ہوتی ہے اور پھر بلدہ سے لشکر کو جاتی ہے مگر اگر ضرورت آپڑے تو یہ بھی ممکن ہے کہ واڑی کی گاڑی سیدہی لشکر کو چلی جائے۔ تالاب کے جنوبی

کنارے پر اعلیٰ حضرت بندگانعالی دام ظلہ العالی کا نیا مکان تیار ہوا ہے یہ بہت بڑا وسیع مکان ہے۔ اور اوس کے چاروں طرف فصیل بنی ہوئی ہے۔

حیدرآباد

پھر حیدرآباد کا اسٹیشن آتا ہے یہ اسٹیشن واڑی سے (۱۱۵) میل کے فاصلہ پر ہے یہ اسٹیشن بہت بڑا ہے اور شاندار بنا ہے اسکی بناوٹ مشرقی وضع کی ہے مگر یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ اسٹیشن ہر نوع سے بیموقع ہے اول یہ کہ تجارت اور خرید و فروخت کا کوئی مستقر اسٹیشن کے قریب نہیں ہے دوسرے یہ کہ اسٹیشن سے شہر تک دو میل کا فاصلہ ہے۔ اسٹیشن پر بہت عمدہ اور خوبصورت جھاڑ اور پھول کے درخت لگے ہیں یہاں کے اسٹیشن ماسٹر کا نام مسٹر شا ہے یہ صاحب ہر ایک سے بڑے اخلاق سے پیش آتے ہیں۔ اسٹیشن سے (۱۰) منٹ کی راہ پر مسافر بنگلہ بنا ہے۔ اور اسٹیشن کے پاس ہے۔ ویسی مسافروں کے لئے سرای بنی ہے اسٹیشن کے پاس ہے کالی پہاڑی اور سرخ پہاڑیاں واقع ہیں کالی پہاڑی کو قطب شاہوں کے زمانہ میں نوبت پہاڑ کہتے تھے اور اوس کے اوپر چڑھ کے دیکھنے سے چاروں طرف کی عمدہ سیر نظر آتی ہے اور سرخ پہاڑیوں پر سے روسا اور بڑے بڑے حکام کی توپوں کی سلامی چھوڑی جاتی ہے باغ عامہ اور نیز چادر گھاٹ (یعنے بیرون بلدہ) کی آبادی اسٹیشن کے نزدیک ہی واقع ہے جنوبی ہندوستان بھر میں یہاں کا باغ عامہ سب سے عمدہ اور خوش وضع باغ سمجھا جاتا ہے اور یہ باغ عالیجناب

نواب سر سالار جنگ بہادر اول مرحوم کا بنوایا ہوا ہے اس کے گرد بڑی اونچی اور خوبصورت دیوار بنی ہوئی ہے اور اس میں بہت عمدہ اور اونچے دو پھاٹک ہیں یہ دونوں پھاٹک نارمنڈی کی عمارت کے وضع کی بنی ہوئی ہیں اس باغ میں علاوہ بہت سے خوبصورت اور کمیاب جھاڑوں اور پھولوں کے لان ٹینس کھیلنے کا میدان بینڈ باجے کا چبوترہ اور دارالحیوانات بھی بنا ہوا ہے بینڈ باجا ہفتہ میں دو دفعہ بجتا ہے اس باغ میں عمدہ عمدہ روشین اور سڑکیں بنی ہوئی ہیں اور بہت لوگ بلا خصوصیت قومی یہاں سیر کو آتے ہیں باغ کے وسط میں لوہے کا ایک بنگلہ بنا ہوا ہے اور اس لوہے کے بنگلے کے دونوں طرف چھوٹے چھوٹے تالاب بنے ہیں جن میں مچھلیاں بکثرت موجود ہیں اس باغ کے مہتمم کا نام مسٹر کارسن ہے یہ بڑے ہر دل عزیز اور بہت ذی اخلاق ہیں لوگوں سے بڑی توجہ سے پیش آتے ہیں یہاں عمدہ ترکاریاں اور پھول ہر وقت بافراط مل سکتے ہیں۔

بیرون بلدہ (یعنے چادرگھاٹ) کی آبادی اسٹیشن کے پاس ہی سے شروع ہوجاتی ہے یہ مقام گذشتہ ۴۵ سال میں آباد ہوا چادرگھاٹ کا نام اوس گھاٹ یا بند کے نام سے مشہور ہے جو کوٹھی کی پشت پر موسی ندی میں پانی کے روکنے کے لئے پتھر اور چونے کا بنایا گیا ہے اور جب ندی میں پانی زیادہ آتا ہے تو اوس بند (گھاٹ) پر سے پانی کی چادر گرتی ہوئی دکھائی دیتی ہے سرکار عالی کی یورپین یوریشین اور دیسی عہدہ داروں کے مکانات اور بنگلے بیرون بلدہ یعنے چادرگھاٹ ہیں واقع ہیں ان میں سے بعضوں کے مکانات بڑے عالیشان ہیں اور

اس مقام پر کئی گرجی مدرسے اور انجمن واقع ہیں -

سینٹ جارج کا گرجا بہت خوش وضع بنا ہوا ہے اس میں ۳۰۰ سو آدمی بیٹھ سکتے ہیں یہ ۱۸۶۵ء میں چندہ سے بنایا گیا تھا اور اوس زمانہ کے صاحب عالیشان یعنے سرجارج یول صاحب بہادر نے خود چندہ میں شریک ہوکر اسکی اعانت کی حال کے پادری صاحب کا نام فٹزہربرٹ رک صاحب ہے ۔ یہ صاحب مدت سے اس گرجے میں ہیں - گرجے کے پاس ہی عیسائیوں کا ایک چھوٹا سا قبرستان ہے مگر اب اوس میں کوئی نہیں دفن کیا جاتا - اس میں چادرگھاٹ کے بعض قدیم باشندوں کی قبریں موجود ہیں منجملہ اور قبروں کے ولیم پامر صاحب کی بھی قبر ہے یہ اپنے زمانہ میں پامر بادشاہ کے نام سے مشہور تھے یہ وہی صاحب ہیں جنھوں نے اوس زمانہ میں یہاں ایک بینک قایم کیا تھا اون کی قبر پر عجیب مضمون کا کتبہ لگا ہوا ہے ہم اوس کو ناظرین کے ملاحظہ کے لئے من اولہ الی آخرہ پیش کرتے ہیں اس مزار میں ولیم پامر صاحب دفن ہیں جنھوں نے ۲۰ر نومبر ۱۸۶۷ء میں ۷۸ برس کی عمر میں انتقال کیا وہ تقریباً ۷۰ برس حیدرآباد میں رہے اون کی شہرت سے سب واقف تھے اور اونکی یادگار کے لئے کسی چیز کی ضرورت نہیں لیکن اون کی یہ بہت خواہش تھی کہ اون کی بی بی ہسٹر پامر نے جو اچھا سلوک اون سے کیا اوسکی یادگار صفحۂ روزگار پر باقی رہے اسی غرض سے اونھوں نے اپنے بستر مرگ پر بہت تاکید سے اس بارہ میں وصیت کی اور کہا میری قبر کے کتبہ پر حسب ذیل عبارت منقوش کی جائے -

عمر کے آخری بیس برس تک مسماۃ مذکورہ نے میرا بہت ساتھ دیا جالانکہ

اس آخری بیس سال میں میں بہت پریشان حال اور مفلوک تھا تاہم میری علالت کے زمانہ میں جو عرصہ دراز تک رہی وہ میری تشفی اور تیمارداری میں مصروف رہی اور حالانکہ میں بالکل مفلس تھا مگر اوس نے اپنی ذاتی جائداد خرچ کرکے مجھے بہت آرام سے رکھا اور اپنے پوتوں کی تعلیم میں بھی اپنا ذاتی روپیہ خرچ کیا حالانکہ وہ اوس کے بطن سے نہ تھے اور ابھی تک اونکی تربیت میں وہ اوسی طرح مصروف ہیں جیسے کہ کوئی اپنے پیٹ کے بچوں کی تربیت میں مصروف ہوتا ہے۔ خداوند عالم اوس پر اور اونکے پوتوں پر اور ہم سب پر رحم کرے۔

فرقہ رومن کیتھولک کا گرجہ دو منزلہ ہے یہہ بہت اونچے مقام پر بنا ہوا ہے اور اوس پر سے بڑی دور تک کی سیر نظر آتی ہے یہ رومن کیتھولک کے مشن کا صدر مقام ہے۔ پادری ڈاکٹر کیرولی صاحب اس مشن کے بشپ اور پیشوا ہیں اس گرجے کے متعلق ایک مدرسہ ہے اور پادری صاحب ممدوح باعانت چند اور پادریوں کے گرجے اور مدرسہ کا کام چلاتے ہیں علاوہ ان دو گرجوں کے چند اور بھی چھوٹے چھوٹے گرجے ہیں۔

اسٹیشن سے مشرق کی جانب ۱½ میل کے فاصلہ پر رزیڈنسی یعنے جناب صاحب عالیشان بہادر کی کوٹھی واقع ہے حال کے رزیڈنٹ آنریبل لفٹنٹ کرنل ڈی ایچ کیز اسکوئر۔ یہہ کوٹھی ایک بڑی وسیع رقبہ میں بنی ہوئی ہے اور اوس میں بڑے سایہ دار درخت اور باغ اور روشنیں بنی ہوئی ہیں اور وہ سنہ ۱۸۰۶ء میں بنائی گئی تھی اس کوٹھی کے ملاقات اور بیٹھنے کے کمروں میں نہایت عمدہ آرائش کے سامان مثل کرسی۔ کوچ۔ آئینے

وغیرہ موجود ہیں۔ اور اس سامان کے متعلق ایک عجیب بات یہ ہے کہ سابق میں یہ سب سامان انگلستان کے مشہور پادشاہ جارج چہارم کا تھا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی نے یہ سامان شاہ ممدوح سے جس وقت کہ وہ بھی تخت نشین نہیں ہوئے تھے خرید کرکے اس کوٹھی میں رکھنے کے لئے یہاں بھیج دیا۔ اس کے پھاٹک پر اب قلعہ بندی ہوئی ہے اور برجوں پر توپیں چڑھائی ہوئی ہیں۔

بشیر باغ عالیجناب نواب سر آسمان جاہ بہادر کا باغ ہے یہ سکندر آباد کی سڑک پر اور حسین ساگر کے تالاب کے پاس واقع ہے اس میں ایک کوٹھی بنی ہوئی ہے اس کوٹھی میں نہایت عمدہ عمدہ سامان موجود ہیں اس میں ایک تھیٹر بھی بنا ہے جس زمانہ میں کہ شاہزادہ عالیجناب والا تبار ڈیوک آف کناٹ اور علیا مکرمہ ڈچز آف کناٹ اور عالیجناب پرنس البرٹ وکٹر بلدہ میں تشریف فرما ہوئے تھے تو اوسی باغ میں فروکش ہوئے اس باغ کے پھاٹک پر پہونچتے ہی نہایت عمدہ باغ اور روشونیں نظر پڑتی ہے۔

صاحب عالیشان بہادر کی کوٹھی سے جنوب مشرق کی جانب ایک میل کے فاصلہ سے موسی ندی کے داہنے کنارے پر حیدرآباد کا شہر واقع ہے اس ندی پر شہر میں جانے کے لیے چار پل بنے ہوئے ہیں۔ پہلا پل الفنسٹن برج چادر گھاٹ کا پل کہلاتا ہے یہ کرنیل الفنسٹ صاحب مرحوم کے نام سے مشہور ہے سنہ ۱۸۳۱ء میں نواب ناصر الدولہ بہادر مرحوم و مغفور کے عہد میں کرنل صاحب ممدوح کی نگرانی میں یہ پل بنایا گیا تھا۔ دوسرا پل افضل برج (نیا پل) کہلاتا ہے یہ پل عالیجناب نواب سر سالار جنگ بہادر

اول مرحوم کے حکم سے نواب افضل الدولہ بہادر مرحوم کے
عہد میں بنایا گیا تھا - تیسرا پل جو پرانا پل کہلاتا ہے ۱۵۹۳ء میں
محمد قلی قطب شاہ نے بنایا تھا - چوتھا مسلم پل -

حیدر آباد ایسا مشہور ہے کہ اس کے بیان کرنے کی کچھ ضرورت
نہیں - ہاں اتنا لکھنا ضرور ہے کہ اس شہر کو ۱۵۸۹ء میں محمد قلی قطب شاہ
نے جو خاندان قطب شاہیہ کا چوتھا بادشاہ تھا آباد کیا اس بادشاہ کا
دارالسلطنت گول کنڈہ تھا - حیدر آباد میں بہت سی قدیم اور قابل یادگار
عمارتیں موجود ہیں اون میں سے بعضوں کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے -

ملازمان اعلیٰ حضرت بندگان عالی دام ظلہ العالی کے
رہنے کے دو محل سرائیں بہت مشہور ہیں ایک کا نام پرانی حویلی ہے -
دوسرے کا نام چو محلہ - ان دونوں ڈیوڑیوں میں نہایت عالیشان
مکانات بنے ہوئے ہیں دونوں مکانوں میں چاروں طرف بڑی بڑی
اونچی دیواریں بنی ہیں سب مکانات شاہانہ آرائش سے آراستہ ہیں
آرائش کی چیزوں میں زیادہ تر زرد رنگ دکھلائی دیتا ہے اور زرد رنگ
یہاں کی شاہی علامت ہے اعلیٰ حضرت ممدوح انگریزی سمجھتے ہیں اور انگریزی
میں گفتگو بھی کرسکتے ہیں اور جس کمرہ میں باریابی ہوتی ہے وہ نہایت ہی
خوب طور سے سجا ہوا ہے -

عالیجناب نواب سالار جنگ مختار الملک بہادر مرحوم کی
ڈیوڑھی دلی دروازہ کے قریب ندی کے پاس ہی واقع ہے اس کے
آئینہ خانے اور کمروں میں نہایت ہی حیرت انگیز سامان اور اسباب موجود
ہے اور سابق کے رزیڈنٹوں کی اور اور مشاہیر کی تصویریں بھی رکھی ہیں

عالیجناب نواب سر آسماں جاہ بہادر کا خانہ باغ شہر میں ہے
جناب ممدوح تمام اعزہ اور امرا کی یہیں دعوت دیتے ہیں یہ مکان
اور جناب ممدوح کا سرور نگر والا مکان نہایت ہی خوب سجا ہوا ہے

چار مینارہ یہ عجیب شاندار عمارت ہے اور وسط شہر میں واقع ہے اور
یہاں سے چاروں طرف چار سڑکیں بنی ہوئی ہیں یہ عمارت ۱۸۰ فٹ
بلند ہے اس عمارت کو محمد قلی قطب شاہ نے ۱۵۹۱ء میں بنایا تھا چونکہ
اس کے اوپر سے اعلیحضرت کے چو محلے کا سامنا ہے اسلئے کوئی نہیں جانے
پاتا - مکہ مسجد - جنوبی ہند کی بڑی بڑی مسجدوں میں سے یہ بھی ایک
بہت بڑی مسجد ہے ۷۵ فٹ بلند ہے اس میں دو دو بڑے بڑے
گنبد دار منارہ ہیں جو زمین سے ۱۰۰ فٹ بلند ہیں اس مسجد کی تعمیر
عبد اللہ قطب شاہ نے ستر ہویں صدی کے آخر میں شروع کی تھی اورنگ زیب
نے اوس کی تکمیل کی سابق کی اکثر نظاموں اور اون کے اعزا و اقربا کی
قبریں یہاں بنی ہوئی ہیں -

جہاں نما - یہ مقام شہر کے جنوب مغرب کی طرف واقع ہے یہاں عالیجناب
نواب سر آسمانجاہ بہادر کا ایک نہایت ہی عمدہ باغ اور کوٹھی بنی ہے
یہ کوٹھی اور مکان نہایت آراستہ اور سجے ہوئے ہیں اور اون میں
نہایت ہی نادر نادر چیزیں اور تعجب انگیز کھلونے رکھے ہوئے ہیں -

فلک نما - یہ مکان عالیجناب نواب وقار الامرا بہادر کا
بنوایا ہوا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ لوگوں نے جہاں نما کے مقابل اسکا
نام فلک نما - رکھا ہے اور یقیناً عالیجناب ممدوح کو جہاں نما کے نام کا
مقابلہ کرنا مرکوز خاطر نہ تھا یہ مکان دو منزلہ ہے اور ایک چھوٹی سی

پہاڑی پر جو ۱۰۰ فٹ بلند ہے بنا ہوا ہے اور اوس کے اوپر چڑھ کے دیکھنے سے شہر اور اطراف شہر کی اچھی سیر دکھائی دیتی ہے یہ مکان پال کرشن اور کریم جی گنتہ داروں کا بنایا ہوا ہے اس کے بنانے میں قریب بیس لاکھ روپیہ کے خرچ ہوا اور اوسے مسٹر پال نے جو ملک اٹلی کا آرایش ساز تھا آراستہ کیا ہے اس مکان کے بڑے بڑے کمروں میں نہایت ہی عمدہ قالین بچھے ہیں اوس کا فرنیچر نہایت ہی عمدہ ہے اور کوٹھی کے پاس نہایت ہی عمدہ باغ بنا ہوا ہے جس کی روشنیں نہایت ہی آراستہ ہیں اس باغ کا اہتمام ایک شخص مسمی مسٹر ولیم سن کے محول ہے۔

میر عالم کا تالاب۔ یہہ تالاب اونہیں میر عالم مرحوم کا بنایا ہوا ہے جو کسی زمانہ میں یہاں کے مدار المہام تھے اور جن کو ۱۷۹۹ء میں اوس زمانہ کے نظام نے ٹیپو سلطان کے مقابلہ پر کنٹن جنٹ کی فوج لیکر بھیجا تھا کہتے ہیں کہ جب سرنگ پٹم فتح ہوا میر عالم کے حصہ میں بہی ملک مفتوحہ کی لوٹ میں سے کچھ روپیہ آیا میر موصوف نے اوس روپیہ میں سے آٹھ لاکھ روپیہ کے خرچ سے یہہ تالاب بنایا۔ میر عالم مرحوم عالیجناب نواب سر سالار جنگ بہادر اول مغفور کے پرداد اتھے یہہ تالاب گھیر میں آٹھ میل ہے اس تالاب کا بند جو طول میں پون میل ہے فرانسیسی انجنیروں نے بنایا تھا۔ اس تالاب میں چھوٹے سے تین دخانی کشتیاں ہیں۔ ایک کا نام سالار جنگ ہے یہہ کشتی عالیجناب نواب سر سالار جنگ مرحوم نے اس تالاب میں چھڑوائے تھے۔ اس تالاب کی سیر میں ایک دن بڑی خوشی سے گذر جاتا ہے۔ اس تالاب کی مغرب کی طرف بہت خوبصورت

کھاڑیاں ہیں اور ایک چھوٹا سا جزیرہ بھی ہے جس میں بہت درخت لگے ہیں۔ اس جزیرہ میں ایک ٹیلہ پر ایک مسلمان بزرگ کا مزار ہے ان بزرگ کا نام محبوب علی تھا ان کا مقبرہ نہایت ہی خوبصورت بنا ہوا ہے اور اوس ٹیلہ پر سے عمدہ سیر نظر آتی ہے اس مقبرہ کے باہر کے پھاٹک پر فارسی شعر لکھے ہوئے ہیں دہنے ہاتھ کی طرف ایک اور دروازہ پر شعر لکھا ہے۔

گول کنڈ اور بالا حصار:۔ یہ مشہور قلعہ اور حصار جو حیدرآباد کے مغرب کی طرف پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہے نہایت ہی قابل دیکھنے کے ہے اس کا بالا حصار ایک مخروطی شکل کی پہاڑی کے اوپر جو (۲۵۰) فٹ بلند ہے بنایا گیا ہے آگے لوگ سمجھتے تھے کہ اس قلعہ کو کوئی نہیں فتح کرسکتا۔ اس قلعہ کے بنانے والے نے بنانے کے وقت تمام اون ٹیلوں اور چٹانوں سے جو وہاں قدرتی طور سے موجود ہیں بہت ہی فائدہ اوٹھایا ہے جس سے اوس کی ہوشیاری اور کاریگری بخوبی ثابت ہوتی ہے۔ اس قلعہ میں استحکامات کے لئے دیواریں بنی ہوئی ہیں اور اونکی قدامت کو نظر کرکے یہ کہنا چاہئے کہ ابھی تک محکم اور مضبوط ہیں۔ بغیر اجازت کے کوئی شخص قلعہ کے اندر نہیں جاسکتا۔

قلعہ دار صاحب سے اجازت حاصل کرکے جاسکتے ہیں۔

اس قلعہ میں گولکنڈہ کی جمعیت رہتی ہے اس کے سپاہی بہت ہی اچھے اور بہت آراستہ ہیں۔ اس جمعیت کو نواب ممدوح نے درست اور آراستہ کیا ہے بالا حصار کے اوپر سے بلدہ حیدرآباد اور بیرون بلدہ کی

اچھی سیر نظر آتی ہے قلعہ کے اندر کی بستی اب اوجاڑ ہوگئی ہے لیکن سیاحوں کے دیکھنے کے لئے یہاں اور بہت چیزیں موجود ہیں۔ یہ مقام قطب شاہی بادشاہوں کا دار السلطنت تھا اس خاندان کے آخیر بادشاہ کا نام (ابو الحسن تانا شاہ) تھا ۱۶۸۷ء میں اورنگ زیب نے گول کنڈہ پر لشکر کشی کی اور مدت تک اوس کا محاصرہ کیا آخر کو اورنگ زیب نے ابو الحسن کا ملک چھین لیا اس قلعہ کے شمال مشرق کی طرف قریب ۶۰۰ گز کے فاصلہ سے قطب شاہی بادشاہوں کے مقبرہ بنے ہوئے ہیں قطب شاہی بادشاہوں نے پونے دوسو برس تک گول کنڈہ میں بادشاہت کی امتداد زمانہ کے سبب سے ان مقبروں میں سے اکثر مقبرے کہنہ معلوم ہوتے ہیں۔ بعض غیر محتاط سیاح یہاں کے روغنی رنگین اینٹیں وغیرہ اوکھاڑ کر لے گئے ہیں ورنہ یہ مقبرہ جنوبی ہندوستان کے تمام اور مسلمانی مقابروں کی بہ نسبت کہیں عمدہ ہیں ان مقبروں میں سے محمد قلی قطب شاہ اور سلطان عبد اللہ کا مقبرہ نہایت ہی عمدہ ہے محمد قلی قطب شاہ نے ۱۶۲۵ء میں انتقال کیا اور سلطان عبد اللہ قطب شاہ ۱۶۷۲ء میں فوت ہوئے محمد قلی قطب کا مقبرہ زمین سے (۵۰) فٹ بلند ہے اور خود گنبد بلندی میں ۶۰ فٹ ہے سلطان عبد اللہ قطب شاہ کا مقبرہ بھی بہت بڑا ہے۔ اس میں عمدہ سنگ تراشی اور نقاشی کا کام بنا ہے اور اوس کے چبوتروں کے کونوں پر چھوٹے چھوٹے منارہ بھی بنے ہیں۔

ملک پیٹھ کی گھوڑدوڑ کا میدان وغیرہ بلیدہ حیدرآباد کے مشرق کی طرف ہے ملک پیٹھ کے پاس گھوڑدوڑ کا بنگلہ بنا ہوا ہے

یہاں ہر سال نومبر کے مہینے میں گھوڑ دوڑ ہوتی تھی۔ اور اس گھوڑ دوڑ کے لیے ہندوستان کے تمام صوبہ جات سے لوگ آتے تھے۔ یہ لوگ گھوڑ دوڑ (۵ یا ۶) روز ہوتی تھی اور ان سب شرطوں میں قریب ۵۰۰۰۰ روپیہ کے بازی لگائی جاتی تھی۔ خاص اعلیحضرت بندگان عالی غفران مکان کا عطیہ (کاسہ طلا) یا پنجہزار روپیہ کا ہوتا تھا شکار دوست ناظرین کی آگاہی کے واسطے یہ لکھنا ضرور ہے کہ موسی ندی سے حیدرآباد کے شرق اور جنوب کی طرف بارہ میل کے فاصلہ تک بلا حصول پروانے کے کوئی شخص شکار نہیں کر سکتا کیونکہ یہ مقام خود حضرت بندگان عالی کے شکار کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔

چونکہ حیدرآباد کے آگے ریل نہیں گئی ہے اسلئے ریل گاڑی ہم حسین ساگر جنکشن پر آجاتی ہے اور اوس تالاب کے شمالی کنارے پر سے گذرتی ہوئی سکندرآباد حسین ساگر کو چلی جاتی ہے یہ مقام وہاں سے (۱۲) میل کے فاصلہ پر ہے یہاں کے اسٹیشن کی عمارت بھی مستحکم اور کسی قدر شاندار ہے دروازہ پر کے برآمدہ میں پتھر کے خوبصورت اور بہت اونچے اونچے چار ستون لگے ہیں اس اسٹیشن پر مسافروں کے ٹھیرنے کے کمرے بنے ہیں اور چبوترہ پر چھوٹا سا باغچہ بنا ہوا ہے۔ مسٹر ویبس صاحب یہاں کے اسٹیشن ماسٹر ہیں اور جنہیں اون سے کچھ پوچھنا یا دریافت کرنا ہو اون سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ یہاں ریل کے انجنوں اور انجن اور گاڑیوں کے کارخانے اور انبار خانے ہیں اور ایک ہسپتال اور کتب خانہ بھی ہے اس کے احاطہ میں ریل کے کئی عہدہ داروں کے بنگلہ بھی ہیں۔ چونکہ ملک سرکار عالی کی

ریل کا یہ مستقر مقام ہے اس لئے ریل کے سب صدر دفاتر یہیں ہیں اور ریل کے بڑے بڑے حکام سکندرآباد ہی میں رہتے ہیں

یہاں ڈیوک آف کناٹ کے نام کا ہوٹل ہے یہ ہوٹل اسٹیشن سے دس منٹ کے راہ پر واقع ہے اور اسی سے ذرا آگے بڑھکے مسافر بنگلہ بھی بنا ہے۔ سکندرآباد نواب سکندر جاہ بہادر جنت آرام گاہ کے نام نامی سے مشہور رہے۔ نواب ممدوح نے ۱۸۰۳ء سے ۱۸۲۷ء تک ریاست کی ہندوستان کی سب سے بڑی لشکر گاہوں میں سے یہ بھی ایک بڑا لشکر گاہ ہے اور فوجی اصطلاح کے بموجب یہ مقام دو ضلع ،، سکندرآباد کا صدر مقام ہے گورے اور دیسی سپاہی ملاکر یہاں سات ہزار کی جمعیت رہتی ہے۔ فی الحال میجر جنرل ایسٹ صاحب سی۔ بی۔ اس جمعیت کی کمانڈنٹ ہیں علاوہ اس جمعیت کے یہاں حیدرآباد میں کنٹنجنٹ کی فوج بھی رہتی ہے یہ بہت ہی عمدہ رسالہ ہے اور اس کے سب عہدہ دار انگریز ہیں۔ یہ جمعیت بلارم میں رہتی ہے اور اوس کے سرگروہ بریگیڈیر صاحب جنرل ونتھرو صاحب سی۔ بی۔ سی۔ اس۔ آئی۔ ہیں سکندرآباد کے پریڈ کا میدان بہت بڑا ہے اس میدان میں سات آٹھ ہزار کے جمعیت کی قواعد اچھی طرح ہوسکتی ہے اس میدان کے پاس ہی عیسائیوں کا قبرستان اور اوس کے دہنے طرف ایک باغ ہے جہاں ہفتہ میں دو تین مرتبہ بینڈ باجا بجتا ہے۔ وہیں پر یونائیٹڈ سروس کلب ہے اس کی عمارت بہت ہی خوبصورت اور شاندار ہے۔

سکندرآباد کی شمال کی طرف دو میل کے فاصلہ پر ترل گیری کا

لشکرگاہ ہے یہاں ایک ورس بنا ہوا ہے جس کی چاروں طرف ایک خندق کھدی ہوئی ہے اور وہاں گوروں کی ایک پلٹن رہتی ہے یہاں ایک فوجی جیل خانہ بھی ہے وجو ہینڈ سر کیبل کہلاتا ہے ترل گری کے شمال کی طرف چاروں طرف چار میل کے فاصلہ پر بلارم راوال کا لشکرگاہ ہے۔ یہ لشکرگاہ سکندر آباد کی بہ نسبت سو فٹ بلندی پر واقع ہے یہ لشکرگاہ گھیر میں سات آٹھ میل ہوگا۔ صاحب عالیشان بہادر کے رہنے کے لئے یہاں ایک خوش وضع بنگلہ بنا ہوا ہے۔

سکندر آباد بلحاظ جمعیت کے بہت بڑا مقام ہے علاوہ برایں اس لشکرگاہ کی آب وہوا بھی معتدل ہے۔ یہاں کی سطح بحر کے بہ نسبت اٹھارہ سو فٹ بلند ہے یہاں سب طرح کی آسایش کے سامان موجود ہیں اون کا تفصیل وار ذکر کرنا خالی از طوالت نہ ہوگا۔ یہاں مندرجہ ذیل گرجے ہیں سینٹ جان کا گرجا فرقہ پراٹسٹنٹ کے لئے سینٹ میری کا گرجا فرقہ کیتھولک کے لئے سینٹ اینڈریو کا گرجہ فرقہ پرس بیٹرین کے سینٹ جان کا گرجا بہت بڑا اور خوش وضع بنا ہوا ہے اس میں ۵۰۰ آدمی بیٹھ سکتے ہیں۔ یہ گرجا ۱۸۱۵ء میں بنا اور ۱۸۴۲ء میں اوس میں کچھ اور بڑھایا گیا فی الحال پادری رائٹ صاحب ایم۔ اے۔ کیمبرج کے تعلیم یافتہ اس گرجے کے واعظ تھے۔

یہ صاحب بڑے جفاکش اور اپنے کام میں بڑے سرگرم ہیں انہوں نے انجمن اجتناب مسکرات کو۔ از سر نو زندہ کیا اور اب اس انجمن میں بہت سے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اس کے ہفتہ وار کے ایک جلسہ میں ہزار گورے اور ... موجود تھے ...

پانچ چھ ہزار انگریز وہاں شریک ہوتے ہیں۔
فرقہ رومن کیتھولک کا گرجا بہت بڑا اور شاندار بنا ہوا ہے۔
پہلے ۱۸۴۷ء میں بنایا گیا تھا آجکل پادری ہنگی صاحب یہاں کے پادری
ہیں اور اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ اپنے کام میں بڑے سرگرم ہیں۔
اسی گرجے کے پاس فرقہ رومن کیتھولک کی نارک اندینا عورتوں کے
رہنے کا مقام بنا ہے اور ان ہی کا جاری کیا ہوا ایک اسکول ہے۔
اس میں دس نارک الدینا بی بیاں پڑھاتی ہیں اور دونوں جگہوں کا
اہتمام ایک نارک الدینا بی بی کے سپرد ہے۔
سینٹ اینڈریو کا گرجا بھی خوش وضع بنا ہے اس کے موجودہ
پادری کا نام پادری ڈالی صاحب ہے یہ صاحب بہت ہی خوب
وضع کھتے ہیں اور بہت ہر دلعزیز ہیں سکندر آباد سے چلکر۔۔۔

مولاعلی کا

اسٹیشن آتا ہے یہ اسٹیشن واڑی سے (۱۲۴) میل کے فاصلہ
پر واقع ہے سکندر آباد سے ریل کی ایک شاخ تزل گیری کو جاتی ہے
یہ شاخ تین میل کی ہے۔ گوروں کی آمدورفت کے لئے یہ شاخ بنائی
گئی ہے۔ مولاعلی کے اسٹیشن کے آنے کے پہلے ریل لالہ گوڑہ کی بستی
سے گذرتی ہے۔ اس بستی کے چاروں طرف ایک پختہ دیوار بنی ہوئی
ہے جس کے چاروں کونوں پر برج اور دمدمے بنے ہیں اور علاوہ
بر آں اس فصیل میں اور سب طرح کے استحکامات کا لحاظ رکھا گیا ہے
لوگ کہتے ہیں کہ اس بستی کو نواب نظام علی خاں مرحوم کے

سلے صفحہ (۲۰۳) کتاب ہٰذا کو ضرور ملاحظہ فرمائیے۔

ایک محل نے گذشتہ صدی میں آباد کیا تھا۔ اس بستی کا نام
اصل میں بی بی نگر تھا مگر بیگم صاحبہ ممدوحہ کے انتقال پر جس شخص کے
اہتمام سے اوس کی فصیل بنائی گئی تھی اور اس نے اپنے نام سے اس
بستی کو مشہور کیا اور تب سے اوسے لالہ گوڑہ کہنے لگے اب یہ مقام
عالیجناب نواب خورشید جاہ بہادر کے علاقہ میں ہے اوس
میں جناب ممدوح کا ایک بنگلہ اور باغ بنا ہوا ہے۔ مولا علی کے
اسٹیشن سے ڈیڑہ میل کے فاصلہ پر دو بڑی پہاڑیاں واقع ہیں
ایک کا نام مولا علی کا پہاڑ ہے۔ اس پر حضرت شیر خدا علی
مرتضی علیہ السلام کی ایک درگاہ بنی ہوئی ہے دوسرے پہاڑ کا
نام قدم رسول ہے اس پہاڑ کو قدم رسول کہنے کا یہ سبب بتایا
جاتا ہے کہ اوس پر جناب سرور کائنات مفخر موجودات حضرت
محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے قدم مبارک کا نشان ہے مولا علی
کے پہاڑ پر ہر سال تین دن تک ایک عرس رمیلا ہوتا ہے حیدرآباد
اطراف جوانب کی بستیوں سے ہزاروں آدمی مراد مانگنے کی غرض
سے وہاں جاتے ہیں۔ اعلی حضرت بندگان عالی دام ظلہ العالی
بھی مع تمام امرائے بلدہ کے یہاں رونق افروز ہوتے ہیں اور عرس
کے دنوں میں وہیں تشریف رکھتے ہیں اکثر امرائوں نے اس مقام پر اور
نیز اوس سڑک پر جو حیدرآباد سے مولا علی کے پہاڑ کو جاتی ہے۔
مکانات بنائے ہیں۔ اعلی حضرت ممدوح اس عرس کے تمام ہونے پر
شاہانہ جلوس اور نہایت تزک و احتشام سے عماری کی سواری پر
دونوں طرف فقرا و مساکین کو اٹھنیاں چوانیاں خیرات کرتے ہوئے

شہر میں رونق افزا ہوتے ہیں جو لوگ اس خیرات کے لینے کے لئے جلوس کے ساتھ رہتے ہیں وہ روپیہ کی لالچ میں بے تحاشا ایک دوسرے پر گرتے ہیں یہ عرس سلطان عبداللہ قطب شاہ مرحوم کے زمانہ سے جاری ہوا انہیں کے زمانہ میں ایک علم کربلائے معلیٰ سے منگا کر اس پہاڑ پر استادہ کیا گیا تھا اس پہاڑ کے قریب گھوڑ دوڑ کا ایک چھوٹا سا میدان ہے یہاں کی سالانہ گھوڑ دوڑ میں بہت سے تماشہ میں آتے ہیں۔ مولاعلی کے اسٹیشن کے بعد۔

گھٹکیسر

اسٹیشن آتا ہے یہ واڑی سے (۱۴۴) میل ہے۔ یہ بڑا گاؤں ہے۔ اس میں قریب سو گھر ہونگے۔ اور اس کی آبادی اچھی ہے۔ وہاں کے باشندے محنتی اور صابر و شاکر معلوم ہوتے ہیں۔ تقریباً سال کے بارہوں مہینے یہاں کی چھوٹی چھوٹی پہاڑ بوں اور چھوٹے چھوٹے درختوں کے جنگل میں جو ریل کے دونوں طرف واقع ہیں اچھا شکار ملتا ہے۔ یہاں خرگوش۔ تیتر۔ بکثرت ملتے ہیں اور کبھی کبھی چیتے اور ہرن بھی ملجاتے ہیں یہاں سے جنوب مشرق کی جانب چھ میل کے فاصلہ پر عالیجناب راجہ شیوراج بہادر دھرم ونت اور والاجناب راجہ مرلی منوہر بہادر کی بڑی جاگیریں واقع ہیں وہاں کے ایک گاؤں میں جس کا نام انکرال ہے ہر سال ایک جاترا ہوا کرتی ہے۔ جس میں قرب وجوار کے گاؤں سے بہت سے لوگ آتے ہیں اور چونکہ راجہ صاحبین ممدوحین بھی مع محلات و رفقا کے جاتے ہیں

شریک ہوتے ہیں اسلئے جاترا یونکی اور زیادہ کثرت ہو جاتی ہے ۔

بی بی نگر

اس کے بعد بی بی نگر کا اسٹیشن آتا ہے ۔ یہ واڑی سے ۱۳ میل کے فاصلہ پر ہے یہ بڑا گانوں ہے مگر آبادی اس کی بہت تھوڑی ہے مکانات افتادہ ہیں بستی کے وسط میں جو آبادی ہے اوس کے گرد ایک مستحکم فصیل بنی ہوئی ہے اس فصیل کے چار دروازہ ہیں یہ دروازے بہت بڑے بڑے ہیں سنتے ہیں کہ اس فصیل کو تقریباً سو برس کے آگے تہنیت النسا صاحبہ نے جو نواب نظام علیخاں بہادر کا محل تھا بنوایا یہ گانوں اونہیں کی جاگیر میں تھا اسی سبب سے وہ بی بی نگر کے نام سے مشہور رہا وہاں کے جنگل میں خرگوش اور تیتر کا شکار بخوبی ملتا ہے ۔

بھونگیر

پھر بھونگیر کا اسٹیشن ملتا ہے یہ بستی اور اوس کا قلعہ حیدرآباد کے شرق کی طرف (۳۰) میل کے فاصلہ پر واقع ہے ۔ بھونگیر سے حیدرآباد تک اچھی سڑک بنی ہوئی ہے سابق میں یہ مقام بہت مشہور تھا ۔ اس بستی کی آبادی (۲۵۰۰) ہے اس قصبہ کے بعض مقامات اوجاڑ پڑے ہیں ۔ یہ بستی ایک پہاڑی قلعہ کے دامن میں واقع ہے وہ پہاڑی (۷۰۰) فٹ بلند ہے یہاں سوم تعلقدار اور ونلگنڈہ کے تحصیلدار اور پولیس امین رہتے ہیں سرکار عالی نے بھونگیر کو ضلع نلگنڈہ کا مستقر قرار دینا چاہا تھا کیونکہ یہ مقام نلگنڈہ ہی میں واقع ہے لیکن کبھی اس تجویز پر عمل در آمد نہیں کیا گیا اور

یہی سبب ہے کہ اول تعلقدار اور مہتمم تعمیرات ضلع نلگنڈہ ہی رہتے ہیں۔
بستی کے پاس ہی شاہ جمال بہار کی درگاہ ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ انھوں
نے اپنے تئیں زندہ درگور کرایا تھا۔ یہاں ہر سال عرس ہوا کرتا ہے اور
حیدرآباد اور اطراف و جوانب کے گانوں سے بہت سے لوگ اوس
عرس میں جاتے ہیں وہاں کے لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ لفظ
بھونگیر بھوناڈ دسی سے مشتق ہے اور بھوناڈو ایک چروا ہے کا نام تھا
لوگ کہتے ہیں کہ تین سو برس کا عرصہ ہوا ایک ہندو راجہ نے ایک پہاڑ
پر قلعہ بنایا تھا۔ اور قلعہ بنانے کے لئے اوس درہ کو تجویز کیا جو دو پہاڑوں
کے بیچ میں رائے گیر کی بستی کے سامنے واقع ہے وہاں پر گڑریا اپنے
مویشی چرا رہا تھا اوس نے یہ دیکھ کر تعجب کیا اور دریافت کیا کہ کیا سبب
ہے راجہ صاحب اور اون کے کارپردازوں نے غیر مستحکم اور ایسی جگہ پہ
قلعہ بنانا تجویز کیا جس پر غنیم ہر طرف سے حملہ کر سکتا ہے۔ جب راجہ کو
اس بات کی خبر ہوئی تو اوس نے اوس گڑریے کو پکڑوا بلوایا پوچھا کہ یہ
تو نے کیوں کہا اوس نے راجہ سے کہا آپ میرے ساتھ آئیے میں
آپ کو قلعہ بنانے کے لئے جگہ بتاؤں گا راجہ ساتھ ہوا اور یہ پہاڑی اوس
نے بتائی اوس وقت پہاڑی کی اوپر اس قدر بیلیں اور درخت لگے ہوئے
تھے کہ اون کے سبب سے پہاڑ نظر نہ آتا تھا بلکہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہاں
شیر اور وحشی جانور رہتے ہوں گے۔ گڑریے کے ایما کے بموجب فوراً وہ جنگل
کٹوایا گیا اور راجہ اوس پہاڑی کو دیکھکر بہت خوش ہوا۔ اس بات کے
صلہ میں راجہ نے گڑریے کو بہت سا انعام و اکرام دینا چاہا لیکن گڑریے
نے اوس کے لینے سے انکار کیا اور درخواست کی کہ انعام کے عوض میں

اس قلعہ کے نام میرے اور میری بی بی کے نام پر رکھا جائے تب ہی سے اوس گانوں کو بھونگیر کہنے لگے اس کی فصیل کے اندر ایک چھوٹی سی محلسرائے ہے جو اب اوجاڑ پڑی ہے اور میٹھے پانی کا ایک کنواں بھی ہے۔ پہاڑ پر کچھ پرانی توپیں بھی ہیں لیکن حصار تک پہونچنے کے چڑھائی مشکل ہو جاتی ہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ ۱۸۶۰ء میں ایک مشہور ڈاکو مسمی پیرلی نے بھونگیر کے قلعہ پر چڑھائی کر کے بستی کو لوٹ لیا اور بہت سے لوگوں کو لوٹ کر رکھ کے شاہپور کے گانوں میں جو رگھوناتھ پلی کے پاس ہے قلعہ بندی کی اور پھر اون اضلاع میں لوٹ مار شروع کردی اور ورنگل اور قرب وجوار کے گانوں کو بھی لوٹا بہادر شاہ بادشاہ نے جب پیرلی کے لات سنے تو ایک فوج بھیجدی اور حکم دیا کہ شاہپور کے قلعہ کو توڑ ڈالیں۔ پیرلی گرفتار ہوگیا اور مار اگیا اوس کا سر بادشاہ کے پاس بھیجا گیا اور اوس کا لاشہ بلدہ حیدرآباد کے دروازہ پر لٹکا دیا گیا رگھوناتھ پلی کے اسٹیشن کے شمال کی طرف ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر پیرلی کو قلعے کے کھنڈر ابھی تک دکھائی دیتے ہیں یہاں کی قرب وجوار کی پہاڑیوں میں اچھا شکار ملتا ہے تھوڑے عرصہ سے بھونگیر کے اسٹیشن سے ہندیکے بیج بافراط بیرونجات کو بھیجے جاتے ہیں

رائے گیر

بھونگیر کے بعد رائے گیر کا اسٹیشن آتا ہے رائے گیر سے واڑی تک (۱۵۷) میل کا فاصلہ ہے یہ ایک چھوٹا سا اسٹیشن ہے اور چند پہاڑیوں کے دامن میں واقع ہے۔ یہ عالیجناب نواب سر سالار جنگ بہادر

ثانی مرحوم کی جاگیرات میں واقع ہے اور انہیں کے خواہش کے بموجب یہاں اسٹیشن بنایا گیا ۔ سکندر آباد سے بھونگیر تک جن اراضی سے ریل گذرتی ہے اون میں چڑھاؤ اور اوتار بہت ہے اور زراعت بھی بہت ہی شاذونادر دکھائی دیتی ہے زراعت کے عوض سب طرف چھوٹے چھوٹے جھاڑوں کا جنگل دکھلائی دیتا ہے اور آبادی اور گانوں صرف کہیں کہیں دکھلائی دیتے ہیں اور بھونگیر سے ونگاپلی تک زمین بالکل پہاڑی ہے اور ریل کی سڑک میں اوتار ہے ۔

ونگاپلی

رائے گیر کے بعد ونگاپلی کا اسٹیشن آتا ہے یہ اسٹیشن واڑی سے (۱۵۷) میل ہے یہ اسٹیشن بھی کوئی بڑا مقام نہیں ہے یہ حیدرآباد کے راجہ بھوانی داس صاحب کی جاگیر ہے یہاں کے جنگل میں اچھا شکار ملتا ہے یہاں سے چل کے ۔

آلیر کا

اسٹیشن آتا ہے اور وہ واڑی سے (۱۶۳) میل ہے دیسی مسافروں کے لئے اس اسٹیشن کے پاس دھرم شالہ بنا ہوا ہے اس گانوں میں تقریباً سو گھروں کی بستی ہوگی یہاں سے شمال کی طرف (۳) میل کے فاصلہ پر کولنک کا گانوں ہے ۔ یہ بڑا گانوں ہے اور وہ عالیجناب نواب بہرام الدولہ بہادر کی جاگیر ہے ۔ اس گانوں میں پارس ناتھ کا دیول ہے اس گانوں کے مغرب کی طرف (۳) میل کے فاصلہ پر کچارم کا گانوں ہے اور یہ گانوں

نواب شہاب جنگ بہادر کی جاگیر ہے یہ دونوں امرائے عالیجناب نواب سر سالار جنگ بہادر مرحوم کے رشتہ داروں میں سے ہیں۔

آلیر سے (۸) میل جنوب کی طرف جڈیکال کا گانوں واقع ہے یہ گانوں پہاڑی زمین میں ہے یہاں ہر سال ایک جاترا ہوتی ہے جو آٹھ یا دس روز رہتی ہے۔ یہ جاترا رام کے نام سے ہوتی ہے۔ رام ہندوؤں کے نہایت مشہور دیوتاؤں میں سے ہیں ملک سرکار عالی کے ہزاروں جاتری یہاں جمع ہوتے ہیں۔ لفظ جڈیکال دو لفظوں سے بنا ہے۔ ایک جڈی جس کے معنی کالا دہبا یا گناہ کے ہیں۔ دوسرا کال جس کے معنی چھوٹے کے ہیں یہاں کا وہ مقام جسے اہل ہنود نہایت متبرک سمجھتے ہیں ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے اوس پر کئی جگہ پانی کے جھرے ہیں ان میں سے تین جھرو ہیں ہندو لوگ نہاتے ہیں ایک جھرے کا نام پالوگنڈہ ہے یعنے جوئ شیر دوسری کا نام جڈگنڈہ یعنی ناپاک حوض۔ تیسرے کا نام راماگنڈہ ہے یعنے رام کا حوض اور یہی حوض سب سے زیادہ متبرک سمجھا جاتا ہے۔ یہ دس فٹ کے عرض کا کنواں ہے برہمن پوجاری لوگ اس کنویں کا پانی نکال کر جاتریوں کے اوپر نہانے کے لئے ڈالتے ہیں جاتری لوگ وہاں اپنی بی بیوں کو لیکر جاتے ہیں اور مرد اپنے لباس کو عورت کے لباس کے ساتھ گرہ دیدیتا ہے جب میاں بی بی نہا چکتے ہیں تو دونوں کے ہاتھ میں پوجاری لوگ تھوڑا سا پانی ڈالدیتے ہیں۔ وہ لوگ اس پانی کو پی لیتے ہیں اور اپنے عقیدہ کے بموجب گناہوں سے پاک ہوجاتے ہیں۔

اس پہاڑی سے ایک میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جس کو لاڈی بنڈہ یعنے ہرن کی پہاڑی بولتے ہیں۔ اس پہاڑی کو بھی

ہندو لوگ متبرک سمجھتے ہیں اور جاتری لوگ وہاں بھی جایا کرتے ہیں رام اور سیتا کا قصہ اور رام کی لڑائی راون کے ساتھ جو لنکا یعنی سنگلدیپ کا بادشاہ تھا اور جس لڑائی میں ہنومان جی یعنی بندروں کا بادشاہ شریک تھا بہت طویل قصہ ہے لیکن چونکہ اس قصہ کا حصہ جو اس گانوں سے متعلق ہے کسی قدر دلچسپ ہے اس لئے اوس کا مختصر خلاصہ ہم یہاں نذر ناظرین کرتے ہیں

جب راون نے رام کی خوبصورت بی بی سیتا کو بھگالیجانے کا ارادہ کیا تو اوس نے اپنی چھوٹی بہن سرپنکھا کو سونے کی ہرن کی شکل بناکر رام کے گھر کی طرف روانہ کردیا راون کی غرض یہ تھی کہ رام اوس کے شکار کرنے کے لئے اپنے گھر سے چلا جائے۔ چنانچہ راون کے خیال کے بموجب ایسا ہی ہوا۔ اور سیتا راون کے ہاتھ لگ گئی۔

رام اوس سنہرے ہرن کے تعاقب میں روانہ ہوا یہاں تک کہ لاڈی بندرہ میں دونوں پہونچگئے اور یہاں رام نے اوس ہرن کو تیر سے زخمی کیا اور جوں ہی رام نے دوسرا تیر مارنا چاہا وہ ہرن بول اوٹھا۔ بس اتنا ہی کافی ہے میرا زخم کاری ہے مجھے پانی دو۔ رام نے ایک جھرسے پانی لیکر اوس کو دیا تب وہ ہرن مرگیا۔ یہ جھرہ اگرچہ بہت چھوٹا ہے مگر لوگ کہتے ہیں کہ اوس میں ہمیشہ پانی بھرا رہتا ہے اسی سبب سے اوسے لوگ متبرک سمجھتے ہیں اور اس خیال سے کہ وہاں رام نے گھٹنا ٹیکا تھا اسلئے وہانکی پوجا کیجاتی ہے۔ مشہور ہے کہ اوس طلائی ہرن کے پاؤں کے نشان اوس پہاڑی پر ابھی تک دکھائی دیتے ہیں اور لوگ کہتے ہیں کہ اوس ہرن کے زخم سے جو خون نکلا تھا وہ منجمد ہوگیا۔ اور اوسی سے وہ سرخ پہاڑ بنگیا جو وہاں قریب میں موجود ہے لوگ کہتے ہیں کہ رام گنڈہ کی تہ میں

رام کے پیروں کے نشان موجود ہیں اس جھرے کے پاس ہی رام اور سیتا اور لچھمن اور ہنومان کی صورتیں بنی ہیں سیتا اور لچھمن کی تصویر رام کے دہنے ہاتھ کی طرف اور ہنومان کی تصویر بائیں ہاتھ کی طرف یہاں پر کوئی مندر نہیں بنا ہے برہمنوں سے جو اس بارہ میں پوچھا گیا تو وہ اوس کے جواب میں کہتے ہیں کہ یہاں پر بہت ہی عالیشان مندر بنانیکا ارادہ کیا گیا تھا۔ لیکن رام نے خواب میں آکر منع کر دیا اور ایک شخص نے رام کی خواہش کے برخلاف وہاں مندر بنانا چاہا اور کچھ ستون بھی کھڑے کئے مگر وہ فوراً مر گیا یہ ستون اوسی طرح ابھی باقی ہیں اس جاترہ کے سبب سے یہاں ایک بڑی بازار لگتی ہے جہاں ہوشنگی شطرنجی تانبے اور پیتل کے برتن اور اور چیزیں قرب وجوار کے باشندے لاکر بیچتے ہیں۔ یہاں جفاکش اور ہردل عزیز تعلقدار صاحب جن کا نام مسٹر فرام جی جمشید جی اور جن کو اب فرامرز جنگ بہادر کا خطاب ملا ہے اس میلے کی ترقی میں بڑی جستجو کرتے ہیں۔ یہ صاحب مع اور سرکاری عہدہ داروں کے خود میلے میں موجود رہتے ہیں۔ یہاں ہر سال سمت شرقی کی تمام دستکاریوں اور پیداوار کی نمایش بھی منعقد ہوتی ہے اور جن کا سامان بہت پسند کیا جاتا ہے اون کے لئے سرکار نے ایک ہزار روپیہ تک کے انعام کی تقسیم کرنے کی منظوری دی ہے تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ آبیر سے جڈی کال تک بہت اچھی سڑک بنالی گئی ہے۔

بھونگیر اور آبیر کے درمیان مسافروں نے یہ عجیب بات ضرور دیکھی ہوگی کہ بڑ کے درختوں میں سے تاڑ کی درخت نکلے ہوئے ہیں یہ بڑ کے درخت تاڑ کے درخت کو گھیرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ آبیر کے بعد۔

جن گاؤں کا

اسٹیشن آتا ہے یہ اسٹیشن واڑی سے ایک سو بہتر میل ہے اس گاؤں میں تقریباً ستر گھر ہوں گے اور یہ مقام ورنگل کے دوم تعلقدار کا مستقر ہے آلیر اور جنگاؤں کے بیچ میں ریل پمبرتی کے گاؤں سے گذرتی ہے۔ یہ گاؤں راجہ نانک بخش بہادر کی جاگیر ہے۔ یہ صاحب حیدرآباد کے عمائدین سے ہیں اور انہیں کے پاس کروڑگیری کا علاقہ تھا۔ جنگاؤں سے شمال کی طرف (۲۴) میل کے فاصلہ پر چریال کا گاؤں واقع ہے یہ بڑی بیوپار کی جگہ ہے اور یہاں تحصیلدار اور کوتوالی کے امین رہتے ہیں۔ یہاں کمل بہت اچھے بنے جاتے ہیں۔ قرب وجوار کے جنگل اور پہاڑیوں میں اچھا شکار ملتا ہے۔

رگھوناتھ پلی

یہ اسٹیشن واڑی سے (۱۷۹) میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہ کوئی بڑا گاؤں نہیں ہے لیکن یہاں پر اسٹیشن بننے کے سبب سے کسی قدر تجارت کا سامان ادہر آنے لگا ہے۔ اسٹیشن کے پاس تاڑ کے درختوں کا ایک جھنڈ لگا ہوا ہے۔

اس مقام سے ریل جن جنگلوں سے گذرتی ہے وہاں یہ درخت بکثرت ہیں۔ ان جنگلوں میں بھی بہت اچھا شکار ملتا ہے۔ اس کے بعد۔

گھنا پور

اسٹیشن آتا ہے یہ واڑی سے (۱۹۰) میل ہے۔ یہ بھی کوئی بڑا گانوں نہیں ہے لیکن قریب و جوار کے پہاڑوں اور تالابوں میں بہت اچھا شکار ملتا ہے۔ ونگاپلی سے گھنا پور تک ریل کے دونوں طرف جنگل اور بنجر زمین نظر آتی ہے۔ اور کاشتکاری فقط کہیں کہیں دکھائی دیتی ہے۔ اور دونوں طرف پہاڑ بھی نظر آتے ہیں۔ ان پہاڑوں پر درخت بکثرت ہیں۔ اور اون کی سیر بہت ہی اچھی معلوم ہوتی ہے گھنا پور کے جنوب کی طرف (۱۶) میل کے فاصلہ پر ظفر گڈہ کا قلعہ ہے۔ یہ قلعہ دیکھنے کے قابل ہے۔

قاضی پیٹھ

یہ اسٹیشن واڑی سے (۲۰۲) میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہ مقام ریل کا جنکشن کھلاتا ہے لیکن چونکہ وہ ریل جو یہاں سے چاندہ کو بننے والی ہے ابھی نہیں بنی اس لئے بلحاظ آمد و رفت کے یہ مقام کچھ ایسا بڑا نہیں ہے گھنا پور سے زمین میں نشیب و فراز شروع ہوجاتا ہے اور بالکل جنگل ہی جنگل نظر آتا ہے۔ اور ریل کی سڑک میں برابر نشیب ملتا ہے اور وہ پختہ سڑک جو حیدرآباد سے ہنمکنڈہ کو جانے کی بنی ہے ریل کی سڑک کے برابر ہی چلی گئی ہے۔ مسافروں نے سکندرآباد سے سوار ہوتے ہوئے ضرور خیال کیا ہوگا کہ ریل کے بائیں طرف پکی سڑک پر برابر اینٹ اور چونے کے بنے ہوئے مربع ستون بارہ بارہ فٹ اونچے دکھائی

دینے شروع ہوتے ہیں۔ یہ وہ ستون ہیں جو کم و بیش (۳۵) برس کے آگے تار کھمبے کھڑے کرنے کے لئے ہنکنڈہ تک بتائے گئے تھے۔

قاضی پیٹھ کا جب اسٹیشن نزدیک آتا ہے تو دور سے ایک کالی پہاڑی نظر آتی ہے جس کے اوپر مثل نرگاؤ کی شاخوں کے دو سینگ نظر آتے ہیں اصل میں اس پہاڑی کی اوپر دونوں جگہ تلے اوپر کئی پتھر رکھے ہوئے ہیں۔ اور دور سے وہ ستون جیسے معلوم ہوتے ہیں یہ ستون سو سو فٹ بلند ہیں۔ اس پہاڑی کا نام مادی گنڈہ ہے وہیں پر ایک گاؤں واقع ہے اوس کا نام بھی مادی گنڈہ ہے یہ پہاڑ کوسوں سے نظر آتا ہے اس پہاڑ پر نہایت ہی قدیم وضع کے تین مندر بنے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ مندر سیکڑوں برس آگے بنائے گئے تھے اس پہاڑ پر ایک دیپ وال بھی بنا ہوا ہے۔ یہ بلندی میں (۳۰) فٹ ہے۔ اور ایک ہی پتھر کو تراش کر بنایا گیا ہے۔ بھونگیر اور جنڈی کال کے پہاڑیوں کی طرح اس پہاڑ پر بھی پانی کے جھرے ہیں ایک جھرا بہت بڑا ہے اور وہ چھوٹا سا تالاب معلوم ہوتا ہے۔ اس میں کنول گٹے کی بیلیں اور کئی قسم کی سنو اربن اوگی ہوئی ہیں۔

اسٹیشن کے مقابل ایک اور پہاڑی واقع ہے جب یہاں ریل کی سڑک بنائی جاتی تھی تو ان پہاڑوں میں ریچھ اور چیتے افراط سے رہتے تھے۔ اور قرب وجوار کے گاؤں والے اون سے ہمیشہ خائف رہا کرتے تھے۔ مگر اب یہ درندے نہیں دکھائی دیتے۔ کیونکہ ریل کے ملازمین نے اون سب کا شکار کیا اس اسٹیشن پر ٹھہرنے کا کمرہ بنا ہوا ہے۔ اور ریل کے چبوترے پر ایک چھوٹا باغچہ لگا ہوا ہے قاضی پیٹھ

میں ہر طرف تالاب افراط سے ہیں۔ اور اسی سبب سے وہاں اپنے موسم پر بط اور چاکا شکار بافراط ملتا ہے۔ اسٹیشن ماسٹر مسٹر میک پیس اسم بامسمیٰ بڑے خلیق اور بڑے صلح جو آدمی ہیں اور چونکہ وہ خود بڑے شوقین شکار دوست ہیں اسلئے اگر کسی شکاری کو شکار وغیرہ کے باب میں کچھ پوچھنا ہو تو وہ بڑی خوشی سے بتاتے ہیں۔ قاضی پیٹھ کا گاؤں اسٹیشن سے مشرق کی طرف ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے یہاں ایک بزرگ کا بہت بڑا مقبرہ ہے اس گاؤں میں تقریباً سو گھروں کی آبادی ہے یہ مقبرہ سید شاہ افضل بیابانیؒ کا ہے اونھوں نے (۳۵) برس آگے انتقال کیا۔ وہ اسی مقبرہ میں دفن ہیں اس مقبرہ پر گنبد بنا ہوا ہے لوگ کہتے ہیں کہ یہ صاحب بڑے متبرک اور سچے تارک الدنیا تھے حال کے قاضی صاحب جن کا نام سید غلام سرور صاحب ہے اونہیں کے فرزند ہیں۔ یہاں ہر سال عرس ہوا کرتا ہے اور حضرت بندگانعالی دام ظلہ العالی بھی اکثر اوس میں رونق افروز ہوتے ہیں۔

قاضی پیٹھ کے شمال مشرق کی جانب (۴) میل کے فاصلہ پر ہنمکنڈہ واقع ہے اور یہاں سے وہاں تک برابر اچھی سڑک بنی ہوئی ہے سطح بحر کی بہ نسبت ہنمکنڈہ ایک ہزار پچاس فٹ بلند ہے اور وہاں تین ہزار کی آبادی ہے وہاں کے اطراف وجوانب کے اراضی میں بڑے بڑے میدان واقع ہیں اور زمین میں بڑا نشیب و فراز ہے بعض بعض جگہ پہاڑ اور کہیں کہیں ہی بڑے بڑے پتھر پڑے ہوئے ہیں۔ قاضی پیٹھ اور ہنمکنڈہ کے وسط میں سمت شرقی کے صوبہ دار نواب بشیر نواز جنگ بہادر کا بنگلہ اور رسالہ وغیرہ کے دفاتر واقع ہیں۔ ان مکانات کی بنیاد نواب

انتصار جنگ بہادر المخاطب نواب وقار الملک نے جس زمانہ میں وہ اس سمت کے صوبہ دار تھے پانچ برس آگے قائم کی تھی۔ ہنمکنڈہ میں اول تعلقدار صدر مہتمم تعمیرات اور مہتمم تعمیرات ضلع اور ضلع ورنگل کے تمام باقی بڑے عہدہ دار رہتے ہیں جب سے کہ یہاں ریل آئی ہوئی ہے یہاں کی آبادی میں بڑی ترقی ہو رہی ہے۔ اور حال کے ہردلعزیز اور بڑے محنتی تعلقدار صاحب کے حسن انتظام سے اور بھی رونق دوبالا ہوتی جاتی ہے۔ یہاں ڈاکخانہ۔ بلدیہ۔ بیسٹ فرقہ گرجا۔ دواخانہ و اسپتال۔ جیلخانہ ہے یہاں کے جیلخانہ میں شطرنجیاں اور نوال بنائے جاتے ہیں۔ اور ہر طرف نئے مکانات بن رہے ہیں۔ چند روز سے مسٹر فرام جی اول تعلقدار صاحب نے یہاں ایک عامہ بنوانا شروع کیا ہے اس باغ کی دیوار خوش وضع تیار کی جاتی ہے۔ بہت عرصہ ہوا کہ یہاں حیدرآباد کنٹینجنٹ کی تھوڑی سی جمعیت رہا کرتی تھی۔ بلکہ اوس جمعیت کے عہدہ داروں کے بنگلہ ابھی تک موجود ہیں۔ یہاں یوروپین باشندوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ شمار میں وہ بیس سے زیادہ نہیں ہیں قاضی پیٹھ سے ہنمکنڈہ تک ریل کی ایک شاخ بنانے کا مسئلہ زیر تجویز ہے اگر یہ ریل بن گئی تو وہاں کے رہنے والوں کو بہت آسایش ہو جائیگی وہ بڑی تجارت گاہ ہے۔ حیدرآباد اور مشرقی ساحل سے تجارت کی درآمد برآمد جاری ہے یہاں سے شطرنجیاں۔ کپڑا۔ اناج۔ اور السی۔ وغیرہ۔ روئی سن چمڑے لکڑی۔ وغیرہ اشیا بیرونجات کو روانہ ہوتے ہیں اور بیرونجات سے کپڑا۔ ناریل۔ نمک وغیرہ یہاں آتا ہے یہاں کے چند مسلمان کاریگر فولاد کے ہتیار۔ مثل جمبیا۔ تلوار۔ اور نیزہ موٹے موٹے دستہ کے چاقو بناتے ہیں

ان کاریگروں کے بزرگ ایران کے رہنے والے تھے۔ جس لوہے سے
یہ لوگ وہ چیزیں بناتے ہیں وہ لوہا میپاورم گانوں سے لایا جاتا ہے
یہ مقام وہاں سے ۵ امیل کے فاصلہ پر ہے اوس مقام پر قدیم زمانہ کے
بھٹی جن میں لوہا گلایا جاتا ہے ابھی تک موجود ہیں لوگ کہتے ہیں کہ
کئی صدیوں سے ان بھٹیوں میں نہایت ہی عمدہ قسم کے ہتیار بنائے
جاتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ چوتھی صدی عیسوی میں جس زمانہ چالوکیا
خاندان کے بادشاہ ہندوستان میں بڑے جلیل القدر راجہ سمجھے جاتے
تھے اور ورنگل آباد نہیں ہوا تھا اوس وقت ہنمکنڈہ تلنگانہ کا دارالسلطنت
تھا ہزارستون والا مندر اوس کتبہ کے بموجب جو اوس کے دروازہ پر ایک
پتھر میں کھدا ہوا ہے سنہ ۱۰۸۴ء میں یعنی سنہ ۱۱۶۲ء میں رودرادیو بادشاہ کے
زمانہ میں بنایا گیا تھا یہ مندر چالوکیوں کے وضع پر بنا ہوا ہے اس میں
علحدہ علحدہ تین بڑے بڑے کمرہ ہیں اور اوس کا برانڈہ تین سوستون
پر بنا ہوا ہے یہ ستون عجیب طور سے بنائے گئے ہیں دہلیز کے مقابل
ایک اور عمارت ہے جس کے دالان میں چار راستے ہیں اس مکان میں
دوسوستون ہوں گے اس مکان سے مندر تک جانے کا راستہ بنا ہوا تھا
جس کی چھت پٹی ہوئی تھی اور چھت بہت بڑے بڑے ستونوں پر
کھڑی تھی۔ اس راستہ میں چمکیلے سیاہ پتھر کا ایک بہت بڑا بیل بنا ہوا
کھڑا ہے اس راستہ کی چھت تو گر گئی لیکن وہ بیل ثابت موجود ہے
اور نہایت ہی عمدہ بنا ہوا ہے دیول کے ستون سیاہ چمکیلے پتھر کے ہیں
اوس میں نہایت ہی عمدہ نقش کہدے ہوئے ہیں اور ہر ستون کا ایک
ایک جوڑ ہے اور سب جوڑ آپس میں ایک دوسرے سے وضع میں مختلف

ہیں اس دیول میں اور بھی بہت سی کاریگریاں ہیں اس کے دروازہ نہایت ہی عمدہ ہیں یہ دیول ایک چبوترے پر بنا ہوا ہے اور وہ چبوترہ پانچ فٹ اونچا ہے۔ اس مندر کے ایک ستون پر سنسکرت زبان میں ایک کتبہ کھدا ہوا ہے اور بائیں طرف کے حجرہ کی دیوار میں بھی قدیم تلنگی زبان میں عبارت منقوش ہے جس نے یہ عالیشان مندر نہ دیکھا ہو وہ اوس کی عمدہ نقاشی کا اچھی طرح خیال نہیں کر سکتا اور میری رائے میں جنوبی ہندوستان کے ہندوؤں کے دیولوں میں سے کوئی دیول اس دیول کی عمدگی کا مقابلہ نہیں کر سکتا یہ دیول قدیم عمارتوں کا نہایت ہی عمدہ یادگار ہے اور اوس کی عمدگی کا فخر کرنا نازیبا نہیں ہے یہ عمارت اس قابل ہے کہ ہمیشہ اوس کی اچھی طرح حفاظت کیجائے۔

اس دیول کے مشرق کی طرف دروازہ کے پاس کالے پتھر کا ایک ستون ہے یہ ستون طول میں سات فٹ ہے اور اوس کی سطح چکنی ہے اس کے چاروں طرف قدیم تلنگی زبان میں کچھ عبارت کھدی ہوئی ہے یہ اکتوبر ۱۱۶۲ء کا کھدا ہوا ہے اوس زمانہ میں سری رودر ادیو ا یہاں کا بادشاہ تھا۔ اس عبارت میں ابتداہی میں نزی بھوانا ملا کا ذکر ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی بڑا بادشاہ تھا اور وہ سیوا کی پرستش کرتا تھا اوس کے بعد اوس کے بیٹے لورت راجو کی بہادری کا ذکر ہے پھر رودرادیو کی اون لڑائیوں کا ذکر ہے جس میں اوس نے کئی راجاؤں کا مقابلہ کر کے اون کو شکست دی تھی اور اون کے ملکوں کو فتح کیا تھا اور پھر یہ لکھا ہے کہ اس بادشاہ نے بنگالہ کے مغربی اضلاع تک اپنی سلطنت بڑہائی تھی اور اس راجہ کے اور اوس کے چانسیلوں کے

زمانہ میں اوڑیسہ کی سلطنت گنگا ندی کے داہنے دریائے گوداوری کے دہانے تک پہیلی ہوئی تھی۔ یہاں کے بہت سے مندر شیوا کی پرستش کی غرض سے بنائے گئے ہیں اور ہنمکنڈہ کی پہاڑیوں میں جین مذہب کے پتھروں کے تراشے ہوئے بہت سے بت ملتے ہیں۔ یہانکی پہاڑیوں پر مشرق و مغرب کی جانب قلعہ کی دیواروں کے کھنڈر بھی دکھائی دیتے ہیں۔ مگر لوگ کہتے ہیں کہ یہ قلعبندی کبھی تکمیل نہیں کی گئی کیونکہ اوس وقت کے راجہ نے یہ مقام چھوڑ کر ورنگل میں قلعہ بنانا شروع کردیا وہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ ورنگل کا قلعہ پوت راج پادشاہ نے جو ہنمکنڈہ کا راجہ تھا (سکہ ۹۹۹ سنہ) مطابق ۱۰۸۰ء میں بنایا تھا ہنمکنڈہ سے ورنگل تک اچھی سڑک بنائی گئی ہے اور دونوں شہروں میں پانچ میل کا فاصلہ ہے اس کے بعد

ورنگل کا

اسٹیشن آتا ہے۔ یہ واڑی سے (۲۰۸) میل کے فاصلہ پر ہے یہاں ٹھرنے کا کمرہ بنا ہوا ہے اور اسٹیشن کے چبوترے پر چھار بوٹے لگے ہیں یہاں کے اسٹیشن ماسٹر جنار دہن شیورام بڑے خلیق اور مہربان ہیں یہاں کے تالابوں میں جو یہاں بکثرت ہیں بہت شکار ملتا ہے۔

یہاں کا قلعہ جنوب مشرق کی طرف ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے سنا جاتا ہے کہ اس قلعے کی اندرونی دیوار پختہ راجہ گنپتی رودر دیو نے تیرھویں صدی میں بنائی شروع کی تھی۔ اس راجہ نے سنہ ۱۱۹۰ء سے ۱۲۵۸ء تک سلطنت کی اور بہت سے دیول اور تالاب بنائے اور بہت

گاؤں بھی آباد کئے ہیں ان سب گاؤں کو اوس نے گنا پور نام رکھا
اوس راجہ کے مرنے پر اوس کی بیوہ رانی جس کا نام رو آمہ دیوی تھا
(۴۰) برس تک سلطنت کی۔ لوگ کہتے ہیں کہ قلعہ ورنگل کی اوس دیوار کو
جس کی تعمیر اوس کے شوہر نے شروع کی تھی اوس نے اوس کی تکمیل کی بلکہ
باہر کے طرف بھی ایک خام دیوار قلعے کی چاروں طرف بنوا دی اس خام
دیوار میں دو دروازہ تھے ایک دروازہ مشرق کی طرف تھا اوس کو
بھنڈارہ دروازہ کہتے ہیں مغرب کی طرف کا دروازہ حیدر آباد دروازہ
کہلاتا ہے اس رانی نے اس پر بھی نہیں اکتفا کیا بلکہ قلعے کے چاروں طرف
گہرے سے خندق کھدوائے پتھر کی دیوار ہونے سے یہ قلعہ ایکا سلانگرم
کے نام سے مشہور ہوا جس کا ترجمہ اردو زبان میں راور وکال ہے
لوگ کہتے ہیں کہ اس سے ورنگال کا لفظ مشہور ہے قلعے کی پختہ دیواریں
بڑے بڑے پتھروں کی بنی ہوئی ہیں اوس میں چار دروازہ ہیں۔ لیکن
شمالی اور جنوبی دروازہ بند ہے اور باقی دو کھلے ہیں ان دونوں کھلے
ہوئے دروازوں میں سنسکرت اور تلنگی زبان کے کتبہ لگے ہوئے ہیں
ہر دروازہ میں تین کھڑکیاں ہیں اور دیوار بھر میں تھوڑے تھوڑے فاصلہ
پر برج بنے ہوئے ہیں اور اس دیوار کا عرض بہت چوڑا ہے۔
رورامہ دیوی نے ۱۲۹۶ء میں انتقال کیا اوس کے بعد اوس کا پوتا
پرتاپ رور آمہ دیو تخت پر بیٹھا یہ صغیر السن تھا اور خاندان کاکتیا کا
یہ اخیر بادشاہ تھا یہاں پتھر کے کئی مجسمے موجود ہیں جو پانچ فٹ سے
بتیس فٹ تک اونچے ہیں اور اون پر سنسکرت زبان میں عبارت منقوش
ہے اور مہادیو کا ایک مندر ہے جس کے مقابل پتھر کے تین بیل بنے ہوئے

رکھے ہیں بستی کے وسط میں چار دروازے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ دروازے مشرق و مغرب شمال و جنوب رویہ بنے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ راجہ پرتاپ رودر کی محلسرا کے دروازے ہیں ان دروازوں میں سیاہ پتھر کی نہایت عمدہ نقش کاری کی ہوئی ہے۔ قلعہ کے دیواروں میں اور یہاں کی کئی عمارتوں میں پتھر کے ٹوٹے ہوئے ہاتھی وغیرہ کے ٹکڑے لگے ہوئے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ ٹکڑے کسی یادگار عمارت کے توڑ کر لگائے گئے ہیں جنوبی دروازہ کے پاس چند مکانوں کے کھنڈر دکھلائی دیتے ہیں سنا ہے کہ ان میں رسد اور سامان وغیرہ رکھا جاتا تھا مغربی دروازہ کے پاس ایک مکان ہے جو شتاب خاں کا بنایا ہوا ہے یہ وہ شخص ہے جس نے مسلمانوں میں سے پہلے پہل ورنگل کو فتح کیا۔ شمالی دروازہ کے پاس جو مکان ہے وہاں باروت کا مخزن تھا۔

یہاں کے قلعہ دار کا نام خواجہ کریم الدین خان صاحب ہے سرکار نے قلعہ دار صاحب کو فصیل کے اندر کی کل آمدنی معاف کر دی ہے اس بستی میں شمال اور جنوب کی طرف اچھی کاشتکاری ہوتی ہے۔ اور بہت سے مندر اراضی مزروعہ میں آ گئے ہیں۔ ورنگل اور گوداوری اور کرشنا ندی کے دہانوں کے بیچ میں واقع ہوا ہے یہاں کی زمین اونچی ہے اور وہاں سے سیاہ پتھر کی پہاڑیاں مشرق اور مغرب کی طرف چلی گئی ہیں ان پہاڑیوں کے سلسلہ آخر کو جنوب رویہ اور شمال مغرب رویہ جاتے ہیں مشہور ہے کہ ورنگل سے مغرب کی طرف (۱۲) میل کے فاصلہ پر چقماق پتھر کے لوہے کی کانیں ہیں سابق میں ورنگل بہت آباد تھا اور اب ایک چھوٹا سا قصبہ رہ گیا ہے جس میں تین ہزار آدمی کی آبادی ہے

ورنگل قالین سازی کے لئے نہایت مشہور ہے یہاں کے قالین بننے والے مسلمان ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ لوگ اصل میں ایران کے باشندے تھے مسلمانوں کی فتوحات کے وقت یہاں یہ لوگ رہ گئے۔ یہ لوگ مٹھواڑے میں رہتے ہیں۔ مٹھواڑہ شمال مشرق کی طرف ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے یہاں دو قسم کے قالین بنے جاتے ہیں اونی اور سوتی مٹھواڑے میں ریشمی کپڑا بننے والے بھی رہتے ہیں۔ یہ لوگ خاص ریشم اور ٹسر کا کپڑا بنتے ہیں۔ یہ لوگ کچا ریشم خود بناتے ہیں اور ریشم کے کیڑے پاکھال تعلقہ کے جنگلوں میں پرورش کرتے ہیں جب سے کہ ریل بن گئی ہے مٹھواڑہ بہت آباد ہو گیا ہے وہاں چوڑی چوڑی سڑکیں اور ایک وضع کے مکانات بنے ہیں سڑک کے دو طرف دوکانیں بنائی گئی ہیں اسٹیشن سے مٹھواڑے کے پرانے برج تک جو نیا بازار بنا ہے وہ انتصار گنج کہلاتا ہے اور وہ نواب انتصار جنگ بہادر کے نام سے مشہور ہوا ہے جس زمانہ میں نواب ممدوح اس صوبہ کے صوبہ دار تھے انھوں نے یہاں کے رفاہ عام اور اس بستی کے رونق دینے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور یہی سبب ہے کہ گذشتہ پانچ سال میں یہاں کی آبادی میں دوچند ترقی ہوئی ہے کریم آباد کی جاگیر مغرب کی طرف ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے چودہویں اور پندرہویں صدیوں کے مابین میں مسلمانوں نے کئی دفعہ ورنگل کو فتح کیا ۱۳۰۳ء میں مدت تک یہ شہر محصور کیا گیا مگر فتح نہ ہو سکا لیکن ۱۳۰۹ء میں دہلی کے بادشاہ نے پھر اس کا محاصرہ کیا لیکن راجہ کی درخواست سے چند شرائط پر صلح کر لیگئی اور دہلی کے بادشاہ نے یہ ملک پھر راجہ کو سپرد کر دیا ۱۳۲۱ء میں پھر اس

شہر پر لشکر کشی کی گئی اور تھوڑے دنوں تک محصور رہکر یہ شہر فتح ہوگیا
اور راجہ اور اوس کے خاندان کے لوگ معہ چند رفقا کے قید ہوکر دہلی کو بھیجدیے
گئے اس راجہ کا نام پرتاپ رودر تھا مگر مسلمان مورخوں نے اوس کا لدار
دیونام لکھا ہے اس راجہ کو پھر اوس کا ملک واپس کردیا گیا اور وہ ۱۳۲۱ء
میں مرگیا۔ پھر چند سال بعد یہ ریاست اوڑیسہ کے راجاؤں نے جو گجپتی کے
نام سے مشہور تھے لے لی گجپتی کے معنی صاحب فیل ہیں ورنگل کے بادشاہ
نرپتی یعنے صاحبان مردم کہلاتے تھے ۱۴۲۵ء میں اس شہر کو آخری مرتبہ
خاندان بہمنیہ کے احمد شاہ ولی نے فتح کیا اور لوٹا اس کے بعد کی صحیح تاریخ
کچھ معلوم نہیں ہے۔ قاضی پیٹھ اور ورنگل سے چلکر ریل ورنگل کے خام فصیل
سے گذرتی ہے اس فصیل کی دیواریں اب منہدم ہوگئی ہیں

چنتل پلی

پھر چنتل پلی کا اسٹیشن آتا ہے یہ وارنگل سے (۲۱٫۶) میل ہے یہ کوئی
بڑا گانوں نہیں ہے لیکن قریب کے جنگلوں اور نالابوں میں بہت شکار
ملتا ہے۔ پاکھال کا بہت بڑا اور مشہور تالاب یہاں سے مشرق کیجانب
(۲۶) میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس تالاب کا رقبہ بیس مربع میل ہے
اس تالاب کے تین طرف چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کا سلسلہ واقع ہے اور
پہاڑیوں پر نہایت ہی گھنا جنگل ہے۔ اور تالاب کے مغرب کی طرف
بند (کٹا) بنا ہوا ہے یہ دیوار جو دو پہاڑیوں کے بیچ میں بنائی گئی ہے
طول میں ایک میل ہے۔ اس دیوار پر ایک کتبہ لگا ہے اوس کے دیکھنے
سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دیوار ۱۱۸۰ء میں یعنی سات سو گیارہ برس آگے

بنالی گئی تھی یہ تالاب اوسی راجہ نے بنایا ہے جس نے ہنمکنڈہ کے
ہزار ستون کا مندر بنایا تھا اس تالاب میں بحساب اوسط (۳۵) فٹ پانی
ہے علاوہ مختلف قسم کی بڑی بڑی مچھلیوں کے اوس میں مگر۔ اور اودہ بلاد
موجود ہیں۔ جن اراضی کو اس تالاب سے آبپاشی کیجاتی ہے وہ رقبہ
میں بہت بڑی ہے بلکہ کہم میتھ تک جو اس تالاب سے (۵۰) میل کے فاصلہ
پر ہے اوس کے پانی سے آبپاشی کیجاتی ہے اور اس آبپاشی سے ایک لاکھ
روپیہ کی آمدنی ہوتی ہے۔ تالاب کے جنوب مشرق کی طرف جو جنگل واقع
ہے وہ بہت گھنا ہے۔ یہ جنگل تالاب کے کٹے سے (۴) میل کے فاصلہ پر ہے اور
تالاب کے پاس آبادی بہت کم ہے۔ اس جنگل میں اور نیز وہاں کے پہاڑوں
میں ہر قسم کا شکار بکثرت ملتا ہے۔ تالاب کے جنوبی کنارے پر چیتا کا شکار ملتا
ہے جس زمانے میں ورنگل تلنگانہ کا دار السلطنت اپنی رونق پر تھا اوس وقت
یہ قطعہ بہت آباد ہو گا مگر اب یہاں اب صرف شیر اور درندے رہتے ہیں
مشہور ہے کہ یہاں کی آب وہوا تپ آور اور مضر صحت ہے اور یہی سبب
ہے کہ تالاب کے پاس بہت کم زراعت ہوتی ہے یہاں شکار کھیلنے کیلئے
سب سے عمدہ موسم مارچ سے مئی تک ہے ۶ برس آگے عالیجناب
نواب سر سالار جنگ بہادر اول مرحوم نے اسے دوبارہ آباد کرنے
کے بہت کوشش کی تھی اور پچاس ہزار روپیہ خرچ سے دائم الحبس قیدیوں
کے لئے ایک بڑا قیدخانہ بنوایا تھا۔ مگر آخر الذکر تجویز میں کامیابی نہ ہوئی
اس قیدخانہ کی دیواریں ابھی کھڑی دکھائی دیتی ہیں۔

چینتل پلی سے روانہ ہوتے ہوئے ریل کی سڑک ایک تالاب کے جنوبی
کنارے کے پاس سے گذرتی ہے اس تالاب کا نام بلگیر ہے۔ یہاں بط اور

اور قسم کا شکار بکثرت ملتا ہے۔ وہیں پر مشرق کی طرف ایک پہاڑ ہے۔ جو شیر کے پہاڑ کے نام سے مشہور ہے۔ اسے شیر کا پہاڑ اس لئے لکھتے ہیں کہ وہاں آگے شیر بکثرت رہتے تھے اس پہاڑ کی چوٹی پر ایک بہت پرانا قلعہ بنا ہوا ہے۔ اس پہاڑ کے پاس کا جنگل نہایت گھنا ہے اور اوس پہاڑ پر سے چاروں طرف کی سیر جو دکھائی دیتی ہے وہ تصویر اوتارنے کے قابل ہے

تکنڈہ

یہ واڑی سے (۲۲) میل ہے یہ کوئی بڑا مقام نہیں ہے لیکن وہاں بخوبی شکار ملتا ہے لیکن چینتل پلی سے گارلہ کے اسٹیشن تک ریل کے دونوں طرف پچیس پچیس میل تک سوائے بندگان اعلیحضرت کے اور کوئی شکار نہیں کر سکتا۔ اگر یہاں کوئی شکار کرنا چاہے جناب صاحب عالیشان بہادر کے ذریعہ سے بندگان اعلیٰ حضرت ممدوح کی پروانگی ضرور حاصل کرنا چاہئے۔

کاسامدرم

یہ اسٹیشن واڑی سے (۲۳) میل ہے۔ یہ بھی کوئی بڑا اسٹیشن نہیں ہے یہاں ریل کی سڑک بہت بڑے تالاب کے بیچ سے جواب خشک پڑا ہوا ہے گذرتی ہے۔ اور تکنڈہ کے اسٹیشن سے کاسامدرم تک برابر جنگل ہی جنگل ہے اور یہ جنگل بہت گھنا ہے یہاں بخوبی شکار ملتا ہے۔

مانکوٹھ

یہ اسٹیشن واڑی سے (۲۴۶) میل ہے یہ کنڈی کنڈہ تعلقہ کا صدر مقام ہے اور یہاں تحصیلدار رہتا ہے یہاں سے چلکر ریل کی سڑک کئی خشک تالابوں میں سے ہوکر گذرتی ہے اون میں سے ایک تالاب کا نام اوساپلی ہے یہ جگہ اس قابل ہے کہ یہاں ایک دن گذارا جائے یہاں کے قرب وجوار کے جنگل میں شیر اور دوسرے بڑے بڑے جانوروں کا شکار افراط سے ملتا ہے۔ دو برس سے حضرت بندگانعالی شکار کے لئے یہاں رونق افروزی فرماتے ہیں اور سنا گیا ہے کہ اعلحضرت ممدوح کو دونوں مرتبہ بکثرت شکار ملا۔

گارلہ

یہ اسٹیشن واڑی سے (۲۵۰) میل کے فاصلہ پر واقع ہے یہ مقام منیر ندی کے دہنے کنارے پر ہے منیر ندی پاکہال کے تالاب سے نکلتی ہے یہاں جنگل میں بڑے جانوروں کا شکار افراط سے ملتا ہے۔ یہ مقام نواب شوکت جنگ بہادر کی جاگیر ہے نواب صاحب ممدوح قلعہ کہم بیٹھ کے قلعدار ہیں اسٹیشن سے عمارت کی لکڑی بکثرت بیرنجات کو بھیجی جاتی ہے۔

دورنکال

یہ اسٹیشن واڑی سے (۲۶۱) میل ہے یہاں سے ریل کی ایک شاخ بلند و اسٹیشن کو جہاں سنگارنی کی کوئلے کی کانیں ہیں جاتی ہے یہاں

ریل ایک گھنے جنگل سے گذرتی ہے۔ اس اسٹیشن پر ناشتا وغیرہ کھانے کا کمرہ موجود ہے۔

سنگاری

یہ اسٹیشن واڑی سے (۱۰۲) میل ہے یہ اسٹیشن ریل کی اس شاخ پر بنا ہے جو کوئلہ نکالنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ یہ کوئی بڑا مقام نہیں ہے لیکن یہاں خوب شکار ملتا ہے۔

یلندو

یہ اسٹیشن واڑی سے (۲۷۷) میل ہے۔ یہ اسٹیشن اس ریل کی اس شاخ کا جو شاخ معدنیات کہلاتی ہے آخری اسٹیشن ہے اس کوئلے کے نکالنے کے واسطے ایک تجارتی کمپنی جو دکن مائننگ کمپنی کے نام سے مشہور ہے قائم ہوئی ہے مارچ ۱۸۷۲ء میں ڈاکٹر کنگ نے جو کہ سررشتہ معدنیات سرکار انگریزی کے ملازم ہیں پہلے پہل ان معدنیات کا پتہ نکالا تھا۔ ڈاکٹر موصوف نے اس بارہ میں سرکار عالی کو اطلاع دی اور سرکار ممدوح نے مسٹر ہینی صاحب ملازم سررشتہ تعلیم کو حکم دیا کہ وہاں جاکر کوئلے کی کان کھود کے تحقیقات کے ساتھ معائنہ کرکے سرکار میں اطلاع دیں کہ یہ کان کس قدر بڑی ہے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ چار جگہ کوئلہ بافراط موجود ہے اور سطح زمین سے پچاس فٹ سے ڈھائی سو فٹ کی دوری تک کوئلہ کی تہ شروع ہو جاتی ہے اور کوئلے کی تہ تین فٹ سے تیس فٹ تک موٹی ہے کوئلہ بہت عمدہ قسم کا ہے۔ کئی جگہ کھودنے سے اور اچھی طرح حساب

لگانے سے یہ تخمینہ کیا گیا کہ ان کانوں سے چار کروڑ ساٹھ لاکھ ٹن کوئلہ نکلے گا ڈٹن ستائیس من کا ہوتا ہے۔ اسٹر ہینن نے جو سرکار عالی کی اطلاع کے لئے رپورٹ بھیجی وہ بہت اطمینان بخش تھی لیکن اوس وقت صرف چند ٹن کوئلہ کھود کر نکالتے اور اونہیں آزمایش کر کے معائنہ کرتے کے سوا اور کچھ نہیں کیا گیا۔ مگر جب ۱۸۸۶ع میں وہاں تک ریل بنگئی اوس وقت دکن مینگ کمپنی نے کوئلہ نکالنا شروع کیا۔ اوس وقت سے وہاں کے جنگل سب کاٹ ڈالے گئے اور وہاں چار ہزار آدمیوں کی بستی آباد ہوگئی چند عمدہ عمدہ مکانات بنگلے اور بڑے بڑے کارخانے تیار ہو گئے اور اب روزانہ چھ سو ٹن کوئلہ نکالا جاتا ہے۔ ان کانوں میں زمین کے اندر جاکر کوئلہ کھودا جاتا ہے اور یہ سب کام مسٹر کیپ کے زیر اہتمام ہے۔ یہ صاحب بڑے ذی فہم اور اپنے کام میں بڑے ہوشیار ہیں۔ ان کانوں کے دیکھنے میں ایک دن بڑی خوشی سے کٹ جاتا ہے۔

یہاں ایک مسافر بنگلہ ہے گر اوس میں میز کرسی وغیرہ نہیں ہے یہ مسافر بنگلہ سرکار عالی نے بنوایا ہے۔ مسافروں کو اس بنگلہ میں مفت رہنے کی اجازت ہے یہاں خوب شکار ملتا ہے۔

یہاں عمارت کی لکڑی مثلاً آبنوس۔ ساگوان جنگلوں سے کاٹکر بکثرت بیرونجات کو بھیجی جاتی ہے۔ چندہی روز ہوئے کہ اسٹیشن سے ۵ میل کے فاصلہ پر سنگ مرمر اور صابون بنانے کی پتھر کی کانیں وہاں دریافت ہوئی ہیں۔ یلندو کے مشرق کی طرف (۴۵) میل کے فاصلہ پر ایک بڑا اور قدیم زمانہ کا مندر ہے۔ یہ مندر رام کے نام کا ہے اور وہ بدراچلم کے گانوں میں واقع ہے یہ گانوں گداوری کے کنارے پر ہے۔ ہر سال

اپریل کے مہینے میں اس مندر کے پاس بڑا میلا ہوا کرتا ہے اس میلہ میں تمام اضلاع کے ہزاروں جاتری جاتے ہیں سرکار عالی کے حکام اضلاع نے وہاں ایک پکی سڑک بنادی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ رام اور سیتا اور لچھمن بنباس کی حالت میں کچھ عرصہ تک ٹہرے تھے اور جس جگہ وہ ٹہرے تھے وہ مقام پارناسلہ کے نام سے مشہور ہے اور ابھی تک موجود ہے اس دیول کے متعلق ایک کہانی یہاں لکھنے کے قابل ہے۔ قطب شاہی خاندان کے آخری بادشاہ یعنے ابوالحسن تاناشاہ مرحوم کے مدارالمہام کا نام مدنا پنتلو تھا سرکار کو اس پر بڑا اعتبار تھا اس شخص کا بھتیجا جس کا نام گوپنا تھا تعلقہ کھمم میٹھ کا پیشکار رہتا۔ وہ شخص رام کا بڑا معتقد تھا۔ اس لئے اوس نے اپنے تئیں رام داس کے نام سے مشہور کیا تھا وہ برابر سرکاری روپیہ اس دیول کی آراستگی میں صرف کیا کرتا تھا اوس نے اس کام کے لئے کئی لاکھ روپیہ سرکاری خرچ کرڈالے جب سرکار پر یہ بات ثابت ہوئی رام داس سے حساب طلب کیا گیا اور آخر کو وہ قیدخانے بھیجا گیا اس قیدخانہ میں وہ ہمیشہ رام سے دعا مانگا کرتا تھا۔ آخر کو رام نے اوس کی دعا قبول کی ایکروز رات کو ابوالحسن تاناشاہ اپنے محلسرائے میں جو حیدرآباد میں تھی سو رہے تھے اتنے میں اون کے کمرہ میں دو سپاہی چلے آئے اور بہت سی اشرفیاں کی تھیلیاں زمین پر ڈالکر تاناشاہ سے وہ گوپنا کے خلاصی کا تحریری فرمان مانگے۔ تاناشاہ گھبرا گئے اور گھبراہٹ میں قلم دوات ڈھونڈھنے لگے اتنے میں دونوں سپاہی غائب ہوگئے تاناشاہ یہ سمجھے کہ میں خواب دیکھ رہا ہوں اسلئے وہ پھر سوگئے صبح کو اونھوں نے دیکھا کہ اشرفیاں وہاں موجود ہیں اور جب گنی گئیں تو معلوم ہوا اوسی قدر رقم ہے جو گوپنا سے واجب الوصول تھی اوسوقت

تا ناشاہ کو معلوم ہوا کہ یہ اشرفیاں رام دلچھمن لائے تھے۔ انھوں نے فوراً رام داس کی خلاصی کے لئے حکم دیدیا اور دیول کے لئے کئی گانوں معافی کے لکھدئے یہ گانوں ابھی تک معافی میں چلے آتے ہیں۔ معدنیات کے شاخ کی ابتدا دورنکل سے ہے اور اوس کا آخری اسٹیشن یلندوہے دورنکل سے پہر ریل۔

پاپٹ پلی کو

جالی ہے یہ اسٹیشن واڑی سے (۲۶۶) میل ہے یہ ایک چھوٹا سا گانوں ہے مگر یہاں کے جنگل اور تالابوں میں خوب شکار ملتا ہے۔

کہم میٹھ

یہ واڑی سے (۲۷۵) میل ہے اس اسٹیشن میں ٹھہرنے کا کمرہ بنا ہے اور اسٹیشن کے چبوترے پر چھوٹا سا باغچہ لگا ہوا ہے۔ یہاں سہراب جی جمشید جی جینا اول تعلقدار اور انجینر آبپاشی تحصیلدار مہتمم کوتوالی وغیرہ رہتے ہیں قبل ریل بننے کے کہم میٹھ کی بستی بالکل اوجاڑ تھی آبادی بھی بہت تھوڑی تھی اور تجارت کا نام تک نہ تھا۔ لیکن جب سے ریل بن گئی ہے آبادی میں بہت ترقی ہوئی ہے آگے یہاں کی آبادی چھ ہزار تھی اب دس ہزار ہوگئی ہے اور نئے بازار و مکانات و نیز سڑکیں بھی تیار ہوگئی ہیں اور یہاں کے تعلقدار صاحب کے حسن انتظام سے سب طرح کی تجارت میں خصوصاً تلی وغیرہ کی تجارت میں بڑی ترقی ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ جگیا پیٹھ میں جو انگریزی سرحد میں واقع ہے تجارت میں کمی ہوگئی اور وہاں کے اکثر بیوپاری کہم میٹھ آکر سکونت پذیر ہوئے ہیں

یہاں اسٹیشن کے پاس ہی ایک ہسپتال ہے جہاں مریضوں کا مفت علاج ہوتا ہے۔ اور مفت دوا دیجاتی ہے وہاں سے قریب ہی ایک مسافر بنگلہ بنا ہوا ہے یہ بنگلہ اگلے زمانہ کے حکام کے رہنے کی بارہ دری تھی اب یہ نئے سرے سے سجکر مسافر بنگلہ بنگیا ہے۔ اس بنگلہ کے اطراف میں ایک چھوٹا سا باغ بھی لگایا گیا ہے

اس اسٹیشن سے شمال مشرق کی طرف ایک میل کے فاصلہ پر رنگ دیو کا ایک قدیم مندر بنا ہوا ہے یہ مندر ایک پہاڑی پر واقع ہے یہاں سیکڑوں آدمی روز پوجا کے واسطے جاتے ہیں اور ہر سال وہاں ایک جاترا ہوتی ہے یہاں کی زمین سیاہ مٹی کی ہے اور وہاں بہت کاشتکاری کیجاتی ہے وہاں رینڈی۔ چانول۔ جوار وغیرہ بکثرت بوئی جاتی ہے آب وہوا یہاں کی اچھی ہے سہرابجی صاحب کا بنگلہ ایک ٹیکری پر واقع ہے یہ ٹیکری پچاس فٹ بلند ہے اس بنگلہ میں جانے کے لئے دوطرف چوڑی چوڑی سیڑھیاں بنی ہیں یہ بنگلہ ڈیٹن صاحب نے بنایا تھا ڈیٹن صاحب ۵۰ برس آگے یہاں کے مشہور اور نامی صدر تعلقدار تھے ان کے ماتحت کے اضلاع میں بہت اچھا انتظام رہا کرتا تھا یہاں کے بعض معمر اور دیرینہ سال کے باشندے اب تک ڈیٹن صاحب کو بڑی عزت وحرمت اور مہربانی سے یاد کرتے ہیں۔ ان اضلاع میں وہ صاحب بہادر کے نام سے مشہور ہیں۔ کہم پیٹھ کا قلعہ ایک پہاڑ پر جو تین سو فٹ بلند ہے بنا ہوا ہے اس پہاڑ پر درخت وغیرہ نہیں ہیں یہ قلعہ ریل سے دکھائی دیتا ہے بیرونی فصیل میں چار مربع میل زمین گھری ہوئی ہے اندر حصار کا عرض بہت چوڑا ہے اور وہ بڑے بڑے سفید پتھروں کی بنی ہوئی ہے یہ پتھر برابر اور اچھے تراشے گئے ہیں اس حصار میں اونچے اونچے اور مضبوط دو دروازہ ہیں۔ دوسرا دروازہ تین مربع پتھروں کے ستون پر لگایا گیا ہے یہ ستون

اٹھارہ اٹھارہ فٹ بلند ہیں اس دروازہ میں سے جاکر پہاڑ کی اونچائی شروع ہوجاتی ہے اس راستہ میں بڑی بیلیں ہیں آدھی دور پہنچکر تیسرا دروازہ آتا ہے یہاں سے چڑھائی شروع ہوجاتی ہے اور پھر یہاں سے مڑکر قلعہ کے اوپر پہونچ جاتے ہیں اس قلعہ کے اوپر سے چاروں طرف کی خوب سیر دکھائی دیتی ہے۔ اس قلعہ میں کئی توپیں رکھی ہیں۔ بعض پیتل کی ہیں اور بعض بجھائے ہوئے لوہے کی بڑی توپوں میں یہ عبارت فارسی میں لکھی ہوئی ہے۔ رفیق نواب رکن الدولہ ظفر الدولہ ۱۱۸۵ھ یہ سنہ مطابق ہے ۱۷۶۸ء کے رکن الدولہ اوس وقت کے نظام یعنی نواب نظام علیخاں مرحوم و مغفور کے مدار المہام تھے۔ اس قلعہ کے بارے میں وہاں کے لوگ یہ بیان کرتے ہیں سات سو برس آگے جنوبی ہندوستان سے تین بھائی یہاں آکر رہے ان تینوں بھائیوں کے نام ایکی رڈی بکنارڈی۔ اولا مارڈی تھا۔ یہ لوگ ورنگل کے راجہ کھارو پر اگجنتی دیوا کے عہد میں یہاں آکر بسے اونھوں نے اوس راجہ سے کھم میٹھ کے قرب وجوار کی اراضی کاشتکاری کی غرض سے مالگذاری (پن) ٹھرالی۔ جب اونھوں نے پہلے ہی سال کاشتکاری کی غرض سے زمین میں ہل چلایا تو اونہیں بہت بڑا خزانہ ملا۔ اس خزانہ میں زیادہ تر اشرفیاں تھیں اور چونکہ وہ تینوں بھائی دیانتدار اور سیدھے سادے کاشتکار تھے اونھوں نے یہ قطعی طور سے ارادہ کرلیا کہ یہ خزانہ راجہ کو دیدیا جائے چنانچہ وہ لوگ ورنگل کو وہ خزانہ لے گئے اور راجہ کو دیا لیکن راجہ اون کی دیانتداری دیکھکر بہت خوش ہوا اور اوس کے لینے سے انکار کیا اور اون سے کہا کہ تمھیں اس زمین میں جو کچھ ملے وہ تمہارا حق ہے پھر اون تینوں بھائیوں نے راجہ سے کھم میٹھ میں ایک قلعہ بنانے کی اور نیز ندی میں کئی

انیکٹ دکٹے بنانے کی اجازت لی یہ ندی کھم میٹھ کے پاس سے گذرتی ہے راجہ نے اون کی درخواست فوراً منظور کرلی چنانچہ چند ہی سال میں وہ قلعہ اور آبپاشی کے غرض سے پانچ کٹے تیار ہوگئے مشہور ہے کہ اس قلعہ میں نواب نظام علیخاں بہادر مرحوم و مغفور کے زمانہ میں فرانسیسی فوج آکے رہی تھی اور اوس قلعہ کے استحکامات کی تکمیل کی گئی تھی اس قلعہ کے قلعدار نواب شوکت جنگ بہادر بالاحصار میں رہتے ہیں اور فصیل کے اندر کی آمدنی اونہیں معاف ہے۔ علاوہ برآں اونہیں ایک اور چھوٹی سی جاگیر دیگئی ہے۔

اس قلعہ کو سنہ ۱۵۱۶ء میں سلطان قلی قطب شاہ نے محصور کیا تھا۔ مگر وہاں کا راجہ جس کا نام سیتاپتی تھا مع اپنے رفقا کے گونڈاپلی کو بھاگ گیا۔ جعفر بیگخاں قلعدار نے سنہ ۱۷۶۶ء میں یہ قلعہ کرنل ہارٹ صاحب کو جو انگریزی فوج کا سرگروہ تھا سپرد کردیا۔ اس خیر خواہی کے عوض میں اوسے گونڈاپلی کے ضلع میں دو گانوں بطور جاگیر کے دیدئے گئے لیکن سنہ ۱۷۶۸ء میں جب یہ معلوم ہوا کہ وہ مچھلی بندر کے فرانس والوں سے خفیہ خط و کتابت کرتا ہے تو وہ گرفتار کیا گیا اور اوس کی جاگیر ضبط کی گئی۔

کھم میٹھ کے پاس چرچ مشنری سوسائٹی کے پادریوں کا مکان ہے بالفعل وہاں اہتمام پادری بینس صاحب کے محول ہے۔ اور عورتوں کی ترغیب نصرانیت کے لئے بھی یہاں پادریوں نے ایک چھوٹا سا مکان بنایا ہے اور اس مکان کا اہتمام مس برنڈن صاحبہ کے محول ہے۔ اس میں دو اور لیڈیاں اعانت کے لئے مقرر ہیں اون دو میں سے ایک لیڈی علم طب میں سند یافتہ ہے سنا جاتا ہے کہ اس زنانہ مشن سے لوگ بہت خوش ہیں اور اوس سے لوگوں کو فائدہ پہونچتا ہے۔

چنتاکنی

کھم بیٹھ کے بعد چنتاکنی کا اسٹیشن آتا ہے۔ یہ اسٹیشن واڑی سے (۲۸۵) میل ہے یہاں سے نزدیک ہی ایک تالاب ہے اور اوس میں سبت۔ اور جوار کا تنکار بخوبی ملتا ہے کھم بیٹھ سے روانہ ہونے کے بعد زمین کی ہیئت بالکل بدل جاتی ہے اور ویران پہاڑوں اور گھنے جنگل کے عوض سب طرف سیاہ زمین کے کھیت نظر آتے ہیں اور ان میں روئی کی اچھی کاشت ہوتی ہے

پھرلوناکالوکا

اسٹیشن آتا ہے یہ واڑی سے (۲۹۳) میل کے فاصلہ پر ہے جگیا پیٹھ کے جانے والے اسی اسٹیشن پر اوتر جاتے ہیں جگیا پیٹھ اس اسٹیشن سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر ہے یہاں کے اراضی میں اچھی کاشتکاری ہوتی ہے جگیا پیٹھ بہت قدیم اور مشہور بیوپار کا مقام ہے اور وہ انگریزی علاقہ میں واقع ہے اوسکی آبادی دس ہزار کی ہے مشہور ہے کہ یہ گانوں واسی ردی وینکاٹادری نائڈو نے اپنے باپ کے نام سے جس کا نام جگیا تھا بسایا یونا چکو سے روانہ ہوتے ہوئے ریل کی سڑک ویرا ندی پر سے گذرتی ہے۔ اس ندی پر پیل یا یونکا ایک عمدہ پل بنا ہے۔ بھد

مدیراکا

اسٹیشن آتا ہے۔ یہاں سے واڑی (۳۰۳) میل ہے یہ مقام صدر مقام تعلقدار تحصیلدار اور مہتمم کروڑگیری کا مستقر ہے اور یہاں اچھی کاشتکاری ہوتی ہے

یہاں سے روانہ ہوکر گونڈ اپلی کے پہاڑ دکھائی دینے شروع ہوتے ہیں اور ریل کٹیلر ندی پر سے گذرتی ہے اور اوس ندی پر ریل کی سڑک کے لئے پیل پائوں کا پل بنا ہوا ہے ۔

پروپالیم

پھر پروپالیم اسٹیشن آتا ہے۔ یہ اسٹیشن واڑی سے (۳۱۴) میل ہے یہ اسٹیشن ملک سرکار عالی کا آخری اسٹیشن ہے۔ ریل کی سڑک کے (۳۱۶) میل کے نشان کے پاس ایک مربع تختہ لگا ہوا ہے یہ تختہ ملک سرکار عالی اور انگریزی سرکار کے حد کی علامت ہے یہاں پر یہ لکھنا ضرور ہے کہ تلنگانہ کے قدیم پادشاہوں کی عقل و فراست پر تعجب کئے بغیر رہا نہیں جا سکتا۔ ان پادشاہوں نے نہایت ہوشیاری اور عقلمندی کا کام کیا تھا۔ کہ ملک سرکار میں جا بجا آبپاشی کے کئی بڑے بڑے تالاب وغیرہ علوم ریاضی کے اصول پر تیار کر کے اپنی نیک نامی کے لئے مدامی یادگار قائم کر دئے جس کی برکت اور فوائد سے لوگ آج تک مستفیض ہو رہے ہیں ۔

کنگی نینی

پھر کنگی نینی کا اسٹیشن آتا ہے یہ واڑی سے (۳۱۹) میل ہے یہاں پر ریل کی سڑک گونڈ اپلی کے پہاڑوں سے سے گذرتی ہے اس پہاڑ پر درخت افراط سے ہیں اور وہاں عمدہ سیر نظر آتی ہے ۔

گونڈاپلی

پھر گونڈہ پلی کا اسٹیشن آتا ہے یہ واڑی سے (۲۴۸) میل ہے یہہ مقام بہت آباد ہے اور اوس میں ساڑھے چار ہزار آدمی بستے ہیں یہ گانوں لکڑی کے چھوٹے چھوٹے مورتوں اور کھلونوں کی ساخت کے لئے مشہور ہے یہہ کھلونے ایک ماشئے سے بہت ہلکی لکڑی سے جس کے درخت یہاں کے پہاڑوں پر بافراط اوگتے ہیں بنائے جاتے ہیں۔ اسٹیشن کے مقابل یہاں کا مشہور قلعہ جو ایک پہاڑ کی چوٹی پر بنا ہوا ہے دکھائی دیتا ہے اس پہاڑ کے گرد اور پہاڑیوں کا سلسلہ واقع ہے مشہور ہے کہ یہہ قلعہ راجہ الوفتاردوی نے ۱۳۶۰ء میں بنوایا تھا۔ اور اس قلعہ کا نام گونڈہ پلی تھا۔ گونڈ اڈو اوس گڈریے کا نام تھا جس نے راجہ کو قلعہ بنانے کے لئے اوس پہاڑ کا پتہ بتایا تھا اس قلعہ کے استحکامات وغیرہ کی فصیل اور دیواریں شکستہ ہوگئی ہیں اور خود قلعہ ویران اور شیروں اور درندہ جانوروں کا مسکن بنگیا ہے۔

خاندان ردی کے تمام ہونے پر یہہ قلعہ اوڑیسہ کے راجہ نے لے لیا پھر ۱۴۷۰ء میں اس قلعہ کو محمد شاہ بہمنی نے اوڑیسہ کے راجہ سے لے لیا اور اوس قلعہ میں مسلمانوں کی ایک جمعیت متعین کی گئی۔ لیکن دوسرے سال جبکہ سخت قحط سالی ہوئی تھی اوس جمعیت کے سپاہی باغی ہوگئے اور اونھوں نے قلعہ کے حاکم کو مارڈالا اور وہ قلعہ بھیمارا جہ اوڑیا کے حوالہ کردیا اس واقعہ کی خبر سن کر محمد شاہ ایک بڑی جمعیت لیکر بیدر سے روانہ ہوا اور اوڑیسہ کے ملک کو فتح کرکے اوسے غارت کیا اور پھر گونڈاپلی کے قلعہ کو محصور کیا بھیمارا جہ نے چھ مہینے تک بڑی بہادری سے محصور رہکر معافی کے وعدہ پر اپنے تئیں غنیم کے

حوالہ کر دیا لوگ کہتے ہیں کہ جس وقت محمد شاہ اس قلعہ کے دیکھنے کے لئے وہاں
داخل ہوا اوس وقت اوس کی عمر (۲۳) برس کی تھی اور جب اوس نے دیکھا کہ
ایک ہندوؤں کے مندر میں چند برہمن پوجاری اپنے مذہب کی پوجا کر رہی
ہیں تو اوسے بہت غصہ آیا اور اوس نے اپنے ہاتھ سے اون کو مار ڈالا پھر
اوس نے حکم دیا کہ وہ مندر توڑ کر وہاں ایک مسجد بنائی جائے پھر محمد شاہ یہاں
تین چار برس رہا اور کئی راجاؤں کے ملک فتح کئے اوسی زمانہ میں اوس کے
معمر اور دیانت دار وزیر خواجہ محمد عوان کو لوگوں نے سازش کرکے مار ڈالا
یہہ واقعہ اسی پہاڑ کے دامن میں واقع ہوا ہے - اوس وقت تک محمد شاہ کا
خیمہ گاہ اس پہاڑ کے دامن میں تھا مشہور ہے کہ اس واقعہ کے سبب سے
محمد شاہ کو اوس جگہ سے بہت نفرت پیدا ہوئی اور وہ پھر بیدر کو چلا گیا وہاں
پہونچکر اوس نے مے نوشی اس قدر شروع کی کہ وہ مارچ ۱۴۸۲ء میں سرسام کی
بیماری سے مر گیا اور حالت نزع میں چلاتا تھا کہ مجھے محمد عوان پہاڑ سے
ڈالتا ہے پھر ۱۵۱۵ء میں اس قلعہ کو راجہ کرشنا دیو ارایا نے لیا اور اوڑیسہ
کے راجاؤں کے قبضہ میں رہا مگر ۱۵۳۰ء میں پھر اس قلعہ کو سلطان قلی قطب شاہ
نے گولہ باری کرکے چھین لیا - اور پھر مدت تک گولکنڈہ کا پادشاہ ابراہیم قطب شاہ
اس قلعہ میں جاکر رہا اس پادشاہ کو وہ قلعہ بہت پسند تھا اوس نے اس قلعہ میں
بہت کچھ بڑھایا اور بستی کے چاروں طرف ایک فصیل بنائی اور وہ مقام جہاں
اوس کا لشکر گاہ تھا آج تک ابراہیم پٹم کے نام سے مشہور ہے کہتے ہیں کہ
۱۶۸۷ء میں یہ قلعہ اورنگ زیب کے قبضہ میں آگیا اور ۱۷۶۶ء میں انگریزی
فوج نے جنرل کیلاڈ کے ماتحتی میں اس قلعہ پر حملہ کیا اور فتح کر لیا اس قلعہ کا
بالا حصار سلطان عبد اللہ قطب شاہ نے بنایا تھا اور اپنے عہد سلطنت میں

جو ۱۶۲۱ء سے ۱۲۶۹ھ تک تہا او سے اپنے رہنے کے لئے آراستہ کیا ۱۸۵۹ء
میں انگریزی فوج نے یہ قلعہ خالی کردیا پہاڑ کے دامن میں صرف ایک پارک
باقی ہے۔ اور اب وہ مسافر بنگلہ کے نام سے مشہور ہے۔ ہیرے کی وہ کانیں
جو گولکنڈہ کے نام سے مشہور ہیں گونڈ اپلی کے مغرب کی طرف بارہ میل کے
فاصلہ پر پرتیال کے گانوں میں واقع ہیں۔ یہ گانوں وادی کرشنا میں واقع
ہے یہ کانیں مالاولی اور گولاپلی میں بھی موجود ہیں یہ دونوں گانوں بجواڑے
کے شمال مشرق کی طرف واقع ہیں سب سے بیشتر ان گانوں کا نہایت معتبر
حال ایک فرانسیسی جوہری نے جس کا نام ٹیو رینیر تھا لکھا ہے یہ شخص سترہویں
صدی عیسوی میں جواہرات خریدنے کے لئے چھ مرتبہ ہندوستان آیا وہ گولکنڈہ
سے مشرق کی طرف سات دن کی راہ گیا اور کرشنا ندی سے پار ہوکر وہ ان
گانوں تک پہونچا۔ اوس نے لکھا ہے کہ جب میں وہاں پہونچا تو میں نے ساٹھ ہزار
آدمیوں کو ہیرا نکالنے کے کام میں مصروف پایا۔

بجواڑہ

یہاں سے واڑی تک (۳۴۸) میل کا فاصلہ ہے۔ اور یہ ملک سرکار عالی کا
آخری اسٹیشن ہے۔ یہاں مسافروں کے ٹھہرنے کا کمرہ ہے اور ریل کے چبوترے پر
پھول وغیرہ کے جھاڑ لگے ہیں۔ یہاں کے اسٹیشن ماسٹر جن کا نام مسٹر ٹیمس ہے۔
یہاں کے بستی کے حالات سے بہت اچھی طرح واقف ہیں جو پوچھئے بتا دیتے
ہیں بجواڑے کی قدیم بستی کرشنا ندی کے بائیں کنارے پر واقع ہے اور وہاں
سے سمندر تک (۴۵) میل کا فاصلہ رہجاتا ہے۔ کرشنا ندی مچھلی بندر کے پاس
خلیج بنگالہ میں گرتی ہے۔ بجواڑے سے حیدرآباد تک اچھی سڑک بنی ہوئی ہے

بچواڑہ عجیب بسر کی جگہ پر واقع ہے اوس کے سب طرف مخروطی شکل کے
اونچی اونچی پہاڑیاں واقع ہیں یہ پہاڑیاں چار سو فٹ سے چھ سو فٹ تک
بلند ہیں بچواڑے کی آبادی دس ہزار ہے۔ یہاں قدیم زمانہ کے بہت سی
نشانیاں دستیاب ہوئی ہیں۔ خصوصاً جین مذہب کی مورتیں۔ ان مورتوں
میں سے دو مورتیں مغربی پہاڑی پر ہیں اور ایک تصویر مشرقی پہاڑ پر کھودی
سے معلوم ہوا ہے کہ جہاں پر اب بچواڑہ آباد ہے وہاں قدیم زمانہ میں ایک
بڑا شہر آباد تھا۔ اور وقتاً فوقتاً وہاں پتھر کے کتبہ گیارہوں صدی کے کھدے
ہوئے ملتے ہیں۔ چونکہ یہ مقام ندی کی ایک گھاٹ پر واقع ہے۔ اور اوس
کے سب طرف پہاڑ ہیں اور ان پہاڑوں سے بڑا بچاؤ ہے اسی سبب سے
۱۰۲۴ء سے (جبکہ خاندان چولا کے بادشاہوں نے اس ملک پر قبضہ کیا
دتاریخ ۱۷۶۵ء (جبکہ نواب نظام علیخاں بہادر مرحوم نے مچھلی بندر پر حملہ کرنا
چاہا تھا۔) جو جو فوجیں اس طرف سے گذریں اونھوں نے محفوظ مقام سمجھکر
یہاں پر قیام کیا۔ جو پہاڑی آج کل تار برقی کی پہاڑی کھلاتی ہے وہ آگے ندی
کے عین کنارہ تک چلی گئی تھی اور ندی کے کنارے پر جو سڑک ہے سو برس آگے
وہاں پر پہاڑی کا ایک ٹکڑا بر آمدے کی طرح واقع تھا اور فوجی حکام اوس کو
اپنے بڑے مطلب کا خیال کرتے تھے لیکن جس وقت کہ جنرل کیلاڈ بہادر اپنی
فوج لیکر بچواڑے گئے اور ۱۷۶۶ء میں گونڈاپلی کے قلعہ پر اپنا قبضہ کر لیا تو بچاؤ
کے لئے ایک پہاڑی پر دمدمہ بنایا گیا اور کئی برس تک وہاں کچھ فوج رکھی گئی
اس دمدمہ کی علامتیں ابھی تک موجود ہیں۔ ندی کے کنارے جو پہاڑ کی چٹانیں
آویزاں معلوم ہوتی تھیں وہ اب نہیں ہیں کیونکہ سررشتہ تعمیرات نے وہاں
کے پتھر ندی میں اینٹ بنانے کے لئے کھدوا ڈالے مغربی پہاڑ پر کاناکادرگا

کے مندر میں دو کتبہ موجود ہیں۔ یہ کتبہ ۱۵۱۸ء کے کھدے ہوئے ہیں ان کتبوں میں ایک چھتری خاندان کے آٹھ پشتوں کا شجرہ دیا ہے مشہور ہے کہ ۱۵۰۱ء میں راجپوت کے چار قومیں بجواڑے میں آئیں۔ ان چاروں قوموں کے سردار کا نام مادہو ورما تھا۔ اسی مادہو ورما کی نسل کے چند شخص ہزار برس کے بعد شاہان گولکنڈہ کے دربار میں بڑی بڑی خدمتوں پر مامور تھے ۱۶۵۲ء میں ان لوگوں نے وزگاپٹم میں اپنی ریاست قایم کرلی اور ۱۷۱۳ء میں ویانگرام میں ایک قلعہ بنایا اور ابھی تک ان کی اولاد وہاں موجود ہے۔

بجواڑے میں صدر اسسٹنٹ کلکٹر اور اگزیکیوٹو انجنیر اور سپرنٹنڈنگ انجنیر رہتے ہیں۔ چرچ مشنری سوسائٹی کے یہاں کئی مدرسہ ہیں اور انجمن مذکور کے پادری ہری سن صاحب وہاں ایک بنگلہ میں جو اسٹیشن کے پاس بہت اونچی پہاڑی پر بنا ہوا ہے رہتے ہیں یہ صاحب ایک مدرسہ میں نماز (عیسائیوں کی طرز کی عبادت) پڑھاتے ہیں اس پہاڑ پر ایک اور بنگلہ بنا ہے اور مشہور ہے کہ یہ بنگلہ کرنل آر صاحب نے بنایا تھا اس پہاڑ پر بدھ کا مجسمہ سیاہ پتھر کا بنا ہوا رکھا تھا یہ مجسمہ ایک لیبریری میں رکھا گیا ہے یہاں فرقہ رومن کیتھولیک کا بھی ایک چھوٹا سا گرجا ہے حیدرآباد سے کبھی کبھی اس فرقہ کا ایک پادری اوس گرجا میں جاکر (عیسائیوں طرز کی) نماز پڑھاتا ہے یہاں ڈاکخانہ اور تارگھر کلکٹر اور تحصیلدار کی کچہری ایک مسافر بنگلہ اور لیبریری اور ریڈنگ روم بنا ہے ریڈنگ روم کے دروازہ پر بدھ اور جین مذہب کے مجسمیں کھڑے کیے گئے ہیں یہ مجسمیں وہاں اوس وقت ملے تھے جب وہاں آبپاشی کی نہر کھودی جاتی تھی تھوڑے دنوں سے سکندرآباد کے پیرس اینڈ کمپنی نے وہاں ایک دوکان کھولی ہے اور اون کے دوکان میٹھے پانی وغیرہ سے بجواڑے سے اور گنٹور کے یورپین باشندوں کو

بڑا آرام ملنے لگا ہے۔ ایک زمانہ میں بجواڑہ غلیظ مقام تھا وہاں کی آب و ہوا مضر صحت تھی اور ہر سال سیکڑوں آدمی ہیضہ سے مرتے تھے جب سے وہاں تک ریل بنی ہے۔ اوس وقت سے وہاں بڑی صفائی ہوگئی ہے اور سب غلاظت دفع کردی گئی غلیظ جھوپڑے اوٹھا ڈالے گئے اور بستی کے باہر کی آب وہوا جو سابق میں بہت غلیظ تھی اب وہ بھی اچھی ہوگئی ہے اسٹیشن کے مشرق کی طرف چند روز سے ایک نئی بستی آباد ہوئی ہے۔ اس بستی کا نام بکننگ کھام پیٹھ ہے اور اسی مقام پر وہاں کے یوروپین لوگ رہتے ہیں یہاں آبپاشی کی نہر پر اسٹیشن کو جانے کے لئے ایک پل بنایا گیا ہے یہ سب اصلاحیں ارنڈل صاحب کلکٹر ضلع کرشنا اور وینچ صاحب اسسٹنٹ کلکٹر ضلع مذکور کے حسن انتظام کا نتیجہ ہے مگر یہاں سال کے بارہوں مہینے گرمی زیادہ پڑتی ہے اور عین موسم گرما کی گرمی تو نابرداشتنی ہوتی ہے۔

جو تار برقی مدراس سے کلکتہ جاتا ہے اوس کے کھمبے یہاں پر کرشنا ندی کے اوپر مقابل کے اور راقم کی رائے ہیں وہ بنا ہر میں کھمبیں تار کے دو کھمبوں ہیں ایک سے دوسرے تک اس قدر فاصلہ نہیں ہے۔ یہ تار اس مقام پر ساگون کی لکڑی کے بڑے بڑے کھمبوں میں لگائے گئے ہیں یہ کھمبے ایک طرف سے تاروں سے کسے ہوئے ہیں۔ سب تین تار ندی پر لگے ہیں یہ تینوں تار علیحدہ علیحدہ کھمبوں پر لگے ہیں سب سے او نچے تار کا کھمبا بجواڑے کے طرف (۴۰۵) فٹ بلند پہاڑی پر لگا ہوا ہے۔ اور اون کے مقابل کا دوسرا کھمبا ندی کے اوس پار سیتانگرم کی پہاڑی پر جو (۲۷۲) فٹ بلند ہے لگایا گیا ہے۔ اور ان دونوں کھمبوں میں بخط مستقیم (۵۰۰۰) فٹ کا فاصلہ ہے اس سے ظاہر ہے کہ یہ تار دونوں کھمبوں کے بیچ میں خم کھائے ہوئے ہیں۔

جہاں سے یہ نالا بہت جھکا ہوا ہے وہاں سے اینکٹ (کٹی) کی سطح (۲۶) فٹ ہے بجواڑے کی پہاڑی اینکٹ سے اوپر اور سیتانگرم کی پہاڑی اینکٹ سے نیچے ہے جولائی ۱۸۶۲ء میں جبکہ اینکٹ کے اوپر (۲۰) فٹ سے زیادہ پانی تھا اوسوقت یہ نالا پانی سے (۲۶۴) فٹ اونچا تھا جن پہاڑوں میں سے کرشنا ندی یہاں پر گذرتی ہے دیکھنے کے قابل ہے یہاں پر ندی کے مقابل کے کناروں کا فاصلہ ایک دوسرے سے پون میل ہے۔ علاوہ ان پہاڑوں کے وہ مقام بھی جہاں سے آبپاشی کی نہر بنائی گئی ہے دیکھنے کے قابل ہے اور ندی کا اینکٹ (کٹا) دیکھنے کے قابل ہے یہ کٹا ۱۸۵۵ء میں کرنل آر صاحب نے سات لاکھ روپیہ کے خرچ سے بنایا یہاں کی سیر دیکھنے کے قابل ہے کرشنا ندی دو بلند پہاڑوں میں سے گذرتی ہے اور آبپاشی کی نہریں یہیں سے شروع ہوتی ہے او مچھلی بندر اور ایلور کی طرف چلی گئی ہے بجواڑے کے مقابل سیتانگرم کے کنارے سے آبپاشی کی ایک اور نہر بنائی گئی ہے۔ یہ نہر بکنگ گہام کنال کھلاتی ہے۔ اور عالیجناب ڈیوک آف بکنگ گہام بہادر سابق کے گورنر مدراس کے نام سے مشہور ہے یہ عمدہ نہر مدراس تک چلی گئی ہے اور اوس کے سبب سے سامان اور باربرداری کی بہت بڑی تجارت ہوتی ہے۔ یہ دونوں نہریں مارچ سے جون تک کیچڑ نکالنے کے واسطے بند کیجاتی ہیں

جب سے کہ ڈورنکل سے بجواڑے تک ریل بن گئی تب سے بجواڑے میں اس ریل پر سے بہت مال اوترنے لگا زیادہ تر کوئلہ اور السی وغیرہ اوترتی ہے مگر بجواڑے پر سے بہت ہی تھوڑا مال ریل پر لادا جاتا ہے جبکہ ریل پہلے پہل جاری ہوئی اوس وقت لوگ بکثرت سوار ہونے لگے۔ اوسوقت

یہ خیال کیا گیا کہ یہاں سے بہت مسافر سوار ہوا کریں گے لیکن بہت جلد یہ خیال غلط ثابت ہوا لیکن علی العموم نظر کرکے اس ریل کی نئی شاخ یعنے جو ریل سکندرآباد سے آگے جاتی ہے۔ اوس کے مسافروں کے کرایے کی آمدنی اطمینان بخش ہے۔

بیجواڑے کے مقابل کرشنا ندی کے اوس پار سے سدرن مرہٹا ریلوے بنی ہے۔ یہ ریل چھوٹی پٹری کی ہے اور وہ مدراس کی ریل سے کونڈگل کے اسٹیشن پر ملتی ہے۔ عالیجناب لارڈ مار اصاحب نے غرہ اکتوبر ۱۸۹۰ء کو بیجواڑے میں ایک اور ریل کی بنیاد قایم کی یہ ریل مشرقی ساحل کے ریلوے کے نام سے مشہور رہے۔ بالفعل یہ ریل بیجواڑے سے کٹک تک بن رہی ہے اور غالباً آخر کو یہ ریل کلکتہ تک بڑھائے جاویگی کرشنا ندی کے اوپر ہیل پایوں کا پل بنایا جاتا ہے اس پل کے بنجانے سے سدرن مرہٹا ریلوے مشرقی ساحل کے ریلوے کے ساتھ ملجائیگی۔ جب ریل بنجائیگی (اور اوس کی تیاری میں دو برس کی مدت کا تخمینہ کیا گیا ہے۔)

اور مشرقی ساحل کی ریلوے بھی بنجائیگی اوس وقت دیکھنا چاہیئے کہ ان دونوں ریلوئے ساتھ ملجانے سے ملک سرکار نظام کی ریلوے کی آمدنی میں کیا ترقی ہوتی ہے فقط

ترجمہ۔ اخبار سینٹ جان گرجا سکندرآباد۔ اف اس۔ لیوین اسکوائر ٹرافک انسپکٹر ریلوے سرکار عالی مطبوعہ ۱۸۹۲ء

ملاحظہ ہو (۱۸۴) تواریخی حالات ریلوے مقامات

نظام آباد

یہ ضلع سکندر آباد کے ایکسو میل شمال میں واقع ہے۔ اسکا سابقہ نام اندور تھا اور شیواجی (۱۶۲۷ء و ۱۶۸۰ء) کے دکن حملوں کے وقت اس کو کافی اہمیت حاصل رہی اس لئے کہ یہ مقام شمالی ہند سے جنوبی ہند میں آنے کے ٹھیک راستہ پر واقع تھا۔ انیسویں صدی کے اوائل تک یہ ضلع ٹھگوں کا صدر مقام رہا یہاں ایک نہایت ہی قدیم خوبصورت مندر کے کھنڈرات اب بھی موجود ہیں۔ ابتداً یہ مندر رام چندرجی۔ لکشمن جی اور سیتا بائی کے نام نامی سے معنون تھا۔ یہ مندر روایت کے مطابق اسی شخص کا تعمیر کردہ ہے جس نے پہاڑ کے جنوب میں تالاب بنوایا ہے۔ اندور کا قدیم قلعہ اب جیل میں مبدل ہوگیا ہے اور وہاں کے مندر کی مورتیں اندلوائی منتقل کردی گئی ہیں۔ یہ ضلع اول تعلقدار صاحب تحصیلدار صاحب۔ اور مہتمم صاحب کوتوالی کا مستقر ہے۔

اسٹیشن پر قیام وطعام کا معقول انتظام ہے۔

ناندیڑ

ضلع ناندیڑ سکھوں کے مندر کی وجہ سے زیادہ مشہور ہے۔ یہ مندر جسے گردوارہ کہتے ہیں۔ اسٹیشن سے ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس میں سکھوں کے دسویں اور آخری گرو یعنی گروگوبند کا مزار ہے جو ۱۷۰۸ء میں اسی مقام پر قتل کئے گئے۔ اس مزار پر قیمتی پتھر جڑے ہوئے ہیں۔ گردوارہ میں داخل ہونے کے چوراستے ہیں۔ ان کے دروازوں پر چاندی کے پتر جڑے ہوئے ہیں اور فرش اور ستونوں پر نہایت اعلیٰ درجہ کی گلکاری کے نمونہ موجود ہیں اس

دلکش مقام کا نظارہ سر شام بہت بھلا معلوم ہوتا ہے۔ یہی وہ وقت ہوتا ہے جبکہ سکھ لوگ عبادت میں مصروف ہوتے ہیں۔ جو اصحاب اس وقت انکی عبادت دیکھنے کی غرض سے جاتے ہیں اُن کو یہ لوگ علیحدہ قالین پر بٹھلاتے ہیں اور شوق سے عبادت کے دیکھنے کی اجازت دیتے ہیں۔ گرودوارہ کے عقب میں ایک تالاب ہے جہاں سکھ زائرین نہا دھو کر گرودوارہ میں داخل ہوتے ہیں۔ دور دراز مقامات سے ہمیشہ سکھ مسافرین یہاں آتے رہتے ہیں یہیں پر سکھ بچوں کی تعلیم کے لئے ایک خانگی مدرسہ قائم ہے جس کے اخراجات کی تکمیل چندے سے ہوتی ہے۔ حال ہی میں گرودوارہ میں برقی روشنی کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

سترہویں صدی کی تاریخ میں نانڈیڑ کو کافی اہمیت حاصل رہی ہے اس زمانہ میں یہاں مرہٹوں کی چھاؤنی تھی اور اس مقام سے مرہٹہ سرداروں نے جالنہ پر حملہ کیا تھا۔

موجودہ نانڈیڑ ایک اہم تجارتی منڈی ہے۔ یہاں اس وقت پارچہ بافی کی ایک گرنی ہے۔ جو عثمان شاہی ملز کے نام سے موسوم ہے علاوہ ازیں اور بھی متعدد قسم کی گرنیاں یہاں موجود ہیں۔ یہ ضلع اول تعلقدار صاحب ضلع مہتمم پولیس مہتمم تعمیرات کا مستقر ہے۔ ضلع میں ایک سرکاری مسافر بنگلہ ہے۔ اسٹیشن پر قیام و طعام کا معقول انتظام ہے۔ ضلع میں انگریزی ٹپہ خانہ اور تار گھر بھی ہے۔

زمانہ گذشتہ میں یہاں کا ہاتھ کا بنا ہوا کپڑا بہت مشہور تھا۔ جس کے اب بھی کچھ کچھ نشانات باقی رہ گئے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں یہاں کی تجارت روز افزوں ترقی پر ہے۔

جالنہ

دکن میں یہ سب سے قدیم شہر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جس وقت جالنہ کو جنکا پور کہتے تھے اس وقت سیتا بائی یہاں مقیم تھیں۔ اس شہر کا نام ایک مسلمان جلا ہے کی خواہش پر جو اس کی آرایش و اصلاح کا خواہشمند تھا۔ جالنہ میں تبدیل ہو گیا۔ جالنہ کے شمال میں حضرت محمد ابراہیم صاحب کی مزار ہے۔ حضرت معمر آنحضرتؐ کے صحابہ میں سے ہیں اور دکن میں ابتدائی عرب اقوام کے ساتھ آئے تھے۔ آپ کے متعلق تعجب خیز بات یہ ہے کہ قد مبارک نو فٹ کا تھا۔

عہد اکبری کا ۱۶۰۵ء ۱۵۵۶ء میں یہ شہر اکبر کے ایک فوجی سردار کے جاگیر میں شامل تھا۔ اور یہی وہ مقام ہے جہاں بعد میں ابوالفضل مصنف آئینہ اکبری اپنی جلاوطنی کے زمانہ میں کچھ عرصہ تک مقیم رہا۔ سترہویں صدی ۱۷ء میں خان خانان مغل صوبہ دار احمد نگر نے جالنہ کو اپنا مستقر قرار دیا تھا۔ اورنگ زیب بہ حیثیت صوبہ دار دکن کے یہیں متمکن رہا اور یہیں سے وہ مغل اور مرہٹہ افواج کے درمیان خونریز لڑائی کا نظارہ دیکھا کرتا تھا۔

جالنہ کی جامع مسجد عہد جہانگیری میں تعمیر ہوئی۔ اسکی بنیاد جمشید خاں نے جو اُس زمانہ میں یہاں کا صوبہ دار تھا رکھی۔ اٹھارہویں ۱۸ صدی عیسوی میں آصف جاہ نظام الملک اول بانی خاندان آصفیہ نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے اُسی جگہ کو زینت بخشی اور سرکار والاہی کے فرمان کے بموجب یہاں کا قلعہ تعمیر ہوا۔ اس وقت سے یہاں بازار ہے۔ اس عمارت کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں ایک کنواں ہے۔ جس میں متعدد زمین دوز راستہ اور کمرے ہیں

جالنہ میں تین مشہور مندر ہیں جو کہ گنپتی مہبیروبہ اور انند سوامی کے نام نامی سے معنون ہیں۔

انیسویں صدی عیسوی میں جالنہ بہ حیثیت فوجی مقام کے کافی اہمیت رکھتا تھا۔ ۱۸۰۳ء میں مرہٹوں نے قلعہ جالنہ میں قیام کیا لیکن انھوں نے بعد میں کرنل اسٹیونس کے لئے یہ قلعہ خالی کر دیا۔ اسٹیشن سے تیس میل کے فاصلہ پر مشہور میدان جنگ آسی (Assey) واقع ہے۔

جالنہ ضلع اورنگ آباد کا سب سے اہم تجارتی مرکز ہے یہ ضلع مددگار تعلقدار اور مہتمم کوتوالی کا مستقر ہے۔ یہاں پر ایک گرجا، انگریزوں کا قبرستان انگریزی ڈاک خانہ اور تار گھر بھی ہے۔ اس مقام کے کوئلے (Oranges) بہت مشہور ہیں اور موسم سرما میں ان کی مانگ حیدر آباد اور بمبئی کے بازاروں میں بہت ہوتی ہے۔ یہاں پر متعدد روئی اور کپاس کی گرنیاں ہیں۔ چودہ میل کے فاصلہ پر دیول گانوں واقع ہے۔ جہاں سالانہ جاترا ہوتی ہے۔

اورنگ آباد

یہ ضلع صوبہ دار صاحب ضلع مہتمم کوتوالی مہتمم تعمیرات کا مستقر ہے اسٹیشن پر مسافروں کے لئے قیام گاہ اور رفرشمنٹ روم ہیں۔ نیز اسٹیشن کے حدود سے باہر ایک مسافر بنگلہ بھی ہے جہاں مسافرین ٹھیر سکتے ہیں۔ اسٹیشن سے ڈیڑھ میل پر شہر اور کنٹونمنٹ واقع ہے۔ کنٹونمنٹ میں ایک رسالہ اور دو پلٹنیں مقیم ہیں۔ یہاں پر مجسٹریٹ مہتمم پولیس کے مکانات بھی ہیں۔ کنٹونمنٹ میں بھی ایک مسافر بنگلہ ہے۔

سرکار عالی کے علاقہ میں یہ سب سے اہم شہر ہے۔ یہاں کی آبادی خاصی

پانی کا معقول انتظام ہے۔ شہر میں تار گھر اور ریٹھ خانہ بھی ہے۔ نیز متعدد کارخانہ جات بھی موجود ہیں۔ حال حال میں برقی روشنی کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

اورنگ آباد کی بنیاد ۱۶۱۰ء میں ملک عنبر نے کھرکی نامی شہر کے کھنڈروں پر رکھی۔ یہ شہر ایک غیر مسطح زمین پر واقع ہے اور اطراف و اکناف سے اونچی پہاڑیوں اور چٹانوں سے گھرا ہوا ہے۔ ملک عنبر کی وفات کے بعد اس کے فرزند فتح خاں نے اس کا نام فتح نگر رکھا اور فتح نگر کو مغلوں کے آخری فرمانروا اورنگ زیب نے اورنگ آباد میں بدل دیا۔ یہ وہ مقام ہے جس کو اس عالی مرتبہ بادشاہ نے اپنا پایۂ تخت قرار دیا تھا۔ شہر کی فصیل اور مظفر شاہ قدس سرہ کی مزار اسی زمانہ کی یادگار ہیں۔

یہاں کی قابل دید اور عمدہ عمارت۔ بی بی مقبرہ ہے جہاں اورنگ زیب کی ملکہ رابعہ دورانی مدفون ہیں۔ اس عمارت کے بننے میں تقریباً دس سال صرف ہوئے۔ اور اس کو اورنگ زیب نے تاج محل آگرہ کے نمونہ پر بنوایا اس پر تقریباً ۶½ لاکھ روپیہ صرف ہوا۔ یہ مقبرہ ایک خوبصورت باغ میں واقع ہے۔ جہاں متعدد فوارے اور سرو کے درخت ہیں جو اس کی زیب و زینت کو دوبالا کرتے ہیں اس مقبرہ کے اکثر حصے سنگ مرمر کے ہیں اور بعض حصوں سے عربی فن عمارت کی جھلک نظر آتی ہے۔ محکمہ آثار قدیمہ سرکار عالی نے اس کو اچھی حالت میں رکھا ہے۔

اٹھارویں صدی میں جبکہ افواج نظام اور فرانسیسیوں کے درمیان مختلف جھڑپیں ہوئیں اس وقت اس شہر نے نمایاں حصہ لیا۔ سرکار آصفجاہ نظام الملک نے جو محل یہاں تعمیر کروایا تھا اس کے نشانات اب بھی بہت کچھ باقی ہیں۔ نیز سالار جنگ اول وزیر سلطنت آصفیہ کے قیام گاہ کے نشانات بھی

کچھ کچھ پائے جاتے ہیں۔ اورنگ آباد سے چند میل پر غار ہائے ایلورہ واقع ہیں۔ جو قابل دید ہیں۔ ان تاریخی مقامات کو دیکھنے کے لئے سواری کا معقول انتظام ہے۔ کرایہ کے ٹانگہ اور موٹریں مسٹر نوئیروان جی مہیا کرتے ہیں جو اس خاص کام پر متعین ہیں۔

غار ہائے اجنٹہ جن کی تاریخ سنہ ۲ ق م سے سنہ ۷ء تک ہے اپنے زمانہ کی مصوری اور سنگ تراشی کا بہترین یادگار ہیں۔ سنہ ۱۸۱۹ء میں یہ ظاہر ہوئے اور ان کے تحفظ کا خیال سب سے پہلے ایسٹ انڈیا کمپنی کو ہوا۔ تقریباً ایک صدی سے یہاں کی عدیم النظیر تصاویر انگلستان کی وکٹوریا اور البرٹ میوزیم میں موجود ہیں جن کو وہاں کے لوگ نہایت ہی وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

غار ہائے اجنٹہ کے متعلق حالیہ مستند کتاب (Ajanta frescoes) اجنٹہ فریسکوز ہے۔ جو لیڈی ہرنگ ہم کی تصنیف کردہ ہے۔ یہ تصاویر اس زمانہ کے اعلیٰ مدارج مصوری کو ظاہر کرتے ہیں۔ مسٹر لارنس بنین بیان کرتے ہیں کہ یہ تصاویر بدھ مذہب کے جوش اور عقیدہ کی زندہ یادگار ہیں۔ انیسویں صدی کے جزو ثانی میں مسٹر گریفتھ کو یہاں کے تصاویر کو اتارنے پر مامور کیا گیا مسٹر گریفتھ اور ان کے ساتھیوں نے نہایت جانفشانی اور مستعدی سے مختلف اوقات میں اس کام کو ختم کیا۔ مسٹر گریفتھ غار ہائے اجنٹہ کا تفصیل معائنہ کرنے کے بعد لکھتے ہیں ان غاروں کے نقشہ کشی۔ سنگ تراشی وغیرہ اور سی زمانہ چودھویں صدی ع کے اٹلی کے فن مصوری کے مشابہ ہے چونکہ ان دونوں میں بہت کچھ موافقت پائی جاتی ہے۔ اسلئے پتہ چلتا ہے کہ مصور دنیاوی حالات سے بہت کچھ واقفیت رکھتے تھے۔ روزمرہ زندگی کے عناصر مثلاً کھانا پکانا۔ پانی لانا۔ اناج کی خرید وفروخت۔ ہاتھیوں کی لڑائی شکار کے مناظر ناچ کھیل وغیرہ نہایت

ہی باریکی اور نزاکت سے بنائے گئے ہیں۔ ان نقوش سے پتہ چلتا ہے کہ جن مصوروں نے ان کو بنایا ہے وہ بہت باریک ہیں اور نیز حافظہ رکھتے ہوں گے یہاں کے غار ہائے ایلورہ کی طرح زیادہ شکستہ حالت میں نہیں ہیں۔ ہندوستانی آثار قدیمہ میں کوئی ایسا مقام نہیں جہاں فن تعمیر مصوری اور سنگ تراشی کے متحدہ نمونے نظر آئیں۔

محکمہ آثار قدیمہ سرکار عالی نے مسافروں کی رہنمائی کے لئے ایک کتاب تیار کی ہے نیز غاروں کے متعدد خوبصورت تصاویر بھی محکمہ نے بصرف زر کثیر تیار کروائے ہیں اورنگ آباد سے اجنٹہ جانے کے لئے نہایت عمدہ سڑک بنی ہوئی۔ اجنٹہ میں ایک مسافر بنگلہ اور سرکاری گیسٹ ہوس (guest. house) بھی ہے اس سرکاری عمارت میں رہنے اور غار ہائے اجنٹہ کی تصاویر لینے کے لئے محکمہ آثار قدیمہ سے اجازت حاصل کرنی لازمی ہے۔ مسافر بنگلہ سے غاروں کو جانے کے لئے سواری کا معقول انتظام ہو سکتا ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ اس چھوٹی سی بستی میں اشیاء خورد و نوش مرضی کے موافق نہیں ملتے۔

مقام اجنٹہ بذاتہ کچھ کم تاریخی اہمیت نہیں رکھتا یہ گھاٹ پر واقع ہے پانچویں صدی عیسوی کے اواخر میں یہ شہر چالوکیہ خاندان کے راجگان کا پائے تخت رہا۔ صدر دروازہ پر نصب شدہ فارسی کتبہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس شہر کی حصار بندی آصف جاہ اول کے زمانہ میں ۱۷۲۷ء میں تکمیل کو پہونچی یہ علاقہ نواب سر سالار جنگ بہادر کی جاگیر میں داخل ہے یہاں ایک قدیم عمارت ہے اس وقت سالار جنگ بہادر کی بارہ دری کہلاتی ہے۔ مگر واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ عمارت اورنگ زیب نے بنوائی تھی اور شہر کی جغرافی خصوصیات کے لحاظ سے اسکا نام دروازہ دکن (gate way of decca) رکھا تھا

کہا جاتا ہے کہ جنگ آسئی (Assaye) کے بعد ڈیوک آف ونگٹن نے اس بنگلہ میں قیام کیا جو اس وقت سرکاری ہسپتال کی حیثیت رکھتی تھی بارہ دری کے قریب وچوار میں ایک یادگار ہے جو اس جنگ کے مقتولین کی یادگار ہے اورنگ آباد سے اٹھائیس میل جنوب میں ضلع پٹن واقع ہے جو دکن کے قدیم شہروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ ہندی روایت کے لحاظ سے پٹن پرہما کا مسکن تھا۔ راجہ اشوک چودھویں کتبہ پر لفظ پٹنیکاس کا ذکر آیا ہے جو کہ پٹن کے قدیم باشندے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ پٹن سلیو ہانہ کا مقام پیدائش اور پایۂ تخت تھا۔ ٹولیمی کہتے ہیں کہ پٹن اندھرا خاندان کے ایک بادشاہ پلو مائی دوم کا پایۂ تخت تھا۔ اور اس زمانہ میں یہاں کی تجارت روز افزوں ترقی پر تھی۔ چودھویں صدی عیسوی میں یہاں طبقہ منبھاؤ قائم ہوا جو سری کرشن جی کی پرستش کرتے تھے۔

پٹن کی اکثر قدیم عمارتیں اس وقت اجڑی پڑی ہیں لیکن حالیہ ضلع میں متعدد ہندوؤں کے مندر ہیں جن میں اعلیٰ درجہ کے نقش و نگار کی ہوئی لکڑیاں لگی ہوئی ہیں۔ ناگا گھاٹ پٹن کا مشہور گھاٹ ہے۔ یہ ۱۷۳۳ء میں تعمیر ہوا۔ اس پر لوگ نہا دھو کر پوجا کے لئے جاتے ہیں۔ اس گھاٹ سے قریب دو دیول ہیں جن میں سے ایک گنپتی کا دیول کہلاتا ہے۔

نظام شاہی سلاطین احمد نگر کے زمانہ میں ۱۶۳۶ء تا ۱۴۹۰ء یہ شہر ریشمی اور دیگر انواع و اقسام کے پارچہ جات کے لئے مشہور تھا۔ اب بھی یہ شہر تجارتی مرکز ہے۔ اور یہاں ریشمی اور سوتی کپڑا بنا جاتا ہے۔

دولت آباد

دولت آباد کا اسٹیشن ان مسافرین کے لئے بہت نزدیک ہے جو غار ہائے ایلورہ دیکھنا چاہتے ہوں۔

قلعہ دولت آباد اسٹیشن سے ایک میل پر واقع ہے۔ یہ قلع سطح سمندر سے (۲۲۵۰) فٹ بلند چٹان پر واقع ہے۔ اس شہر کا قدیم نام دیوگری تھا۔ اس شہر کی بنیاد یداوا خاندان کے ایک رکن کے ہاتھوں سنہ ۱۱۸۷ء میں رکھی گئی سنہ ۱۲۹۴ء میں علاؤالدین نے قلعہ تسخیر کیا سنہ ۱۳۱۸ء میں قطب الدین مبارک شاہ نے یداوا خاندان کے بچے کچے اراکین کا خاتمہ کردیا سنہ ۱۳۲۸ء میں سلطان محمد تغلق نے اپنا پائے تخت دہلی سے یہاں منتقل کیا۔

مختلف بغاوتوں کے ذریعہ دولت آباد کے باشندوں نے حکومت دہلی کو شکست دی اور سنہ ۱۳۴۷ء میں علاؤالدین حسن گنگو یہاں کا بادشاہ تسلیم کرلیا گیا اگرچہ کہ اس کا پایۂ تخت گلبرگہ تھا۔ سنہ ۱۶۳۳ء میں شاہ جہاں نے چار ماہ کے محاصرہ کے بعد قلع دولت آباد فتح کیا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں آخری تاجداران گولکنڈہ اور بیجاپور اورنگ زیب کے حکم سے نظر بند تھے۔ قلعہ کی خاص خصوصیت یہ ہے کہ چٹان میں تراشا گیا ہے۔ اس کے دیکھنے کی اجازت تعلقدار صاحب ضلع سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

دولت آباد میں سب سے اہم یادگار چاند مینار ہے جو کہ تیرھویں یا چودھویں صدی میں تعمیر ہوا۔ اس کا پایہ سطح زمین سے پندرہ فٹ اونچا ہے اور مینار خالص نوے یا ایکسو فٹ اونچا ہے۔ عمدہ اور موزوں تناسب کا لحاظ کرتے ہوئے یہ مینار جنوبی ہند میں ایک حیرت انگیز یادگار ہے۔ قلعہ دولت آباد کے

متعدد نفاذیر محکمہ آثار قدیمہ سرکار عالی سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔ انجیر انگور اور دیگر اقسام کے میوے دولت آباد کے باغوں سے بمبئی اور حیدرآباد کے بازاروں کو بھیجے جاتے ہیں۔

اسٹیشن دولت آباد سے تین میل فاصلہ پر کاغذ پورہ ہے۔ یہاں دیسی کاغذ بنتا ہے۔ یہاں سے چار میل پر روضہ خلد آباد واقع ہے۔ جو کہ شہنشاہ اورنگ زیب کے دور حکومت میں شاہی قبرستان تھا۔ اورنگ زیب جلیل القدر مغل سلطان کی مزار یہیں واقع ہے۔ ایسے جاہ وجلال کے بادشاہ کا مزار بالکل سیدھا سادھا ہے اس پر کوئی چھت یا سائبان ہیں اور نہ کوئی اطراف میں کٹھرا ہے۔ حال حال میں حکومت آصفیہ کی جانب سے اس عالی مرتبہ سلطان کی مزار کے اطراف سنگ مرمر کا کٹھرا لگوایا گیا ہے اورنگ زیب کی مزار سے قریب ہی آصف جاہ اول کا مزار ہے آپ نے ۱۷۴۸ء میں اس دنیائے فانی کو چھوڑا۔ آپ کی مزار کے قریب ہی آپ کے ایک محل کی مزار واقع ہے۔ ان دونوں مزاروں کو سرخ رنگ کے پتھر کی جال سے گھیرا گیا ہے۔ یہاں سے کچھ فاصلہ پر بائیں بازو ناصر جنگ فرزند دوم آصف جاہ اول کا مزار ہے۔ اسی حدود میں حضرت برہان الدین قدس سرہ کا مزار مبارک ہے۔ اس درگاہ کے جنوب میں ایک چبوترہ ہے جہاں چاندی کی کیلیں نکلتی تھیں لیکن اب صرف وہ پتھر یہیں باقی رہ گئی ہیں اور زائرین ان کو بغور دیکھتے ہیں۔

روضہ میں اکثر بزرگان دین کی مزاریں ہیں سالانہ اعراس ہوا کرتے ہیں ہزاروں کی تعداد میں لوگ ہندوستان کے ہر حصہ سے آتے ہیں اس شہر کے شمال مغرب میں ایک میل فاصلہ پر ملک عنبر اور انکی بیوی

بی بی کریمہ کی مزاریں ہیں۔ ان مزاروں کے قریب سلطنت گولکنڈہ کے آخری تاجدار سلطان ابوالحسن تانا شاہ کا مزار ہے۔

اگرچہ دولت آباد اسٹیشن سے غار ہائے ایلورہ جانا معمولی سی بات ہے لیکن مسافرین کی سہولت کے لئے ٹانگوں اور کرایہ کی موٹروں کا معقول انتظام ہے۔ مسافروں کے قیام کے لئے ایلورہ میں ایک مسافر بنگلہ بھی ہے سرکاری دار الضیافہ (guest house) بھی یہاں ہے۔ غار ہائے ایلورہ کو دیکھنے کے لئے محکمہ آثار قدیمہ سے اجازت حاصل کرنی ہوتی ہے۔

غار ہائے ایلورہ اپنی آپ مثال ہیں۔ ان میں خاص بات یہ ہے کہ بدھ، برہمن اور جین مذہب کے متادر پہلو بہ پہلو نظر آتے ہیں۔ یہ غار شمال اور جنوب میں ڈیڑھ میل تک چلے گئے ہیں ایک نایاب گائیڈ ان کی تفصیلات سے متعلق محکمہ آثار قدیمہ سے دستیاب ہوسکتی ہے۔ یہاں کل تیس ۳۰ سے اوپر غار ہیں جن میں سے کیلاس محل بہت شاندار معلوم ہوتا ہے یہ ایک چٹان میں تراشا گیا ہے اور اس کے دیکھنے سے ابتدائی زیب و زینت کی ہلکی سی جھلک آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے یہ غالباً آٹھویں صدی عیسوی میں پایۂ تکمیل کو پہونچا اور اس کی ساخت دراوڑی نمونہ پر ہوئی ہے۔

غار نمبر ۱۱ جو کہ "دو تھال" یا دو منزلہ غار کہلاتا ہے۔ خاص دلچسپی رکھتا ہے۔ اس کے دیکھنے سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ کس طرح بدھ مذہب والوں کے غار رفتہ رفتہ برہمنوں کی جائے عبادت بن گئے۔

غار ہائے ایلورہ پر متعدد مصنفین نے خیال آرائیاں کی ہیں جن میں سے مشہور مسعودی دسویں صدی عیسوی کا جغرافیہ داں یا نثر اور تھیوناٹ

ہیں۔ ان کے علاوہ ۱۸۲۴ء میں کپٹن سیلی نے ایک کتاب عجائبات ایلورہ (wonders of ellora) لکھی ہے جو قابل دید نے اور مستند کتاب پائی جاتی ہے۔ جدید آمد و رفت کی سہولتوں کا لحاظ رکھتے ہوئے کسی مسافر کو حیدرآباد آکر بغیر غارہائے ایلورہ دیکھے نہ جانا چاہئے۔ کیونکہ یہ وہ غار ہیں جنکی شہرت ایک ہزار سال سے زاید عرصہ سے چار دانگ عالم میں ہو رہی ہے۔ غارہائے ایلورہ سے متعلق تفصیلی تصاویر محکمہ آثار قدیمہ سے مل سکتے ہیں۔

منماڑ

یہ اسٹیشن ڈھونڈ اور جی آئی۔پی۔ ریلوں کا جنکشن ہے۔ یہاں پر قیام گاہ اور رفرشمنٹ روم ہے۔ مسافر یہاں پر گاڑی بدلکر جی آئی۔پی۔ ریلوے سے جھانسی۔ آگرہ۔ دہلی۔ اور شمالی ہندوستان جاتے ہیں۔ جھانسی سے کانپور اور لکھنو جانے کا راہ راست انتظام کیا گیا ہے۔

منماڑ میں تاریخی مقام قلعہ انکائی یا جیسے کہ وہ عام طور پر مشہور ہے قلعہ انکائی تنکائی قابل دید ہے۔ اس ضلع میں یہ سب سے مشہور قلعہ ہے اور سطح زمین سے نو سو فٹ اونچا۔ سطح سمندر سے تین ہزار دو سو فٹ بلند ہے اس کی چوٹی پر سے خاندیش کا اچھا خاصہ نظارہ ہو سکتا ہے ۱۶۳۵ء میں یہ قلعہ شاہ جہاں کے سردار خان خانان نے فتح کیا ۱۸۱۸ء میں یہ قلعہ انگریزی فوج نے لفٹنٹ کرنل میکڈول کی سپہ سالاری میں فتح کیا اور اس وقت سے اپسر اہی کا قبضہ ہے۔ یہاں کا ہر چند برہمن اور جین بنا در ہیں جو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں ان ہی کے متعلق فرگوسن اور برجس نے

اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ دونوں قلعہ مستحکم ہیں۔ قلعہ کے مشرق پر سپاہیوں کے رہنے کی چوکی کے کھنڈرات ہیں اور انہی کھنڈرات سے قلعہ پر بہ آسانی پہونچ سکتے ہیں۔

(مزید معلومات کیلئے ملاحظہ ہو جلد سولہ ۱۶ بمبئی گزٹ ہناسک)

سکندرآباد گدگ ریلوے

شادنگر

اس کا سابقہ نام چٹان پلی تھا۔ یہاں پر ارنڈی اور دوسرے روغن دار تخم کی برآمد ہوتی ہے۔ کشن گنج میں ہر دوشنبہ کو بازار لگتا ہے۔ یہ مقام مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر صدر اعظم کی جاگیر ہونے کی وجہ سے شادنگر کہلاتا ہے۔ اسٹیشن سے چار میل فاصلہ پر سردارنگر ایک مقام ہے۔ جہاں ہر شنبہ کو بازار لگتا ہے۔ تیتر اور خرگوش یہاں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ سرکار عالی کے ریلوے اسٹیشنوں میں یہ اسٹیشن سب سے زیادہ بلند سطح پر واقع ہے یعنی سطح سمندر سے دوہزار ایکسو فٹ ۲۱۰۰ اونچا ہے اسٹیشن پر قیام گاہ ہے نیز ضلع میں مسافر بنگلہ بھی ہے۔

محبوب نگر

ایک مشہور تجارتی مرکز ہے۔ یہاں کی آبادی تقریباً نوہزار نوسو اکیانوے ۹۹۹۱ نفوس پر مشتمل ہے۔ یہ ضلع اول تعلقدار صاحب ضلع۔ مہتمم کوتوالی۔ ناظم عدالت سیول سرجن صاحب اور مہتمم تعمیرات و آبپاشی کا مستقر ہے۔ اسٹیشن سے قریباً

ہی ایک مسافر بنگلہ ہے ۔ ضلع میں دو لوکل فنڈ کے مسافر بنگلے ہیں ۔ راجہ صاحب ونپرتی کی قایم کردہ ڈسپنسری بھی یہاں ہے ۔

محبوب نگر میں باوجود مستقل بازار ہونے کے ہر شنبہ کو بازار لگتا ہے جہاں اطراف واکناف کے دیہات کی پیداوار فروخت کی جاتی ہے ۔ اسٹیشن سے ڈیڑھ میل فاصلہ پر ایک بڑ کا درخت ہے جس کا قطر (۳۳۷) فٹ بلندی (۶۰) فٹ اور محیط (۱۱۲۵) فٹ ہے اسٹیشن پر ویٹنگ روم بھی ہے ۔

گدوال

گدوال دریائے کرشنا کے جنوبی کنارہ پر واقع ہے یہ ایک مشہور تجارتی مرکز ہے ۔ ماہ فبروری میں یہاں جاترا ہوتی ہے جس کا سلسلہ تقریباً پندرہ یوم تک جاری رہتا ہے ۔ اس میں مویشی ۔ گھوڑے ۔ اور دیسی کپڑے وغیرہ فروخت ہوتے ہیں ۔

زمانہ گذشتہ میں گدوال کسی قدیم خود مختار صوبہ دکن کا پایۂ تخت تھا اور وجیا نگر خاندان کے دور حکومت میں گدوال کے پالیگار یہاں کے سردار تھے سنہ ۱۷۲۴ء میں نظام الملک آصف جاہ اول کے اعلان خود مختاری کے بعد یہ صوبہ باجگذار حکومت آصفیہ بنگیا لیکن بستی میں وہی قدیم ہندو طرز وروش کی جھلک نظر آتی ہے ۔ قابل دید عمارات میں مہاراجہ کا محل اور ایک خوبصورت مندر ہے قلعہ کی دیواریں اگرچہ مٹی کی بنی ہوئی ہیں لیکن نہایت ہی مستحکم ہیں ۔ گدوال میں سالانہ دو تہوار بھی ہوتے ہیں جن میں سنسکرت اور تلنگی میں اعلیٰ قابلیت رکھنے والے طالب علموں کو انعامات تقسیم کئے جاتے ہیں ۔

کرنول

یہ مشہور شہر دریائے تنگبھدرا اور ہندری کے سنگم پر واقع ہے۔ یہ شہر کلکٹر مجسٹریٹ۔ منصف۔ اور مہتمم پولیس کا مستقر ہے کہا جاتا ہے کہ کرنول کا نام ابتدا میں کند ہنولو۔ تھا۔ یہ ایک تلنگی لفظ ہے۔ جس کے معنے چربی کے ہیں۔ اس کے متعلق روایت مشہور یہ ہے کہ گیارہویں صدی عیسوی میں وہ وڈر لوگ جو بنڈیوں میں عالم پور کی دیولوں کی تعمیر کے لئے سامان تعمیر لے جاتے تھے۔ اس مقام پر قیام کرتے تھے اور یہاں پر اپنی بنڈیوں کے پہیوں میں چربی لگاتے تھے۔ تیرہویں صدی میں ضلع کرنول شاہان ورنگل کے قبضہ میں تھا۔ لیکن تین سو سال بعد یہ ضلع بیجاپور کے عادل شاہی حکمرانوں کا مستقر ہوگیا۔ سنہ ۱۶۱۸ء سلطنت بیجاپور کے پہلے صوبہ دار عبدالوہاب کا مزار یہیں ہے جنہوں نے یہیں انتقال کیا۔ کرنول بازار میں جو تصاویری کمانیں اب بھی موجود ہیں صوبہ دار عبدالوہاب کے زمانے کی یادگار ہیں۔ سنہ ۱۶۸۳ء میں سلطنت بیجاپور کے زوال کے بعد ضلع مغلیہ حکومت کے تحت آگیا۔ سنہ ۱۷۹۹ء میں کرنول پر حیدر علی والی میسور نے حملہ کیا۔ سرنگاپٹم کے زوال کے بعد یہ علاقہ سلطنت آصفیہ کے حدود میں داخل ہوگیا۔ سرکار آصفیہ نے بعد میں اس علاقہ کو امدادی فوج کے اخراجات کے معاوضہ میں دیدیا۔

کرنول کا قلعہ اب بھی اچھی حالت میں ہے۔ محل کا وہ عالیشان حصہ اب بھی موجود ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ گذشتہ زمانہ میں نواب نے اس محل کو کس شان و شوکت سے آراستہ و پیراستہ کیا تھا۔

مشہور مقدس مقام سری شیلم کو جانے والے مسافرین کرنول میں قیام کرتے ہیں

یہ مقام جنوبی ہندوستان کے مشہور مقدس مقامات سے ہے۔

بلہارشاہ

یہاں جی۔ آئی۔ پی۔ ریلوے کے ساتھ جنکشن ہوا ہے یہ اہم کوئلہ کی کانوں کا مرکز ہے۔ اور بلیاپور۔ گھگس اور سستی اور راجورہ کے کانوں کا مستقر ہے بلہارشاہ یا بلارپور کا قلعہ پندرہویں صدی میں گونڈ قوم کے راجہ کھنڈکیا بلال شاہ نے تعمیر کرایا۔ روایت کے مطابق اس راجہ کو پھوڑے اور پھنسیاں کثرت سے تھیں اور اسکے اکثر دوستوں نے اس کی یہ حالت دیکھکر اس سے کنارہ کشی اختیار کی لیکن اس کی بیوی ہیراتانی جیسی نیک بخت تھی ویسی ہی خوبصورت بھی تھی۔ اس نے مصمم ارادہ کرلیا کہ ہر حالت میں اپنے خاوند کی خدمت گذاری کرے اس نے اپنے خاوند کو یہ مشورہ دیا کہ وہ اپنا تخت سرپور سے دریائے وردہا کے شمالی کنارہ پر منتقل کرے اور یہی بلال پور کے نئے شہر کی ابتدا ہے۔ کسی روز راجہ شکار کو گیا تھا یہ شکارگاہ رود جہارپیٹ کے دونوں کنارے واقع تھا راجہ نے خشکندی کی ایک چھوٹی سی جھیل میں اپنے ہاتھ پاؤں دہولئے۔ اور اسی رات گہری نیند سویا جس کا وہ کئی سال سے خواہش مند تھا۔ دوسرے دن جب وہ بیدار ہوا تو دیکھا کہ جو جو حصے پانی سے اس نے دہوئے تھے وہاں کی پھونسیاں غائب ہوگئے ہیں وہ دوسرے دن اسی کرامتی جھیل کے پاس آپہونچا اور جونہی اس نے اپنے بدن کو جھیل کے پانی سے ترکیا اس کے بدن کے اوپر کی باقی پھونسیاں بھی غائب ہوگئیں۔ اس رات بادشاہ کے خواب میں اچلیشور دیوتا نظر آئے اور اس کے کان میں کچھ بخشش الفاظ انہوں نے کہے۔ جس پر رانی ہیراتانی نے راجہ سے درخواست کی کہ اچلیشور کی اعزاز میں

اس صحت بخش چشمہ کے کنارے ایک دیول تعمیر کروائے۔ بادشاہ نے اس مشورہ کو پسند کیا اور اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے میں بذات خود کوشش کی۔ بلہارشاہ کی مشرق میں کھانڈ کیا کی مزار ہے۔ جس کو دو کھارجی کی دیول کہتے ہیں۔ اور اسی کے روبرو ملکہ ہرتا لینی کا مقبرہ ہے۔ گونڈ خاندان کے آخری راجہ نیل کنٹھ شاہ کی یادگار میں ایک صاف چبوترہ بنایا گیا ہے۔ اس چبوترہ پر نہ کوئی چھت ہے اور نہ اس میں کوئی نقش و نگار ہیں۔ اس بادشاہ پر کسی کا اعتبار نہیں تھا۔ اس کی رعایا اس کو نظر حقارت سے دیکھا کرتی تھی اور یہ مرہٹوں کے ہاتھ میں اسیر بن کر رہا آخرکار اس نے ۱۷۱۵ء میں انتقال کیا۔ اس طرح یہاں بازو بازو چاندا (چندرپور) شہر کے بانی کا مقبرہ اور اس کے کمزور جانشین کا مزار ہے جس کے کمزور پنجہ سے گونڈ خاندان کا تاج چھین لیا گیا۔ رود وردھا میں ایک جزیرہ پر ایک مشہور چٹان پر قایم کی ہوئی رام کی دیول ہے جو سال میں کئی ماہ غرق آب رہتی ہے۔ اسی کے مقابلہ میں تین چٹانوں کو تراشکر بنائے ہوئے شیولنگم کے مقدس مقامات ہیں۔

بلہارشاہ کے شمال میں چند میل کے فاصلہ پر چاندہ (چندرپور) کا قلعہ واقع ہے اور گمان ہے کہ بلہارشاہ کے قلعہ کو یہاں سے زمین دوز راستہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ قلعہ چاندہ بھی بلال شاہ نے اپنی بیوی ہرتالینی کی خواہش پر تعمیر کروایا اس عورت کو عمارتوں کا بڑا شوق تھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے شوہر پر اپنا اثر جما لیا تھا۔ جب اچلیشور دیول زیر تعمیر تھا تو راجہ نے دیکھا کہ ایک جھاڑی میں سے خرگوش باہر نکل کر بھاگا راجہ کے کتے نے اس کا تعاقب کیا۔ راجہ نے اس واقعہ کو نادر جانا اور جب اوس کے کتے نے خرگوش کو مار ڈالا راجہ کھنڈ کیا کو یقین ہوگیا کہ یہ خرگوش نہ تھا بلکہ خرگوش کے بھیس میں

غیبی پیغام کا ہرکارہ تھا۔ کیونکہ راجہ نے اس جانور کے ابرو پر ایک عجیب و غریب سفید داغ دیکھا ملکہ ہرنا بینی نے اس واقعہ کو نیک شگون سے تعبیر کیا اور اپنے آقا اور مالک سے کہا کہ ایک قلعہ معہ حصار کے اُس راستہ پر تعمیر کرے جہاں سے خرگوش بھاگا تھا اور اس جگہ ایک برج بنائے جہاں خرگوش مار اگیا اسطرح چاندا یا چندرپور کے شہر کی ابتدا ہوئی۔ جس کے معنی قمر آباد شہر سفید داغ کے بھی ہو سکتے ہیں۔ چاندا شہر کے منظروں میں گونڈ راجگان کے مقبرے مشہور ہیں۔ جن میں سے راجہ بیر سنگھ کا مقبرہ نہایت اعلیٰ درجہ کا ہے۔ اس راجہ کو ۱۶۷۲ء میں اُس کے باڈی گارڈ کے ایک سپاہی نے دھوکے سے قتل کیا۔ اسی احاطہ میں اچلے سور کا دیول ہے۔ آبادی کے باہر ایک دو میل کے فاصلہ پر ایک مقام ہے۔ جہاں وسیع مقدار میں مختلف شکلوں کے تراشیدہ بت ہیں جو کہ لنگم کے اطراف واقع ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ شیوجی کے ایک متمول عابد نے جو بہت طویل زندگی کا متمنی تھا۔ خیال کیا تھا کہ میں ایک ایسی مقدس جگہ بناؤنگا جس کی آرائش وزینت صرف ان وسیع مجسموں سے ہوگی لیکن وہ اپنے کام کی تکمیل سے پہلے ہی راہی ملک عدم ہوا (تقریباً ساڑھے تین سو سے زیادہ صدیاں ہوگئیں ہیں کہ یہ دیو نما مجسمے اسی حالت میں ہیں کہ جس حالت میں اُن کو کاریگروں نے جنگل کے درمیان چھوڑا تھا۔

چاندہ کے قرب وجوار میں بھدراوتی شہر کے کھنڈر ہیں یہ وہی شہر ہے جس کو ساتویں صدی میں چینی تجارتی سیاح ھیون سانگ دیکھنے کو آیا تھا۔ بھدراوتی کا موجودہ نام بھنڈک ہے اس کا طول ۲۸ میل اور عرض ۱۶ میل تھا۔ ہیون سانگ اپنے سفرنامہ میں اس مقدس مقام کی اہمیت کا ذکر کرتا ہے تقریباً سو سال کے قبل کسی پوجاری کو یہ حکم ہوا کہ وہ پارس نا تھ

خدا کے تلاش میں چلے جائے۔ کیونکہ ٹھیک وقت آیا ہے جبکہ بھدراوتی شہر اپنے سابقہ شوکت و حشمت کو حاصل کرے۔

سخت کوشش کرنے کے بعد پوجاری اپنی جستجو میں کامیاب رہا بھدراوتی کے قدیم یادگاروں میں اس نے پارس ناتھ کو دریافت کیا اور نہایت قلیل عرصہ میں مختلف مقامات سے ہزاروں کی تعداد میں لوگ پارس ناتھ کو دیکھنے آنے لگے۔ جین مذہب والوں نے یہاں ایک سنگ مرمر کا دیول بنایا جو کہ ہندوستان میں جینیوں کا ایک مشہور ترین دیول خیال کیا جاتا ہے۔

شکار کے لئے چاندہ نہایت اچھا مقام ہے اس لئے کہ ہر سال تقریباً (۷۵) شیر وہاں کے باشندوں اور راہروں کو نظر آتے ہیں۔

مندرجہ مترجمہ از نظام اسٹیٹ ریلوے گائیڈ و ٹیم ٹیبل (۱۰) مطبوعہ نفاذ از غرہ اپریل ۱۹۲۹ء۔

ملاحظہ ہو صفحہ (۲۰۳) دور عثمانی کے درخشاں کارنامے

دورِ عثمانی کے درخشاں کارنامے

اعلیحضرت خسرو دکن کی توجہ یوم تخت نشینی سے برابر اپنی رعایا کی خوش حالی وفارغ البالی اور اپنے ملک کی ترقی پر ہے اور رہوتی جارہی ہے اس سلسلہ میں سرکار آصف جاہ نے جو جو کارہائے نمایاں کئے ہیں اُن میں سے ایک ایک ایسا ہے۔ جو اعلیحضرت خلد اللہ ملکہ کا نام تا ابد زندہ رکھے گا۔

ازاں جملہ باب حکومت کا قیام سرکار عالی کی روشن خیالی کا ایک بہترین نمونہ ہے۔ اس کے صدر صدر اعظم کہلاتے ہیں۔ ملک میں نئے نئے قوانین بنانے کے لئے ایک مجلس وضع قوانین ہے۔ اس کے سب سے بڑے رکن کو صدر مجلس کہتے ہیں۔ ۱۳۳۵ھ میں سرکار عالی نے عثمانیہ یونیورسٹی کی بنیاد ڈالی تمام علوم وفنون کی تعلیم کے لئے اردو زبان کو ذریعہ تعلیم قرار دیا گیا ہے۔ شاہ جم جاہ کی سخاوت علم پروری۔ اور ہمدردی کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ آپ نہ صرف حیدرآباد کے باشندوں کو بلکہ ہندوستان و بیرون ہند کے باشندوں کو بھی کثیر رقمیں ماہانہ وسالانہ وظائف و عطایا وغیرہ کی شکل میں دیا کرتے ہیں ۱۳۲۶ھ میں رود موسیٰ میں زبردست طغیانی آئی جس سے ہزاروں مکانات تباہ برباد ہو گئے۔ رعایا بہت پریشان حال ہو گئی شاہ عالیشان نے رعایا کی آیندہ جان ومال کی حفاظت کے لئے شہر سے دس میل کے فاصلہ پر کثیر رقم صرف کر کے ایک بڑا تالاب بنوا دیا۔ اس تالاب سے اور فائدوں کے علاوہ تین بڑے فائدے ہیں اول تو یہ کہ اب طغیانی کا اندیشہ جاتا رہا۔ دوسرے

اس تالاب سے چھوٹی چھوٹی نہریں آبپاشی کیلئے جاری کی گئی ہیں۔ تیسرے یہ کہ ان تالابوں کے ذریعہ رعایا کے آرام و سہولت کو ملحوظ رکھتے ہوئے تمام شہر میں پانی پہنچایا گیا ہے تاکہ رعایا کو کافی مقدار میں اور صاف پانی ملے۔ اس تالاب کا نام سرکار عالی کے نام نامی پر عثمان ساگر رکھا گیا ہے۔

اسی طرح اس تالاب سے پانچ میل کے فاصلہ پر رودِ عیسیٰ پر جو رودِ موسیٰ کی معاون ہے ایک اور تالاب سرکار عالی نے بنوایا ہے اور اس کا نام حضور ولیعہد بہادر کے نام نامی پر حمایت ساگر رکھا گیا ہے۔ نیز اضلاع کی رعایا کے آرام اور آبپاشی کے ذرائع میں سہولت پیدا کرنے اور خصوصاً زراعت کو فروغ دینے کیلئے ضلع نظام آباد میں ایک تالاب نظام ساگر کے نام سے سرکار عالی نے تعمیر کروایا ہے۔ جو حال ہی میں پایۂ تکمیل کو پہونچا۔

۱۳۳۲ف میں محکمہ آرائش بلدہ قایم ہوا اس محکمہ کا کام شہر کی آرائش و اصلاح ہے۔ اس محکمہ کی جانب سے نام پلی اور ملک پیٹھ میں حفظان صحت کے اصول پر مکانات تعمیر کئے گئے ہیں۔ جو نہایت خوش وضع ہیں۔ اور ان کا کرایہ بھی بہت کم رکھا گیا ہے موسیٰ ندی کی فصیل نہایت خوبصورت بنائی گئی ہے۔ ندی کے کنارے خوبصورت چمن رعایا کی تفریح کے لئے بنائے گئے ہیں۔ محکمہ آرائش بلدہ کی جانب سے ایک طرف نئی نئی سڑکیں بن رہی ہیں اور دوسری طرف قدیم تنگ سڑکوں کو وسیع کیا جا رہا ہے۔ نئی نئی سڑکوں میں اعظم جاہی اور معظم جاہی سڑکیں قابل ذکر ہیں ان کے ہر دو جانب گھنے سایہ دار درخت لگائے گئے ہیں قدیم تنگ سڑکوں میں پتھر گٹی کی سڑک قابل ذکر ہے۔ اس سڑکوں کو اب بہت وسیع کر دیا گیا ہے اور یہیں پتھر کی نئی دوکانیں تعمیر کی جا رہی ہیں۔ اس طرح رفاہ عام کیلئے ٹاون ہال۔ ہائیکورٹ۔ سٹی کالج۔ دواخانہ عثمانیہ۔ کتب خانہ عثمانیہ

جاگیردار کالج - دواخانہ یونانی - بنوائے گئے ہیں -
۱۳۴۳ھ ہی میں محکمہ امداد باہمی قایم ہوا - یہ محکمہ کاشتکاروں کی امداد کیلئے قایم کیا گیا ہے - اس سررشتہ کا صدر دفتر بلدہ میں ہے اور ضلع و تعلقہ میں اسکی شاخیں ہیں - اسی سال محکمہ آثار قدیمہ بھی قایم ہوا - اس محکمہ کا کام یہ ہے کہ قدیم زمانہ کی یادگاروں کی دیکھ بھال کرے اور انکی وقت ضرورت مرمت کرے - اسی طرح محکمہ نو آبادیات بھی سرکار عالی نے قایم کیا ہے - اس محکمہ کا کام یہ ہے کہ جنگلوں کو صاف کرائے اور بنجر زمینوں کو قابل کاشت بنائے محکمہ صنعت و حرفت پہلے ہی قایم تھا - لیکن اب اس میں سرکار عالی نے بہت سے اصلاحیں کردی ہیں چنانچہ صنعت و حرفت کے مدارس قایم کرکے اس میں طلبا کو صنعتی کام سکھایا جارہا ہے - اس مبارک عہد میں محبوب نگر سے دوردہا چلم تک چھوٹی لائن جاری ہوگئی ہے - اور قاضی پیٹھ سے بلہارشاہ تک بڑی لائن تعمیر ہوگئی ہے - اس لائن سے شمالی ہند کے جانیوالوں کیلئے سب سے قریب راستہ نکل آیا ہے - نیز وقار آباد سے بیدر شریف تک حال ہی میں ریل جاری کی گئی ہے - جن مقامات پر ریلیں ابھی تک جاری نہیں ہوئی ہیں وہاں موٹر سرویس جاری کی گئی ہے - الغرض اس مبارک عہد عثمانی میں مملکت آصفیہ ہر حیثیت سے ترقی کررہی رعایا نہایت ہی اطمینان چین آرام اور فارغ البالی سے زندگی بسر کررہی ہے - رب ذوالجلال سے ہمیشہ یہی التجا ہے کہ ہمارے آقائے ولی نعمت سرکار عالیجاہ خسرو دکن سلطان العلوم اعلیحضرت میر عثمان علیخاں بہادر خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کی سلطنت کو ہمیشہ آباد اور سلامت رکھے ان کے جاہ و مراتب عمر اور اقبال میں دن دونی رات چوگنی ترقی مرحمت فرمائے -

آمین ثم آمین

یکم اپریل ۱۹۳۰ء م ۲۸ اردی بہشت ۱۳۳۹ف م غرہ ذیقعدہ ۱۳۴۸ھ روز شنبہ یعنی آج کے دن کو اس یمن و سعادت کا فخر حاصل ہے کہ حکیم السیاست اعلیحضرت خسرو دکن کی فرزانگی اور دولت آصفیہ کے مدبر اکبر یعنی نواب سر اکبر حیدر نواز جنگ بہادر کی سعی بلیغ اور تدبر بے نظیر کے نتیجہ کے طور پر یہاں کی ریلوے کی ملکیت مدت معینہ سے چار سال قبل سرکار عالی کو منتقل ہو رہی ہے یہ واقعہ صحیح طور پر اس کا حق رکھتا ہے کہ اس کو عہد عثمانی کے تابندہ اور درخشندہ واقعات کی فہرست میں چوٹی کی جگہ دیکر موجودہ اور آئندہ نسلوں کو اس کی تابناکی سے مسرت اندوز ہونے اور بصیرت حاصل کرنے کا موقع عطا کیا جائے جس کیلئے حضرت اقدس و اعلیٰ کی مصلحت شناسی و دقیقہ سنجی اور روشن دماغی کی جس قدر بھی تعریف کیجائے کم ہے اور نواب سر اکبر حیدر نواز جنگ بہادر کو ان کی کامیابی پر جتنی بھی مبارکباد دیجائے وہ تھوڑی ہے۔

آپ کی اس شاندار کامیابی کے موقع پر اس حقیقت کا اظہار غالباً بے تعلق نہ سمجھا جائیگا کہ سر اکبر حیدر نواز جنگ بہادر نے ۲۵ سال کے زمانہ میں سرکار عالی کی جو خدمات انجام دی ہیں ان میں سے اکثر ایسی ہیں جن سے انکی اعلیٰ انتظامی قابلیت۔ تدبر و فراست خیر خواہی سرکار اور رعایا پرایا کی ہمدردی کا کما حقہ اندازہ ہو سکتا ہے۔

نواب سر اکبر حیدر نواز جنگ بہادر کے بیشمار کارناموں میں سے تازہ ترین کارنامہ خریدی ریلوے کا ہے جو سرکار عالی کے حق میں سراسر مفید ہے۔

نواب سر اکبر حیدر نواز جنگ بہادر کے مہتم بالشان کارناموں میں سے ایک اور کارنامہ جامعہ عثمانیہ کے قیام کا ہے۔ حالانکہ نواب سر اکبر حیدر نواز جنگ بہادر کے قیام جامعہ عثمانیہ کے محرک اول ہونیکی عینی اور مادی شہادتیں اس کثرت کے ساتھ موجود ہیں۔ فقط

مندرجہ مشیر دکن مورخہ ۲۸ اردی بہشت ۱۳۳۹ف نمبر (۱۰۷) جلد (۴۶)

کرایہ ریلوے ڈاک گاڑی

نام اسٹیشن	فاصلہ	سکنڈ	فرسٹ	نام اسٹیشن	فاصلہ	سکنڈ	فرسٹ
کلکتہ سے شملہ (براہ پٹنہ جنکشن)				شملہ	۱۲۲۳	۲/ ۳	۴/ ۱
آسنسول	۱۳۲	۱۲ ۱۰/	۰ ۸/	**کلکتہ سے پشاور (براہ پٹنہ جنکشن)**			
مادھوپور	۱۸۳	۲ ۱۰/	۰ ۵/	آسنسول	۱۳۲	۱۲ ۱۰/	۰ ۸/
مکامہ	۲۸۲	۱۳ ۱۰/	۰ ۱۱/	مکامہ	۲۸۲	۱۳ ۱۰/	۰ ۱۰/
پٹنہ جنکشن	۳۳۸	۱۳ ۱۰/	۰ ۱۰/	پٹنہ جنکشن	۳۳۸	۱۳ ۱۰/	۰ ۱۰/
داناپور	۳۴۴	۱۳ ۱۰/	۰ ۱۰/	داناپور	۳۴۴	۱۳ ۱۰/	۰ ۱۰/
آرہ	۳۶۹	۱۳ ۱۰/	۰ ۹/	آرہ	۳۶۹	۱۳ ۱۰/	۰ ۹/
بکسر	۴۱۱	۲ ۰/	۰ ۳/	مغل سرائے	۴۱۸	۵ ۰/	۰ ۱۰/
مغل سرائے	۴۱۸	۵ ۰/	۱۰ ۱۰/	الہ آباد	۵۱۲	۷ ۰/	۴ ۱۰/
الہ آباد	۵۱۲	۷ ۰/	۴ ۱۰/	کانپور	۶۰۵	۰/	۱۵ ۰/
کانپور	۶۰۵	۰/	۱۵ ۱۰/	ہتھرس	۸۰۶	۶ ۰/	۱۲ ۱۰/
ٹنڈلہ	۷۷۶	۴ ۰/	۱۵ ۰/	علی گڈھ	۸۲۵	۰/	۱۵ ۰/
ہتھرس	۸۰۴	۶ ۰/	۱۲ ۰/	غازی آباد	۸۸۹	۱۰ ۰/	۱۰ ۰/
علی گڈھ	۸۲۵	۰/	۱۵ ۰/	دہلی	۹۰۲	۱۱ ۰/	۵ ۰/
غازی آباد	۸۸۹	۱ ۰/	۱ ۰/	انبالہ چھاؤنی	۱۰۲۵	۷ ۰/	۴ ۱۰/
دہلی	۹۰۲	۱ ۰/	۵ ۰/	لودھیانہ	۱۰۹۶	۱۳ ۱۰/	۴ ۰/
انبالہ چھاؤنی	۱۰۲۵	۷ ۰/	۴ ۱۰/	جالندھر چھاؤنی	۱۱۲۸	۵ ۰/	۸ ۰/

نام اسٹیشن	فاصلہ	سکنڈ	فرسٹ
امرتسر	۱۱۸۰	[illegible]	[illegible]
لاہور	۱۱۹۹	[illegible]	[illegible]
وزیرآباد	۱۲۶۱	[illegible]	[illegible]
لالہ موسیٰ	۱۲۸۲	[illegible]	[illegible]
نواسیرا	۱۴۶۰	[illegible]	[illegible]
پشاور جنگشن	۱۴۸۷	[illegible]	[illegible]
سیالدہ سے دہلی (براہ پٹنہ جنگشن)			
نیہٹی	۲۴	[illegible]	[illegible]
آسنسول	۱۳۶	[illegible]	[illegible]
جالیڈیہہ	۲۰۵	[illegible]	[illegible]
مکامہ	۲۸۷	[illegible]	[illegible]
پٹنہ	۳۴۲	[illegible]	[illegible]
آرہ	۳۷۴	[illegible]	[illegible]
بکسر	۴۱۶	[illegible]	[illegible]
مغل سرائے	۴۲۴	[illegible]	[illegible]
الہ آباد	۵۱۷	[illegible]	[illegible]
اٹاوہ	۷۲۴	[illegible]	[illegible]
علی گڈھ	۸۲۷	[illegible]	[illegible]
غازی آباد	۹۰۳	[illegible]	[illegible]
دہلی	۹۰۷	[illegible]	[illegible]

کرایہ ریلوے پسنجر گاڑی

نام اسٹیشن	فاصلہ	تھرڈ	انٹر
کلکتہ سے بردوان (سیدھی گاڑی)			
للوا	۳	۱/	[illegible]
بیلے	۶	۲/	۲/۰
سیرامپور	۱۳	۴/	۵/
شرفت علی	۱۴	۴/	۶/
چندرنگر	۲۱	۶/	۹/
ہگلی	۲۴	۷/	۱۰/
بنڈیل جنگشن	۲۵	۷/	۱۰/
مگرا	۲۹	۸/۰	۱۲/
پنڈوا	۳۸	۱۱/	[illegible]
سملہ گڈھ	۴۱	۱۲/	[illegible]
دیبی پور	۴۷	۱۳/۰	[illegible]
رسولپور	۵۵	[illegible]	[illegible]
کنگ پور	۶۲	[illegible]	[illegible]
بردوان	۷۰	[illegible]	[illegible]
بردوان سے مکامہ جنگشن (سیدھی)			
خانہ جنگشن	۷۵	[illegible]	[illegible]

نام اسٹیشن	فاصلہ	ٹھرڈ	انٹر	نام اسٹیشن	فاصلہ	ٹھرڈ	انٹر
درگاپور	۱۰۶	عہ ۱۰/	عہ ۱۲/	بختیارپور	۳۱۰	للعہ ۴/	ے /
اونڈال	۱۱۲	عہ ۱۲/	ے	کروتہ	۳۱۶	للعہ ۵/	ے ۲/
رانی گنج	۱۲۱	عہ ۱۳/	ے ۲/	خسروپور	۳۱۹	للعہ ۵/	ے ۴/
آسنسول	۱۳۲	عہ /	ے ۰/	فتوحہ	۳۲۵	للعہ ۶/	ے ۴/
پوراچک	۱۳۵	عہ ۰/	ے ۴/	بیکاگھاٹ	۳۲۸	للعہ ۶/	ے ۵/
سیتارامپور	۱۳۸	عہ ۱۰/	ے ۱/	پٹنہ سٹی	۳۳۲	للعہ ۷/	ے ۷/
مادھوپور	۱۴۳	عہ ۱۰/	ے ۴/۱	پٹنہ جنکشن	۳۳۸	للعہ ۷/	ے ۸/
جابیٹھیہ	۲۰۱	عہ ۱۳/	صہ ۴/	پھلواری شریف	۳۴۲	للعہ ۸/	ے ۹/
سمل تلہ	۲۱۷	ے ۱۰/	صہ ۱۰/	داناپور	۳۴۴	للعہ ۸/	ے ۱۰/
جھاجھا	۲۲۸	ے ۴/	صہ ۵/	بیورا	۳۴۸	للعہ ۹/	ے ۱۱/
کیول جنکشن	۲۶۲	ے ۱۱/	ے ۱۳/	سدیسوپور	۳۵۲	للعہ ۹/	ے ۱۲/
ڈھرا	۲۷۵	ے ۱۳/	معہ ۳/	بھٹا	۳۵۵	للعہ ۱۰/	ے ۱۳/
مکاموگھاٹ	۲۸۱	ے ۱۵/	معہ ۵/	کوئلور	۳۶۰	للعہ ۱۰/	ے ۱۵/
مکامہ جنکشن	۲۸۳	ے ۱۵/	معہ ۶/	کلہیریا	۳۶۳	للعہ ۱۱/	ے ۱۵/
مکامہ سے مغل سرائے سیدھی گاڑی				آرہ جنکشن	۳۶۹	للعہ ۱۱/	لعہ ۱/
				بیہیہ	۳۸۲	للعہ ۱۳/	لعہ ۵/
موڑ	۲۰۷	للعہ ۰/	معہ ۴/	بناہی	۳۸۶	للعہ ۴/	لعہ ۶/
پنڈارک	۲۹۲	للعہ ۱۴/	معہ ۱/	رگھوناتھپور	۳۹۱	للعہ ۱۴/	لعہ ۸/
بارھ	۲۹۹	للعہ ۲/	معہ ۱۳/	ڈمراؤں	۴۰۱	للعہ ۱۵/	لعہ ۱۰/
اٹمل گولہ	۳۰۴	للعہ ۳/	معہ ۱۳/	برونا	۴۰۶	صہ	لعہ ۱۲/

نام اسٹیشن	فاصلہ	تھرڈ	انٹر	نام اسٹیشن	فاصلہ	تھرڈ	انٹر
دلدارنگر	۴۳۱	صہ ۳/۰	عہ ۴/۰	ٹنڈلہ	۷۷۶	اعہ ۴/۱	عہ ۸/۰
جمانی	۴۴۲	صہ ۴/۰	عہ ۶/۰	ہتھرس	۸۰۶	۱عہ ۲/۰	۱عہ ۰/۰
سکلڈیہہ	۴۵۸	صہ ۳/۰	عہ ۱۳/۰	داؤدخاں	۸۲۰	۱عہ ۴/۰	۱عہ ۴/۰
مغل سرائے	۴۷۰	صہ ۱/۰	لعہ ۱۵/۰	علی گڈھ	۸۲۵	۱عہ ۴/۰	۱عہ ۶/۰
مغل سرائے سے کانپور (سیدھی گاڑی)				**علی گڈھ سے دہلی (براہ راست)**			
جیوناتھ پور	۴۲۳	صہ ۲/۰	عہ ۱/۰	خورجہ جنگشن	۸۵۲	۱عہ ۷/۰	۱عہ ۱۴/۰
کیلاہاٹ	۴۳۲	صہ ۳/۰	عہ ۴/۰	سکندرپور	۸۵۵	۱عہ ۸/۰	۱عہ ۱۵/۰
چنار	۴۳۸	صہ ۴/۰	عہ ۵/۰	عجیب پور	۸۷۴	۱عہ ۱۰/۰	۱عہ ۲/۰
ڈگمگ پور	۴۴۳	صہ ۵/۰	عہ ۷/۰	دادری	۸۸۰	۱عہ ۱۱/۰	۱عہ ۶/۰
مرزاپور	۴۵۸	صہ ۶/۰	عہ ۱۱/۰	غازی آباد	۸۹۰	۱عہ ۱۲/۰	۱عہ ۹/۰
بندھیاچل	۴۶۲	صہ ۷/۰	عہ ۱۲/۰	شاہدرا	۸۹۹	۱عہ ۱۵/۰	۱عہ ۱۳/۰
نینی جنگشن	۵۰۹	صہ ۱۳/۰	لعہ ۱۰/۰	دہلی	۹۰۳	لعہ	۱عہ ۱۴/۰
الہ آباد	۵۱۴	صہ ۴/۱	لعہ ۱۳/۰	**دھنبا سے کتراس گڈھ (برنچ لائن)**			
فتحپور	۵۸۷	ہے ۹/۰	لعہ ۱/۰	کوسید	۲	۱/	۱/
کانپور	۶۳۳	ہے ۱۲/۰	لعہ ۱۴/۰	بنشی جور	۵	۱/	۲/
کانپور سے علی گڈھ (سیدھی گاڑی)				سیجو	۶	۲/	۲/
اٹاوہ	۷۱۹	اعہ ۷/۰	عہ ۱/۰	کتراس گڈھ	۸	۲/	۳/
شکوہ آباد	۷۵۴	اعہ ۱۱/۰	عہ ۱/۰				

نام اسٹیشن	فاصلہ	تھرڈ	انٹر
دھنباد سے پتھر ڈیہہ (برانچ لائن)			
جھریا	۴	ار	۱۰ر
لڈن	۵	۱۰ر	۲ر
پتھر ڈیہہ	۹	۳ر	۴ر
مادھوپور سے گرھی ڈیہہ (برنچ لائن)			
جگدیش پور	۸	۲ر	۳ر
ہیس کنڈ	۱۷	۵ر	۷ر
گرھی ڈیہہ	۲۴	۷ر	۱۰ر
راج محل سے تین فیر جنکشن (برنچ لائن)			
تین فیر جنکشن	۸	۲ر	۳ر
بھاگلپور سے مندرھل (برنچ لائن)			
ہاٹ پرائی	۷	۲ر	۳ر
ٹکائی	۱۰	۳ر	۵ر
دھوتی	۱۷	۵ر	۷ر
براہاٹ	۲۳	۷ر	۹ر
پیچنوزا روڈ	۳۶	۰۷ر	۱۱ر
مندرھل	۳۱	۹ر	۱۳ر

نام اسٹیشن	فاصلہ	تھرڈ	انٹر
بختیارپور سے راجگیر (برنچ لائن)			
چیرد	۵	۱۰ر	۲ر
ہامرنوت	۷	۲ر	۳ر
دسنا	۱۰	۳ر	۴ر
بھاگن بیلہ	۱۳	۰۳ر	۵ر
پچاسہ	۱۵	۰۴ر	۶ر
سوہ	۱۷	۵ر	۷ر
بہار کچہری	۱۸	۵ر	۰۷ر
بہار شریف	۱۹	۰۵ر	۸ر
دست نگر	۲۳	۷ر	۰۹ر
نالندہ	۲۶	۰۷ر	۱۱ر
سیلاؤ	۲۹	۰۸ر	۱۲ر
راجگیر کنڈ	۳۳	۰۹ر	۱۴ر
پٹنہ جنکشن گیا جنکشن (برنچ لائن)			
پون پون	۹	۳ر	۴ر
تریگنا	۱۹	۰۵ر	۸ر
ندول	۲۴	۷ر	۱۰ر
جہاں آباد	۲۸	۸ر	۱۲ر
ارکی	۳۰	۹ر	۱۲ر

نام اسٹیشن	فاصلہ	تھرڈ	انٹر
ٹہٹا	۳۶	۰۱۰؍	۱۵؍
مخدوم پور	۳۹	۰۱۱؍	عہ
بیلا	۴۵	۱۳؍	عہ ۳؍
چاکن	۵۱	۱۵؍	عہ ۵؍
گیا	۵۷	عہ	عہ ۸؍
دلدار نگر سے تاڑی گھاٹ (برنچ لائن)			
نارگیسر	۶	۲؍	۰۲؍
تاڑی گھاٹ	۱۱	۳؍	۰۴؍
ڈالٹین گنج سے سون اینٹ بنک (برنچ لائن)			
انکورہا	۱۰	۳؍	۴؍
بی نگر روڈ	۱۹	۰۵؍	۸؍
چیلا	۲۹	۰۱۰؍	۱۲؍
حیدر نگر	۳۸	۱۱؍	عہ
محمد گنج	۴۱	۱۲؍	عہ ۱؍
اتناری روڈ	۴۸	۱۴؍	عہ ۴؍
گرہوا روڈ	۵۸	عہ ۱؍	عہ ۸؍
راج ہارا	۶۸	عہ ۴؍	عہ ۱۲؍
ڈالٹین گنج	۷۹	عہ ۷؍	عکا ۱؍

نام اسٹیشن	فاصلہ	تھرڈ	انٹر
آرہ سے سہسرام (برنچ لائن)			
کساپ	۷	۲؍	۳؍
گرھنی	۱۲	۰۳؍	۵؍
چاریکوری	۱۸	۵؍	۰۷؍
دہنوتی	۲۰	۰۵؍	۸؍
پیہیرو	۲۴	۷؍	۱۰؍
سوہنی کلاں	۳۰	۹؍	۰۱۲؍
بکرم گنج	۳۶	۰۱۰؍	۱۵؍
عوشتی کلاں	۳۸	۱۱؍	عہ
شجاع علی	۴۳	۰۱۲؍	عہ ۲؍
گرھ لوکھا	۴۹	۱۴؍	عہ ۴؍
کھاراڈیہہ	۵۴	عہ	عہ ۸؍
سہسرام	۶۱	عہ ۲؍	عہ ۹؍
فتوحہ سے اسلام پور (برانچ لائن)			
دنیانواں	۶	۲؍	۰۲؍
ڈیانواں	۱۰	۳؍	۴؍
لوہنڈ روڈ	۱۲	۰۳؍	۰۵؍
ہلسہ	۱۴	۴؍	۶؍
رام بہوان	۱۹	۰۵؍	۸؍

نام اسٹیشن	فاصلہ	تھرڈ	انٹر
انگوری سرائے	۲۱	۶ر	۹ر
	۲۴	۷ر	۱۰ار
اسلام پور	۲۷	۸ر	۱۱ار
کیول سے گیا جنکشن (برانچ لائن)			
لکھی سرائے	۵	۱ر	۲
سراری	۹	۳ر	۴ر
شیخپور	۱۶	۵ر	۶ر
کاشی چک	۲۵	۷ر	۱۰ار
وارث علی گنج	۳۱	۹ر	۱۳ار
بھاگی برڈیہہ	۳۶	۱۰ار	۱۵ار
نواده	۴۳	۱۲ار	عہ ۲ر
نلیا	۵۴	۱۵ار	عہ ۷ر
جمیاوال	۶۱	عہ ۲ر	عہ ۹ر
وزیر گنج	۶۵	عہ ۳ر	عہ ۱۱ر
پیمار	۷۲	عہ ۴ر	عہ ۲ار
مانپور	۷۵	عہ ۴ر	عہ ۵ار
گیا جنکشن	۷۸	عہ ۵ر	عہ ۱ر
کٹھیار سے کانپور			
کورسیلا	۲۴	۵ر	۸ر

نام اسٹیشن	فاصلہ	تھرڈ	انٹر
تھانہ بہپور	۴۶	۱۰ار	۱۵ار
مانسی	۷۲	۱۴ار	عہ ۸ر
کھگریا	۷۷	۱۵ار	عہ ۱۰ار
صاحب پور کمال	۸۵	عہ	عہ ۲ار
بیگوسرائے	۱۰۲	عہ ۳ر	عک ۲ر
برونی	۱۱۲	عہ ۵ر	عک ۴ر
محی الدین نگر	۱۳۵	عہ ۹ر	عک ۱۴ر
شاہ پور پٹوری	۱۴۳	عہ ۱۰ار	ــــے
مہنار روڈ	۱۴۸	عہ ۱ار	ــــے ۱ر
ستھندی بزرگ	۱۵۱	عہ ۴ر	ــــے ۲ر
ویسری	۱۵۴	عہ ۲ار	ــــے ۴ر
بدو پور	۱۶۰	عہ ۴ار	ــــے ۵ر
حاجی پور	۱۶۶	عہ ۴ار	ــــے ۷ر
سونپور	۱۶۹	عہ ۴ار	ــــے ۸ر
چھپره	۲۰۲	عک ۴ر	للعہ ۳ر
سیوان	۲۴۰	عک ۱۰ار	صہ
بھٹنی	۲۷۱	عک ۱۵ار	صہ ۱۰ار
گورکھپور	۳۱۴	ــــے ۶ر	ـــلے ۹ر
مانکپور	۳۹۱	للعہ ۳ر	مے ۲ر
گونده	۴۰۹	للعہ ۶ر	مے ۸ر
کانپور سٹی	۵۲۹	ـــلے ۲ر	لعہ ۵ ۶ر

نام اسٹیشن	فاصلہ	تھرڈ	انٹر
تھانہ بہپور سے بھاگلپور			
ننی پور	۴	۱ر	۲ر
مہادیو پور	۹	۲ر	۳ر
سراری	۳۰	۶ر	۱۰ار
بھاگلپور کچہری	۳۳	۷ر	۱۱ار
بھاگلپور	۳۵	۷ر	۱۲ار
سمستی پور سے بھیٹیاہی			
جیاگھاٹ	۱۴	۳ر	۵ر
لہیریا سرائے	۲۱	۴ر	۷ر
دربھنگہ	۲۴	۵ر	۸ر
سکری	۳۶	۸ر	۱۲ار
جھنجھارپور	۴۸	۱۰ار	عہ
رہریا	۷۳	۱۴ار	عہ ۸ر
بھیٹیاہی	۷۸	۱۵ار	عہ ۱۰ر
سمستی پور سے مانسی			
مراتن	۱۵	۳ر	۵ر
رسرا گھاٹ	۱۸	۴ر	۶ر
نیارنگر	۲۳	۵ر	۸ر

نام اسٹیشن	فاصلہ	تھرڈ	انٹر
حسن پور روڈ	۲۸	۶ر	۹ر
سلونا	۳۸	۸ر	۱۳ار
املی	۴۲	۹ر	۱۴ار
اولاپور	۴۷	۱۰ار	عہ
کھگریا	۵۳	۱۱ار	عہ ۲ر
مانسی	۵۹	۱۲ار	عہ ۴ر
دیگھا گھاٹ سے منکامہ گھاٹ			
سونپور	۱۰	۳ر	۷ر
حاجی پور	۴	۱ر	۱ار
سرائے	۱۰	۲ر	۳ر
بھگوان پور	۱۶	۳ر	۵ر
گرول	۲۱	۴ر	۷ر
کرھنی	۲۵	۵ر	۸ر
ترکی	۲۹	۶ر	۱۰ار
مظفر پور	۳۷	۸ر	۱۲ار
پوسا روڈ	۶۱	۱۲ار	عہ ۴ر
سمستی پور	۶۹	۱۴ار	عہ ۷ر
دالسنگ سرائے	۴۴	۱۱ار	عہ ۲ر
بچھواڑہ	۴۸	۱۰ار	عہ
برونی	۵۸	۱۲ار	عہ ۴ر
منکریا گھاٹ	۶۴	۱۳ار	عہ ۵ر

نام اسٹیشن	فاصلہ	تھرڈ	انٹر
مکامہ گھاٹ	۶۴	۱۵ار	۹عہر

بھٹیاہی سے مانسی

نام اسٹیشن	فاصلہ	تھرڈ	انٹر
سپول	۱۷	۴ر	۶ر
پرسرما	۲۴	۵ر	۸ر
پنچگچھیا	۲۸	۶ر	۹ر
سہرسا	۳۴	۷ر	۱۱ار
دو دھیلا	۴۰	۸ر	۱۳ار
مکھانا بازار	۴۵	۹ر	۱۵ار
لوہپا	۴۹	۱۰ار	عہ
دھمارا گھاٹ	۵۳	۱۱ار	۲عہ ار
بادلا گھاٹ	۵۷	۱۲ار	۴عہ ار
مانسی	۶۱	۱۲ار	۲عہ ار

دربھنگہ سے جے نگر

نام اسٹیشن	فاصلہ	تھرڈ	انٹر
تارسرائے	۹	۲ر	۳ر
سکری	۱۳	۳ر	۴ر
مدھوبنی	۲۳	۵ر	۸ر
راج نگر	۲۹	۶ر	۱۰ار
جے نگر	۴۲	۹ر	۱۴ار

نرکٹیا گنج سے مکامہ گھاٹ

نام اسٹیشن	فاصلہ	تھرڈ	انٹر
سہنتھی	۷	ار	۲ار
بتیا	۲۳	۵ر	۸ار
مجھولی	۲۹	۶ر	۱۰ار
سگولی	۳۷	۸ر	۱۲ار
موتیہاری	۵۰	۱۰ار	اعہر
پپرا	۶۴	۱۳ار	۵عہر
چکیا	۷۰	۱۴ار	۷عہر
مہسی	۷۵	۱۵ار	۹عہر
مہوال	۷۹	۱۵ار	۱۰عہر
موتی پور	۸۴	عہ	۱۲عہ آر
کانٹی	۹۲	۴عہر	۱۵عہ آر
مظفرپور	۱۰۰	۳عہ آر	اعا ار
سمستی پور	۱۳۲	۸عہ ار	۱۲عا ار
بروتی	۱۶۴	۱۳عہ ار	۸ے
سمریا گھاٹ	۱۶۹	۱۴عہ ار	۸ے
مکامہ گھاٹ	۰	۷عہ	۱۲ے ار

پٹنہ جنکشن سے کلکتہ

نام اسٹیشن	فاصلہ	تھرڈ	انٹر
گلزار باغ	ے	صاہ	۲

نام اسٹیشن	تھرڈ	نام اسٹیشن	تھرڈ	نام اسٹیشن	تھرڈ
پٹنہ سٹی	۲ر	آسنسول	ع ۱۵ر	پٹنہ جنکشن سے دہلی	
بنکا گھاٹ	۳ر	رانی گنج	ے ۲ر	پھلواری شریف	۱ر
فتوحہ	۴ر	اونڈل	ے ۳ر	دانا پور	۱ر
خسرو پور	۶ر	درگا پور	ے ۵ر	بہوڑا	۳ر
کروتہ	۷ر	خاں جنکشن	ے ۱۲ر	سدیسو پور	۴ر
بختیار پور	۸ر	بردوان	ے ۱۳ر	بہٹا	۵ر
اٹمل گولہ	۱۰ر	کنگ پور	ے ۱۴ر	کوئلور	۶ر
باڑھ	۱۲ر	رسولپور	ے ۱۵ر	کلہریا	۷ر
پنڈارک	۱۳ر	دیبی پور	للعہ ۱ر	آرہ جنکشن	۹ر
موسی	۱۵ر	سملہ گڑھ	للعہ ۲ر	بہیہ	۱۳ر
مکامہ جنکشن	عہ	پنڈوہ	للعہ ۳ر	بناہی	۱۴ر
مرکا گھاٹ	عہ	مگرا	للعہ ۴ر	رگھناتھ پور	۱۵ر
ڈمرا	۱رعہ	ہنڈیل جنکشن	للعہ ۴ر	ڈمراؤں	۱رعہ
کیول جنکشن	۴رعہ	ہرگلی	للعہ ۵ر	برونا	۲رعہ
جھاجھا	۱۱رعہ	شرف علی گنج	للعہ ۶ر	ضمانی	۳رعہ
سمیل تلہ	۳رعہ	سرامپور	للعہ ۶ر	شکل ڈیہہ	۱۳رعہ
جاسیڈیہ	۱رعہ	بیلی	للعہ ۷ر	مغل سرائے	عہ
مادھو پور	۵رعہ	للوا	للعہ ۷ر	جیونا تھ پور	۱رعہ
ستارام پور	۴رعہ	کلکتہ	للعہ ۷ر	کیلا باٹ	۳رعہ
پلساچک	۴رعہ			چنار	۴رعہ

ڈگمگ پور	بعک	داؤدخاں	ے
مرزاپور	۸/ عک	علی گڑھ	ے
بندھیاچل	۸/ عک	خورجہ	۳/ ے
نئی جنکشن	۹/ ے	سکندرپور	۴/ ے
الہ آباد	۲/ ے	عجیب پور	۷/ ے
فتحپور	۴/ ے	دادری	۶/ ے
کانپور	۶/ للعہ	غازی آباد	۹/ ے
اٹاوہ	۹/ للعہ	ساہدرہ	۱۰/ ے
شکوہ آباد	۴/ صہ	دہلی	۱۲/ ے
ٹنڈلہ	۶/ صہ		
متھرا	۱۰/ صہ		
	۱۴/ صہ		

کرایہ فی میل بذریعہ پاسنجر گاڑی

درجہ اول

	روپیہ	آنہ	پائی
ایک میل سے سو میل تک......		۲/	
ایک سو ایک سے ۳۰۰ میل تک......	″	۱/	۶
تین سو ایک سے اوپر تک......	″	۱/	″

درجہ دوم

	روپیہ	آنہ	پائی
ایک سے سو میل تک......	″	۱/	″
ایک سو ایک سے ۳۰۰ میل تک......	″	″	۹
تین سو ایک سے اوپر تک......	″	″	۶

انٹر کلاس

	روپیہ	آنہ	پائی
ایک سے ۳۰۰ میل تک......	″	″	۵
تین سو ایک سے اوپر تک......	″	″	۳ ½

تھرڈ کلاس

	روپیہ	آنہ	پائی
ایک سے ۵۰ میل تک......	″	″	۳ ½
۵۱ سے ۳۰۰ میل تک......	″	″	۲ ½
تین سو ایک سے اوپر تک......	″	″	۱ ½

ہفتہ وار ٹکٹ

فرسٹ۔ سکنڈ۔ انٹر۔ اور تھرڈ کلاس ہفتہ وار ٹکٹ اس ترتیب کے مطابق دیا جاتا ہے۔

فرسٹ کلاس و سکنڈ کلاس...... ۱۵۰ میل سے زائد ایک تک

انٹر کلاس بذریعہ کل ٹرین سوائے پنجاب یا بمبئی میل...... ″ ″

انٹر کلاس بذریعہ پنجاب میل و بمبئی میل...... ۲۰۰ میل تک یا اس سے زیادہ

تھرڈ کلاس بذریعہ میل ٹرین...... ″ ″

تھرڈ کلاس بذریعہ پسنجر و ایکسپریس...... ۱۵ میل تک یا اس سے زیادہ

کرایہ ہفتہ وار ٹکٹ

۱۶ میل سے ۳۰ میل تک	½ ۱ ایک طرفہ کرایہ سے
۳۱ میل سے ۴۵ میل تک	½ ۱ ایک طرفہ کرایہ سے
۴۶ میل سے اوپر تک	¼ ۱ ایک طرفہ کرایہ سے

شرح کرایہ پارسل بذریعہ مسافر گاڑی

فاصلہ بحساب میل	۵ سیر سے ۱۰ سیر تک	۱۰ سیر سے ۲۰ سیر تک	۲۰ سیر سے ۳۰ سیر تک	۳۰ سیر سے ایک من تک
(۲۵) میل سے زائد نہ ہو	۶/	۶/	۶/	۶/
(۲۵) میل سے (۵۰) تک	۶/	۶/	۱۲/	۱۲/
(۵۰) میل سے (۷۵) تک	۶/	۱۲/	[illegible]	[illegible]
(۷۵) میل سے (۱۰۰) تک	۶/	۱۲/	[illegible]	[illegible]
(۱۰۰) میل سے (۱۲۵) تک	۱۲/	[illegible]	[illegible]	[illegible]
(۱۲۵) میل سے (۱۵۰) تک	۱۲/	[illegible]	[illegible]	[illegible]
(۱۵۰) میل سے (۱۷۵) تک	۱۲/	[illegible]	[illegible]	[illegible]
(۱۷۵) میل سے (۲۰۰) تک	۱۲/	[illegible]	[illegible]	[illegible]
(۳۰۰) میل سے (۳۲۵) تک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
(۳۲۵) میل سے (۳۵۰) تک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
(۳۵۰) میل سے (۳۷۵) تک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
(۳۷۵) میل سے (۴۵۰) تک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
(۴۵۰) میل سے (۴۷۵) تک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
(۴۷۵) میل سے (۵۰۰) تک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
(۵۰۰) میل سے (۵۲۵) تک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
(۵۲۵) میل سے (۶۰۰) تک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
(۶۰۰) میل سے (۶۲۵) تک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
(۶۲۵) میل سے (۶۵۰) تک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
(۶۵۰) میل سے (۶۷۵) تک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
(۶۷۵) میل سے (۷۵۰) تک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
(۷۵۰) میل سے (۷۷۵) تک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
(۷۷۵) میل سے (۹۰۰) تک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
(۹۰۰) میل سے (۹۲۵) تک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
(۹۲۵) میل سے (۹۵۰) تک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
(۹۵۰) میل سے (۱۰۵۰) تک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
(۱۰۵۰) میل سے (۱۰۷۵) تک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
(۱۰۷۵) میل سے (۱۱۰۰) تک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
(۱۱۰۰) میل سے (۱۱۲۵) تک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
(۱۱۲۵) میل سے (۱۱۵۰) تک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
(۱۲۵۰) میل سے (۱۱۷۵) تک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

عدد	تناسب	عدد	تناسب	عدد	تناسب	عدد	تناسب	عدد	تناسب	عدد	تناسب
١	عمم	١٩	اوعه	٣٧	امرسه	٥٥	وحيه	٧٣	سعه	٩١	لعه
٢	عك	٢٠	عمت	٣٨	مديه	٥٦	صيه	٧٤	للوحه	٩٢	عليت
٣	سه	٢١	لعيه	٣٩	لوسه	٥٧	موصه	٧٥	صحت	٩٣	يعه
٤	للعه	٢٢	عميه	٤٠	للحه	٥٨	مصه	٧٦	الحيه	٩٤	للويعه
٥	صه	٢٣	عيه	٤١	لللله	٥٩	لوصه	٧٧	الوحت	٩٥	طيعه
٦	لے	٢٤	للوعيه	٤٢	عللعه	٦٠	سه	٧٨	امحف	٩٦	يعه
٧	حه	٢٥	صعه	٤٣	لليحه	٦١	سه	٧٩	لوحه	٩٧	الويعه
٨	مے	٢٦	عيه	٤٤	للوتت	٦٢	عسه	٨٠	لسه	٩٨	مسعه
٩	لعه	٢٧	الوعيه	٤٥	ولعه	٦٣	سسه	٨١	الرسه	٩٩	ريعه
١٠	عسه	٢٨	امعمه	٤٦	للحه	٦٤	للوسه	٨٢	عليه	١٠٠	ماء
١١	ليت	٢٩	ريعه	٤٧	اوللوه	٦٥	صسه	٨٣	ليه	٢٠٠	ماء
١٢	عيه	٣٠	سه	٤٨	املحه	٦٦	سه	٨٤	للويه	٣٠٠	سمار
١٣	عيه	٣١	ريسه	٤٩	لوليحه	٦٧	امسه	٨٥	وسه	٤٠٠	للماء
١٤	للويه	٣٢	سيه	٥٠	صه	٦٨	امسه	٨٦	ليه	٥٠٠	صمار
١٥	صعه	٣٣	سيه	٥١	رصه	٦٩	لوحه	٨٧	امعيه	٦٠٠	سكار
١٦	عيه	٣٤	للوسه	٥٢	عصه	٧٠	امعه	٨٨	امسه	٧٠٠	لماء
١٧	معيه	٣٥	ويه	٥٣	سيه	٧١	ايحه	٨٩	لوليه	٨٠٠	لكاء
١٨	امعيه	٣٦	سيه	٥٤	للوصه	٧٢	عيحه	٩٠	لعه	٩٠٠	بكاء

سیر کلاں	سیر خام [illegible]	سیر //	سیر //	سیر //	سیر //	سیر //	سیر //	سیر //
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۴ سر	۴ر ۷ سر	۴ر ۳ سر	۴ر ۴ سر	۴ر ۴ سر	۴ر ۹ سر	۴ر ۹ سر	۴ر ۱۰ سر	۴ر ۱۰ سر
۸ ر	۹ر ۲ سر	۹ر ۳ سر	۹ر ۳ سر	۹ر ۵ سر	۹ر ۶ سر	۹ر ۷ سر	۹ر ۸ سر	۹ر ۹ سر
۱۲ ر	۱۲ر ۹ سر	۱۳ر ۱۱ سر	۱۳ ر	۱۳ر ۱ سر	۱۳ر ۳ سر	۱۳ر ۴ سر	۱۳ر ۶ سر	۱۳ر ۸ سر
عصر	عصر ۲ر ۵ سر	عصر ۲ر ۷ سر	عصر ۲ر ۸ سر	عصر ۲ر ۱۰ سر	عصر ۳ ر	عصر ۳ر ۲ سر	عصر ۳ر ۴ سر	عصر ۳ر ۶ سر
عک	عک ۴ر ۹ سر	عک ۵ر ۱ سر	عک ۵ر ۵ سر	عک ۵ر ۹ سر	عک ۶ر ۱ سر	عک ۶ر ۵ سر	عک ۶ر ۹ سر	عک ۷ ر
سے	سے ۷ر ۲ سر	سے ۷ر ۴ سر	سے ۸ر ۲ سر	سے ۸ر ۸ سر	سے ۹ر ۱ سر	سے ۹ر ۷ سر	سے ۱۰ر ۱ سر	سے ۱۰ر ۷ سر
للعہ	للعہ ۹ر ۷ سر	للعہ ۱۰ر ۲ سر	للعہ ۱۰ر ۱۰ سر	للعہ ۱۱ر ۶ سر	للعہ ۱۲ر ۳ سر	للعہ ۱۲ر ۹ سر	للعہ ۱۳ر ۵ سر	للعہ ۱۴ر ۱ سر
صہ	صہ ۱۲ ر	صہ ۱۲ر ۹ سر	صہ ۱۳ر ۷ سر	صہ ۱۴ر ۵ سر	صہ ۱۵ر ۳ سر	لے	لے ۹ سر	لے ۱ر ۷ سر
لے	لے ۱۴ر ۵ سر	لے ۱۵ر ۳ سر	معہ ۴ سر	معہ ۱ر ۳ سر	معہ ۲ر ۳ سر	معہ ۳ر ۲ سر	معہ ۴ر ۲ سر	معہ ۵ر ۱ سر
معہ	ملے ۱ر ۲ سر	ملے ۱ر ۱۰ سر	ملے ۳ ر	ملے ۴ر ۲ سر	ملے ۵ر ۳ سر	ملے ۶ر ۵ سر	ملے ۷ر ۶ سر	ملے ۸ر ۸ سر

[illegible]	[illegible]	۲/ //	۳/ //	۴/ //	۵/ //	۶/ //	۷/ //	۸/ //	۹/ //	۱۰/ //	۱۱/ //	۱۲/ //	۱۳/ //	۱۴/ //	۱۵/ //
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۴ہر	۰	۰	۰	۰	۰	ـر	ـــہر	ـــہر	ـــر	ـــر	ـــہر	ـــر	ـــہر	ـــر	۰ہر
۸ر	۰	۰	۰	۰	۰	۰ہر	۰ہر	۰ہر	۰ہر	۰ہر	۰ہر	۰ہر	۰ہر	۱ہر	۱ر
۱۲ر	۰	۰	۰	۰	۰	شر	شر	شر	شر	شر	شر	شر	شر	۱ہر	۱ہر
عمصہ	۰	۰	۰	۰	۰	۱ہر	۱ہر	۱ہر	۱ہر	۱ہر	۱ہر	۱ہر	۱ہر	۲ہر	۲ہر
عکس	۰	۰	۱ہر	۱ہر	۱ہر	۱ہر	۱ہر	۲ہر	۲ہر	۲ہر	۲ہر	۲ہر	۳ہر	۳ہر	۳ہر
ــہ	۰	۱ز	۱ہر	۲ہر	۲ہر	۲ہر	۳ہر	۳ہر	۳ہر	۳ہر	۴ہر	۴ہر	۴ہر	۵ہر	۵ہر
للعہ	۰	۱ہر	۱ہر	۲ہر	۲ہر	۳ہر	۳ہر	۴ہر	۴ہر	۵ہر	۵ہر	۶ہر	۶ہر	۶ہر	شر
صہ	۰	۱ہر	۲ہر	۲ہر	۳ہر	۳ہر	۴ہر	۵ہر	۵ہر	۶ہر	۶ہر	۷ہر	۷ہر	۸ہر	۹ہر
لے	۱ہر	۱ہر	۲ہر	۳ہر	۴ہر	۴ہر	۵ہر	۶ہر	۶ہر	۷ہر	۸ہر	۸ہر	۹ہر	۱۰ہر	۱۱ہر
ہعہ	۱ہر	۲ہر	۲ہر	۳ہر	۴ہر	۵ہر	۶ہر	۶ہر	۷ہر	۸ہر	۹ہر	۱۰ہر	۱۱ہر	۱۱ہر	۱۲ہر

[illegible]	م [illegible]	م //	م //	م //	م //	م //	م //	م //
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
ملی	لعہ ۳ر۲س	لعہ ۴ر۵س	لعہ ۵ر۹س	لعہ ۷س	لعہ ۸ر۶س	لعہ ۹ر[illegible]س	لعہ ۱۰ر۱س	لعہ ۱۲ر۲س
لعہ	عہ ۵ر۶س	عکہ ۷س	عکہ ۸ر۶س	عکہ ۹ر۱س	عکہ ۱۱ر۲س	عکہ ۱۲ر۹س	عکہ ۱۳ر۲س	عکہ ۱۵ر۸س
عہ	رعہ ۸س	رعہ ۹ر۶س	رعہ ۱۱ر۲س	رعہ ۱۲ر۹س	رعہ ۱۳ر۵س	رعہ	رعہ ۱ر۶س	رعہ ۳ر۲س
رعہ	ءعہ ۱۰ر۵س	ءعہ ۱۲ر۲س	رعہ ۱۳ر۱س	رعہ ۱۵ر۸س	یعہ ۱ر۵س	یعہ ۳ر۲س	یعہ ۳ر۱س	یعہ ۶ر۹س
ءعہ	ءعہ ۱۲ر۹س	یعہ ۱۴ر۹س	للوعہ ۰س	للوعہ ۲ر۸س	الوعہ ۴ر۶س	للوعہ ۶ر۵س	للوعہ ۸ر۴س	للوعہ ۱۰ر۳س
عیہ	للوعہ ۱۵ر۲س	دعہ ۱ر۳س	دعہ ۳ر۳س	دعہ ۵ر۵س	دعہ ۶ر۶س	دعہ ۹ر۷س	دعہ ۱۱ر۸س	دعہ ۱۳ر۹س
للوعہ	عیہ ۱ر۹س	عیہ ۲ر۱۰س	عیہ ۴ر۱س	عیہ ۸ر۳س	عیہ ۱۰ر۶س	عیہ ۱۲ر۹س	عیہ ۱۵ر	دعہ ۱ر۳س
دعہ	اوعہ ۲س	اوعہ ۶ر۵س	اوعہ ۸ر۱۰س	اوعہ ۱۱ر۲س	عیہ ۱۳ر۶س	عیہ	عیہ ۲ر۵س	عیہ ۴ر۹س
عیہ	اوعہ ۶ر۵س	اوعہ ۸ر۱۱س	اوعہ ۱۱ر۶س	اوعہ ۱۳ر۱س	لوعہ ۸س	اوعہ ۳ر۲س	لوعہ ۵ر۹س	لوعہ ۱۰ر۳س
اوعہ	لوعہ ۱۰س	لوعہ ۱۱ر۶س	لوعہ ۱۳ر۳س	عہ ۱س	عہ ۳ر۴س	عہ ۶ر۵س	عکہ ۹ر۱۱س	عکہ ۱۱ر۱۰س

[illegible]	[illegible]	۲/ //	۳/ //	۴/ //	۵/ //	۶/ //	۷/ //	۸/ //	۹/ //	۱۰/ //	۱۱/ //	۱۲/ //	۱۳/ //	۱۴/ //	۱۵/ //
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
[illegible]	۱سر	۲سر	۳سر	۴سر	۵سر	۶سر	۷سر	۸سر	۸سر	۹سر	۱۰سر	۱۱سر	۱ر	۱ر۱سر	۱ر۲سر
[illegible]	۱سر	۲سر	۳سر	۴سر	۵سر	۶سر	۷سر	۸سر	۹سر	۱۱سر	۱ر	۱ر۱سر	۱ر۲سر	۱ر۳سر	۱ر۴سر
[illegible]	۱سر	۲سر	۳سر	۵سر	۶سر	۷سر	۸سر	۹سر	۱۰سر	۱ر	۱ر۱سر	۱ر۲سر	۱ر۳سر	۱ر۵سر	۱ر۶سر
[illegible]	۱سر	۳سر	۴سر	۵سر	۶سر	۷سر	۸سر	۹سر	۱۱سر	۱ر۱سر	۱ر۲سر	۱ر۳سر	۱ر۴سر	۱ر۶سر	۱ر۸سر
[illegible]	۱سر	۳سر	۴سر	۶سر	۷سر	۸سر	۱۰سر	۱ر	۱ر۱سر	۱ر۲سر	۱ر۳سر	۱ر۵سر	۱ر۶سر	۱ر۸سر	۱ر۱۰سر
[illegible]	۱سر	۳سر	۴سر	۶سر	۸سر	۹سر	۱۱سر	۱ر	۱ر۲سر	۱ر۳سر	۱ر۵سر	۱ر۶سر	۱ر۸سر	۱ر۱۰سر	۲ر
[illegible]	۲سر	۳سر	۵سر	۷سر	۸سر	۱۰سر	۱ر	۱ر۱سر	۱ر۳سر	۱ر۵سر	۱ر۶سر	۱ر۷سر	۱ر۹سر	۱ر۱۱سر	[illegible]
[illegible]	۲سر	۳سر	۵سر	۷سر	۹سر	۱۱سر	۱ر	۱ر۲سر	۱ر۴سر	۱ر۶سر	۱ر۸سر	۱ر۹سر	۱ر۱۱سر	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۲سر	۴سر	۶سر	۸سر	۱۰سر	۱ر	۱ر۱سر	۱ر۳سر	۱ر۶سر	۱ر۹سر	۱ر۱۱سر	۲ر	۲ر۲سر	۲ر۴سر	[illegible]
[illegible]	۲سر	۴سر	۶سر	۸سر	۱۰سر	۱ر	۱ر۳سر	۱ر۴سر	۱ر۶سر	۱ر۸سر	۱ر۱۰سر	۲ر	۲ر۲سر	۲ر۴سر	۲ر۶سر

عین کار	[illegible]	م //	م //	م //	م //	م //	م //	م //
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
مسعه	عسه ۱۱ر۲س	عسه ۱۴ر۱س	رعسه ۱۱س	رعسه ۳ر۱۰س	رعسه ۶ر۹س	رعسه ۹ر۷س	رعسه ۱۲ر۶س	رعسه ۱۵ر۴س
لوعسه	رعسه ۱۲ر۷س	رعسه ۸س	رعسه ۳ر۹س	رعسه ۶ر۸س	رعسه ۹ر۹س	رعسه ۱۲ر۹س	رعسه ۱۵ر۱۰س	رعسه ۲ر۱۰س
عسه	رعسه	رعسه ۳ر۲س	رعسه ۶ر۵س	رعسه ۹ر۷س	رعسه ۱۲ر۹س	للوعسه	للوعسه ۳ر۳س	للوعسه ۶ر۵س
رعسه	للوعسه ۲ر۵س	للوعسه ۵س۹	للوعسه ۹س۱	للوعسه ۱۲ر۶س	للوعسه ۱۵ر۱۰س	صعسه ۳ر۲س	صعسه ۶ر۷س	صعسه ۹ر۱۱س
رعسه	صعسه ۴ر۹س	صعسه ۸ر۳س	صعسه ۱۱ر۱۰س	صعسه ۱۵ر۴س	عسه ۲ر۱۰س	عسه ۶ر۵س	عسه ۹ر۱۱س	عسه ۱۳ر۵س
رعسه	عسه ۷ر۲س	عسه ۱۰ر۱۰س	عسه ۱۴ر۶س	اوعسه ۲ر۳س	اوعسه ۵ر۱۱س	اوعسه ۹ر۷س	اوعسه ۱۳ر۳س	اسعسه ۱۱س
للوعسه	اسعسه ۹ر۷س	اسعسه ۱۳ر۵س	اسعسه ۱ر۳س	اسعسه ۵ر۱س	اسعسه ۸ر۱۱س	اسعسه ۱۲ر۱۰س	لوعسه ۸س	لوعسه ۴ر۶س
صعسه	اسعسه ۱۲ر	لوعسه	لوعسه ۴ر	لوعسه ۸ر	لوعسه ۱۲ر	سه	سه ۴ر	سه ۸ر
عسه	لوعسه ۱۴ر۵س	سه ۲ر۹س	سه ۶ر۹س	سه ۱۰ر۱۰س	سه ۱۵ر	رسه ۳ر۲س	رسه ۷ر۴س	رسه ۱۱ر۶س
اوعسه	رسه ۹ر	رسه ۵ر۱س	رسه ۹ر۵س	رسه ۱۳ر۹س	رسه ۲ر۱س	رسه ۶ر۵س	رسه ۱۰ر۹س	رسه ۱۵ر۱س

عمر کلاں	فی کونی فیصدی	۲ر ،،	۳ر ،،	۴ر ،،	۵ر ،،	۶ر ،،	۷ر ،،	۸ر ،،	۹ر ،،	۱۰ر ،،	۱۱ر ،،	۱۲ر ،،	۱۳ر ،،	۱۴ر ،،	۱۵ر ،،
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
اسی	۲ر	۴ر	۶ر	۸ر	۱۱ر	۱ر ۱ر	۱ر ۳ر	۱ر ۵ر	۱ر ۷ر	۱ر ۱۰ر	۲ر	۲ر ۲ر	۲ر ۴ر	۲ر ۶ر	۲ر ۹ر
نوے	۲ر	۴ر	۷ر	۹ر	۱ر	۱ر ۲ر	۱ر ۴ر	۱ر ۶ر	۱ر ۸ر	۱ر ۱۱ر	۲ر ۱ر	۲ر ۳ر	۲ر ۵ر	۲ر ۷ر	۲ر ۱۰ر
عہ	۲ر	۵ر	۷ر	۹ر	۱ر	۱ر ۲ر	۱ر ۵ر	۱ر ۷ر	۱ر ۹ر	۲ر	۲ر ۲ر	۲ر ۵ر	۲ر ۷ر	۲ر ۹ر	۳ر
عہ [illegible]	۲ر	۵ر	۷ر	۱۰ر	۱ر ۱ر	۱ر ۳ر	۱ر ۶ر	۱ر ۸ر	۱ر ۱۰ر	۲ر ۱ر	۲ر ۳ر	۲ر ۶ر	۲ر ۹ر	۲ر ۱۱ر	۳ر ۲ر
عہ [illegible]	۳ر	۵ر	۸ر	۱۱ر	۱ر ۱ر	۱ر ۴ر	۱ر ۷ر	۱ر ۹ر	۲ر	۲ر ۲ر	۲ر ۵ر	۲ر ۷ر	۲ر ۱۰ر	۳ر	۳ر ۳ر
عہ [illegible]	۳ر	۵ر	۸ر	۱۱ر	۱ر ۲ر	۱ر ۵ر	۱ر ۷ر	۱ر ۱۰ر	۲ر ۱ر	۲ر ۴ر	۲ر ۷ر	۲ر ۹ر	۳ر	۳ر ۳ر	۳ر ۵ر
عہ [illegible]	۳ر	۶ر	۹ر	۱۱ر	۱ر ۲ر	۱ر ۵ر	۱ر ۸ر	۱ر ۱۱ر	۲ر ۲ر	۲ر ۵ر	۲ر ۸ر	۲ر ۱۰ر	۳ر ۱ر	۳ر ۴ر	۳ر ۷ر
عہ [illegible]	۳ر	۶ر	۹ر	۱ر	۱ر ۳ر	۱ر ۶ر	۱ر ۹ر	۲ر	۲ر ۳ر	۲ر ۶ر	۲ر ۹ر	۳ر	۳ر ۳ر	۳ر ۶ر	۳ر ۹ر
عہ [illegible]	۳ر	۶ر	۹ر	۱ر	۱ر ۳ر	۱ر ۷ر	۱ر ۱۰ر	۲ر ۱ر	۲ر ۴ر	۲ر ۷ر	۲ر ۱۰ر	۳ر ۱ر	۳ر ۴ر	۳ر ۷ر	۳ر ۱۱ر
عہ [illegible]	۳ر	۶ر	۱۰ر	۱ر ۱ر	۱ر ۴ر	۱ر ۷ر	۱ر ۱۰ر	۲ر ۲ر	۲ر ۵ر	۲ر ۸ر	۳ر	۳ر ۳ر	۳ر ۶ر	۳ر ۹ر	۳ر

عین کلدار	[illegible]	[illegible] //	[illegible] //	[illegible] //	[illegible] //	[illegible] //	[illegible] //	[illegible] //
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
[illegible]	[illegible] ۳ر۲سر	[illegible] ۷ر۴سر	[illegible] ۱۳ر۲سر	[illegible] ۷سر	[illegible] ۵ر۱سر	[illegible] ۹ر۷سر	[illegible] ۱۳ر۱سر	[illegible] ۲ر۷سر
[illegible]	[illegible] ۵ر۷سر	[illegible] ۱۰ر۲سر	[illegible] ۱۴ر۱سر	[illegible] ۳ر۶سر	[illegible] ۸ر۲سر	[illegible] ۱۲ر۹سر	[illegible] ۱ر۵سر	[illegible] ۶ر۱سر
[illegible]	[illegible] ۸سر	[illegible] ۱۲ر۹سر	[illegible] ۱ر۷سر	[illegible] ۶ر۵سر	[illegible] ۱۱ر۲سر	[illegible]	[illegible] ۴ر۱۰سر	[illegible] ۹ر۷سر
[illegible]	[illegible] ۱۰ر۵سر	[illegible] ۱۵ر۴سر	[illegible] ۴ر۳سر	[illegible] ۹ر۳سر	[illegible] ۱۴ر۳سر	[illegible] ۳ر۲سر	[illegible] ۸ر۲سر	[illegible] ۱۳ر۱سر
[illegible]	[illegible] ۱۲ر۹سر	[illegible] ۱ر۱۱سر	[illegible] ۷ر	[illegible] ۱۲ر۲سر	[illegible] ۱ر۳سر	[illegible] ۶ر۵سر	[illegible] ۱۱ر۶سر	[illegible] ۸سر
[illegible]	[illegible] ۱۵ر۲سر	[illegible] ۴ر۶سر	[illegible] ۹ر۹سر	[illegible] ۱۵سر	[illegible] ۴ر۴سر	[illegible] ۹ر۷سر	[illegible] ۱۴ر۱۰سر	[illegible] ۴ر۲سر
[illegible]	[illegible] ۱ر۷سر	[illegible] ۷سر	[illegible] ۱۲ر۶سر	[illegible] ۱ر۱۱سر	[illegible] ۷ر۴سر	[illegible] ۱۲ر۹سر	[illegible] ۴ر۳سر	[illegible] ۷ر۸سر
[illegible]	[illegible] ۴سر	[illegible] ۹ر۷سر	[illegible] ۱۵ر۲سر	[illegible] ۴ر۹سر	[illegible] ۱۰ر۵سر	[illegible]	[illegible] ۵ر۷سر	[illegible] ۱۱ر۲سر
[illegible]	[illegible] ۶ر۵سر	[illegible] ۱۲ر۲سر	[illegible] ۱ر۱۱سر	[illegible] ۷ر۸سر	[illegible] ۱۲ر۵سر	[illegible] ۳ر۲سر	[illegible] ۸ر۱۱سر	[illegible] ۱۴ر۹سر
[illegible]	[illegible] ۸ر۹سر	[illegible] ۱۴ر۱سر	[illegible] ۴ر۴سر	[illegible] ۱۰ر۷سر	[illegible] ۴سر	[illegible] ۶ر۵سر	[illegible] ۱۲ر۴سر	[illegible] ۲ر۳سر

[illegible]	[illegible]	۱/۲ //	۱/۳ //	۱/۴ //	۱/۵ //	۱/۶ //	۱/۷ //	۱/۸ //	۱/۹ //	۱/۱۰ //	۱/۱۱ //	۱/۱۲ //	۱/۱۳ //	۱/۱۴ //	۱/۱۵ //
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
[illegible]	۳ سر	۷ سر	۱۰ سر	۱/ ۱سر	۱/ ۵سر	۱/ ۸سر	۱/ ۱۱سر	۳/ ۳سر	۲/ ۷سر	۲/ ۹سر	۳/ ۱سر	۳/ ۴سر	۳/ ۸سر	۳/ ۱۱	۴/ ۲سر
[illegible]	۳ سر	۷ سر	۱۰ سر	۱/ ۲سر	۱/ ۶سر	۱/ ۹سر	۲ سر	۲/ ۳سر	۲/ ۷سر	۲/ ۱۱سر	۳/ ۲سر	۳/ ۶سر	۳/ ۱۰سر	۴/ ۱سر	۴/ ۴سر
[illegible]	۴ سر	۷ سر	۱۱ سر	۱/ ۳سر	۱/ ۶سر	۱/ ۹سر	۲/ ۱سر	۲/ ۵سر	۲/ ۸سر	۳ سر	۳/ ۴سر	۳/ ۷سر	۳/ ۱۱سر	۴/ ۲سر	۴/ ۶سر
[illegible]	۴ سر	۷ سر	۱۱ سر	۱/ ۳سر	۱/ ۷سر	۱/ ۱۰سر	۲/ ۲سر	۲/ ۶سر	۲/ ۹سر	۳/ ۱سر	۳/ [illegible]	۳/ ۹سر	۴ سر	۴/ ۴سر	۴/ ۸سر
[illegible]	۴ سر	۸ سر	۱۱ سر	۱/ ۳سر	۱/ ۷سر	۱/ ۱۱سر	۲/ ۳سر	۲/ ۷سر	۲/ ۱۰سر	۳/ ۲سر	۳/ ۶سر	۳/ ۱۰سر	۴/ ۲سر	۴/ ۶سر	۴/ ۱۰سر
[illegible]	۴ سر	۸ سر	۱ سر	۱/ ۴سر	۱/ ۸سر	۲ سر	۲/ ۴سر	۲/ ۸سر	۳ سر	۳/ ۴سر	۳/ ۸سر	۳/ ۱۱سر	۴/ ۳سر	۴/ ۷سر	۴/ ۱۱
[illegible]	۴ سر	۸ سر	۱/	۱/ ۴سر	۱/ ۸سر	۲ سر	۲/ ۴سر	۲/ ۹سر	۳/ ۱سر	۳/ ۵سر	۳/ ۹سر	۴/ ۱سر	۴/ ۵سر	۴/ ۹سر	۵/ ۱سر
[illegible]	۴ سر	۸ سر	۱/ ۱سر	۱/ ۵سر	۱/ ۹سر	۲/ ۱سر	۲/ ۵سر	۲/ ۱۰سر	۳/ ۲سر	۳/ ۶سر	۳/ ۱۰سر	۴/ ۲سر	۴/ ۷سر	۴/ ۱۱سر	۵/ ۳سر
[illegible]	۴ سر	۹ سر	۱/ ۱سر	۱/ ۵سر	۱/ ۱۰سر	۲/ ۲سر	۲/ ۶سر	۲/ ۱۱سر	۳/ ۳سر	۳/ ۷سر	۳/ ۱۱سر	۴/ ۳سر	۴/ ۸سر	۵ سر	۵/ ۵سر
[illegible]	۴ سر	۹ سر	۱/ ۱سر	۱/ ۶سر	۱/ ۱۱سر	۲/ ۳سر	۲/ ۷سر	۳ سر	۳/ ۴سر	۳/ ۸سر	۴/ ۱سر	۴/ ۵سر	۴/ ۹سر	۵/ ۲سر	۵/ ۷سر

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] ۱۱ر۲سر	[illegible] ۱ر۳سر	[illegible] ۷ر۴سر	[illegible] ۱۳ر۵سر	[illegible] ۳ر۶سر	[illegible] ۹ر۷سر	[illegible] ۱۵ر۸سر	[illegible] ۵ر۹سر
[illegible]	[illegible] ۱۳ر۷سر	[illegible] ۳ر۱۰سر	[illegible] ۱۰ر۱سر	[illegible] ۴سر	[illegible] ۶ر۷سر	[illegible] ۱۲ر۹سر	[illegible] ۳سر	[illegible] ۹ر۳سر
[illegible]	[illegible]	[illegible] ۶ر۵سر	[illegible] ۱۲ر۹سر	[illegible] ۳ر۲سر	[illegible] ۹ر۷سر	[illegible]	[illegible] ۶ر۵سر	[illegible] ۱۲ر۹سر
[illegible]	[illegible] ۲ر۵سر	[illegible] ۸ر۱سر	[illegible] ۱۵ر۶سر	[illegible] ۶ر۱سر	[illegible] ۱۲ر۸سر	[illegible] ۳ر۲سر	[illegible] ۹ر۹سر	[illegible] ۴سر
[illegible]	[illegible] ۴ر۹سر	[illegible] ۱۱ر۶سر	[illegible] ۲ر۳سر	[illegible] ۸ر۱سر	[illegible] ۱۵ر۸سر	[illegible] ۶ر۵سر	[illegible] ۱۳ر۱سر	[illegible] ۴ر۱۰سر
[illegible]	[illegible] ۷ر۲سر	[illegible] ۱۴ر۱سر	[illegible] ۴ر۱۱سر	[illegible] ۱۱ر۱۰سر	[illegible] ۲ر۹سر	[illegible] ۹ر۷سر	[illegible] ۶سر	[illegible] ۷ر۴سر
[illegible]	[illegible] ۹ر۷سر	[illegible] ۷سر	[illegible] ۷ر۴سر	[illegible] ۱۴ر۹سر	[illegible] ۵ر۹سر	[illegible] ۱۲ر۹سر	[illegible] ۳ر۱۰سر	[illegible] ۱۰ر۱۰سر
[illegible]	[illegible] ۱۳سر	[illegible] ۴ر۲سر	[illegible] ۱۰ر۵سر	[illegible] ۱ر۷سر	[illegible] ۴ر۹سر	[illegible]	[illegible] ۷ر۲سر	[illegible] ۱۴ر۵سر
[illegible]	[illegible] ۱۴ر۵سر	[illegible] ۵ر۹سر	[illegible] ۱۳ر۱سر	[illegible] ۴ر۶سر	[illegible] ۱۱ر۱۰سر	[illegible] ۳ر۲سر	[illegible] ۱۰ر۷سر	[illegible] ۱ر۱۱سر
[illegible]	[illegible] ۲سر	[illegible] ۸ر۴سر	[illegible] ۱۵ر۱۰سر	[illegible] ۷ر۴سر	[illegible] ۱۴ر۱۰سر	[illegible] ۶ر۵سر	[illegible] ۱۳ر۱۱سر	[illegible] ۵ر۵سر

[illegible] عیسوی	[illegible]	۲/ //	۳/ //	۴/ //	۵/ //	۶/ //	۷/ //	۸/ //	۹/ //	۱۰/ //	۱۱/ //	۱۲/ //	۱۳/ //	۱۴/ //	۱۵/ //
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
[illegible]	۴مر	۹مر	۱ر ۲مر	۱ر ۶مر	۱ر ۱۱مر	۲ر ۳مر	۲ر ۸مر	۳ر ۱مر	۳ر ۵مر	۳ر ۹مر	۴ر ۲مر	۴ر ۷سر	۵ر	۵ر ۴مر	۵ر ۸مر
[illegible]	۵مر	۹مر	۱ر ۲مر	۱ر ۷سر	۲ر	۲ر ۴مر	۲ر ۹مر	۳ر ۲مر	۳ر ۶مر	۳ر ۱۱مر	۴ر ۳مر	۴ر ۸مر	۵ر ۱ر	۵ر ۵مر	۵ر ۱۰مر
[illegible]	۵سر	۱۰مر	۱ر ۲مر	۱ر ۷مر	۲ر	۲ر ۵سر	۲ر ۱۰مر	۳ر ۳مر	۳ر ۷سر	۴ر	۴ر ۵مر	۴ر ۱۰مر	۵ر ۳مر	۵ر ۷سر	۶ر
[illegible]	۵مر	۱۰مر	۱ر ۳مر	۱ر ۸مر	۲ر ۱مر	۲ر ۵سر	۲ر ۱۰مر	۳ر ۳مر	۳ر ۸مر	۴ر ۱مر	۴ر ۶مر	۴ر ۱۱مر	۵ر ۴مر	۵ر ۹مر	۶ر ۲مر
[illegible]	۵مر	۱۰مر	۱ر ۳مر	۱ر ۸مر	۲ر ۱مر	۲ر ۶مر	۲ر ۱۱	۳ر ۴مر	۳ر ۹مر	۴ر ۲مر	۴ر ۷سر	۵ر	۵ر ۵مر	۵ر ۱۰مر	۶ر ۳مر
[illegible]	۵مر	۱۰مر	۱ر ۳مر	۱ر ۹مر	۲ر ۲مر	۲ر ۷سر	۳ر	۳ر ۵مر	۳ر ۱۰مر	۴ر ۳مر	۴ر ۹مر	۵ر ۲مر	۵ر ۷سر	۶ر	۶ر ۵مر
[illegible]	۵سر	۱۰مر	۱ر ۲مر	۱ر ۹مر	۲ر ۲مر	۲ر ۷سر	۳ر ۱مر	۳ر ۶مر	۳ر ۱۱مر	۴ر ۵مر	۴ر ۱۰مر	۵ر ۳مر	۵ر ۹مر	۶ر ۲مر	۶ر ۷سر
[illegible]	۵سر	۱۱مر	۱ر ۴مر	۱ر ۱۰مر	۲ر ۳مر	۲ر ۸مر	۳ر ۲مر	۳ر ۷سر	۴ر ۱مر	۴ر ۶مر	۴ر ۱۱مر	۵ر ۵مر	۵ر ۱۰مر	۶ر ۴مر	۶ر ۹مر
[illegible]	۵مر	۱۱مر	۱ر ۴مر	۱ر ۱۰مر	۲ر ۴مر	۲ر ۹مر	۳ر ۲مر	۳ر ۸مر	۴ر ۲مر	۴ر ۷سر	۵ر ۱ر	۵ر ۶مر	۶ر	۶ر ۵مر	۶ر ۱۱مر
[illegible]	۵مر	۱۱مر	۱ر ۵مر	۱ر ۱۰مر	۲ر ۴مر	۲ر ۱۰مر	۳ر ۳مر	۳ر ۹مر	۴ر ۳مر	۴ر ۸مر	۵ر ۲مر	۵ر ۸مر	۶ر ۱مر	۶ر ۷مر	۷ر ۱مر

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
للوصه	صه ۲۴ر۶ مر	صه ۱۰ر۱ مر	صه ۲ر۶ مر	صه ۱۰ر۳ مر	صه ۱ر۱ مر	وصه ۹ر۶ مر	صه ۱ر۳ مر	صه ۸ر۱ مر
لوصه	صه ۵ر۷ مر	صه ۱۴ر۵ مر	صه ۲ر۵ مر	صه ۱۴ر۱ مر	صه ۴ر۱ مر	صه ۱۴ر۹ مر	لوصه ۴ر۹ مر	لوصه ۱۴ر۷ مر
صه	لوصه ۴ مر	صه	صه ۴ مر	لوصه	لوصه ۴ مر	سه	سه ۴ مر	لسه
لوصه	صه ۱۰ر۹ مر	لوصه ۲ر۶ مر	لوصه ۱۰ر۳ مر	سه ۳ر۱ مر	سه ۱ مر	لسه ۲ر۳ مر	لسه ۱ر۴ مر	سه ۴ر۶ مر
صه	لوصه ۱۴ر۹ مر	سه ۵ر۱ مر	سه ۱۴ر۵ مر	لسه ۵ر۹ مر	لسه ۱۴ر۱ مر	سه ۹ر۵ مر	سه ۱۴ر۹ مر	سه ۷ مر
صه	سه ۱۵ر۲ مر	لسه ۷ر۸ مر	سه ۴ مر	سه ۸ر۷ مر	سه ۱ر۱ مر	سه ۹ر۷ مر	سه ۴ر۱ مر	للوسه ۱۰ر۷ مر
للوصه	سه ۱ر۷ مر	سه ۱۰ر۴ مر	سه ۴ر۱۰ مر	سه ۱۱ر۶ مر	للوسه ۴ر۲ مر	لسه ۱۴ر۹ مر	صه ۵ر۵ مر	سه ۱۴ر۱ مر
صه	سه ۴ مر	سه ۱۴ر۹ مر	للوسه ۵ر۷ مر	للوسه ۱۴ر۵ مر	صه ۶ر۷ مر	سه	سه ۸ر۹ مر	سه ۱ر۷ مر
صه	للوسه ۶ر۴ مر	للوسه ۱۵ر۴ مر	صه ۸ر۴ مر	سه ۱ر۴ مر	سه ۱۰ر۳ مر	سه ۳ر۲ مر	سه ۱۴ر۲ مر	سه ۱۵ر۱ مر
لوصه	صه ۸ر۹ مر	سه ۱ر۱ مر	سه ۱۱ مر	سه ۲ر۴ مر	سه ۱۳ر۴ مر	سه ۵ر۹ مر	سه ۱۵ر۶ مر	لوسه ۸ر۸ مر

[illegible]	[illegible]	/۲ //	/۳ //	/۴ //	/۵ //	/۶ //	/۷ //	/۸ //	/۹ //	/۱۰ //	/۱۱ //	/۱۲ //	/۱۳ //	/۱۴ //	/۱۵ //
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
[illegible]	۴م	۹م	۱س ۲م	۱س ۶م	۱س ۱۱م	۲س ۳م	۲س ۸م	۳س ۱م	۳س ۵م	۳س ۹م	۴س ۲م	۴س ۷م	۵س	۵س ۴م	۵س ۸م
[illegible]	۵م	۹م	۱س ۲م	۱س ۷م	۲س	۲س ۴م	۲س ۹م	۳س ۲م	۳س ۶م	۳س ۱۱م	۴س ۳م	۴س ۸م	۵س ۱	۵س ۵م	۵س ۱۰م
[illegible]	۵م	۱۰م	۱س ۲م	۱س ۷م	۲س	۲س ۵م	۲س ۱۰م	۳س ۳م	۳س ۷م	۴س	۴س ۵م	۴س ۱۰م	۵س ۳م	۵س ۷م	۶س
[illegible]	۵م	۱۰م	۱س ۳م	۱س ۸م	۲س ۱م	۲س ۵م	۲س ۱۰م	۳س ۳م	۳س ۸م	۴س ۱م	۴س ۶م	۴س ۱۱م	۵س ۴م	۵س ۹م	۶س ۲م
[illegible]	۵م	۱۰م	۱س ۳م	۱س ۸م	۲س ۱م	۲س ۶م	۲س ۱۱م	۳س ۴م	۳س ۹م	۴س ۲م	۴س ۷م	۵س	۵س ۵م	۵س ۱۰م	۶س ۳م
[illegible]	۵م	۱۰م	۱س ۳م	۱س ۹م	۲س ۲م	۲س ۷م	۳س	۳س ۵م	۳س ۱۰م	۴س ۳م	۴س ۹م	۵س ۲م	۵س ۷م	۶س	۶س ۵م
[illegible]	۵م	۱۰م	۱س ۴م	۱س ۹م	۲س ۲م	۲س ۷م	۳س ۱م	۳س ۶م	۳س ۱۱م	۴س ۵م	۴س ۱۰م	۵س ۳م	۵س ۹م	۶س ۲م	۶س ۷م
[illegible]	۵م	۱۱م	۱س ۴م	۱س ۱۰م	۲س ۳م	۲س ۸م	۳س ۲م	۳س ۷م	۴س ۱م	۴س ۶م	۴س ۱۱م	۵س ۵م	۵س ۱۰م	۶س ۳م	۶س ۹م
[illegible]	۵م	۱۱م	۱س ۴م	۱س ۱۰م	۲س ۳م	۲س ۹م	۳س ۲م	۳س ۸م	۴س ۲م	۴س ۷م	۵س ۱م	۵س ۶م	۶س	۶س ۵م	۶س ۱۱م
[illegible]	۵م	۱۱م	۱س ۵م	۱س ۱۰م	۲س ۴م	۲س ۱۰م	۳س ۳م	۳س ۹م	۴س ۳م	۴س ۸م	۵س ۲م	۵س ۸م	۶س ۱م	۶س ۷م	۷س ۱م

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
صہ	سہ ۱۱ر۲ر	ارسہ ۴ر۶ر	اوسہ ۱۳ر۹ر	الفسہ ۷ر	لوسہ ۴ر	لوسہ ۹ر۷ر	اسہ ۲ر۱ر	اسہ ۱۴ر۲ر
لوصہ	اوسہ ۱۴ر	اسہ ۴ر	لوسہ ۶ر	اسہ ۳ر۲ر	اسہ ۹ر۴ر	اسہ ۱۴ر۹ر	لہ اسہ ۶ر۳ر	لہ اسہ ۱۵ر۹ر
سہ	لوسہ	لوسہ ۹ر۷ر	اسہ ۲ر۲ر	اسہ ۱۲ر۹ر	لہ اسہ ۶ر۵ر	ع اسہ	ع اسہ ۹ر۷ر	سہ اسہ ۶ر۹ر
لہسہ	اسہ ۲ر۵ر	اسہ ۱۲ر۲ر	لہ اسہ ۵ر۱ر	لہ اسہ ۱۵ر۱ر	اسہ ۹ر۵ر	سہ اسہ ۳ر۲ر	سہ اسہ ۱۲ر۱ر	للو اسہ ۶ر۹ر
یسہ	لہ اسہ ۴ر۹ر	لہ اسہ ۱۲ر۸ر	اسہ ۸ر۶ر	اسہ ۲ر۶ر	سہ اسہ ۱۲ر۹ر	للو اسہ ۶ر۵ر	ص اسہ ۲ر	ص اسہ ۱۰ر۹ر
یسہ	اسہ ۷ر۲ر	سہ اسہ ۱ر۳ر	سہ اسہ ۱۱ر۴ر	للو اسہ ۵ر۵ر	للو اسہ ۱۵ر۶ر	ص اسہ ۹ر۷ر	اسہ ۳ر۶ر	اسہ ۱۳ر۹ر
للوسہ	اسہ ۹ر۷ر	للو اسہ ۳ر۱۰ر	للو اسہ ۱۴ر۱ر	ص اسہ ۸ر۴ر	یسہ ۲ر۷ر	اسہ ۱۲ر۱۰ر	او اسہ ۷ر	او اسہ ۱ر۴ر
صہ	للو اسہ ۱۲ر	ص اسہ ۶ر۵ر	اسہ ۹ر	سہ اسہ ۱ر۴ر	او اسہ ۵ر۷ر	الف اسہ	الف اسہ ۱۰ر۵ر	لو اسہ ۱۴ر۹ر
یسہ	ط اسہ ۱۴ر۵ر	اسہ ۸ر۱ر	او اسہ ۲۴ر۶ر	او اسہ ۱۴ر۱ر	الف اسہ ۸ر۸ر	لو اسہ ۳ر۲ر	لو اسہ ۱۳ر۹ر	یسہ ۸ر۴ر
اوسہ	او اسہ ۹ر	او اسہ ۱۱ر۶ر	الف اسہ ۶ر۳ر	لو اسہ ۱۱ر	لو اسہ ۱۱ر۸ر	سہ ۶ر۵ر	لہسہ ۱ر۱ر	لہ سہ ۱۱ر۱۰ر

[illegible]	[illegible]	۲ر //	۳ر //	۴ر //	۵ر //	۶ر //	۷ر //	۸ر //	۹ر //	۱۰ر //	۱۱ر //	۱۲ر //	۱۳ر //	۱۴ر //	۱۵ر //
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
[illegible]	۷سر	۱ر ۲سر	۱ر ۹سر	۲ر ۴سر	۲ر ۱۱سر	۳ر ۴سر	۴ر ۱سر	۴ر ۸سر	۵ر ۳سر	۵ر ۱۰سر	۶ر ۴سر	۶ر ۱۱سر	۷ر ۶سر	۸ر ۱سر	۸ر ۸سر
[illegible]	۷سر	۱ر ۲سر	۱ر ۹سر	۲ر ۴سر	۲ر ۱۱سر	۳ر ۶سر	۴ر ۱سر	۴ر ۹سر	۵ر ۴سر	۵ر ۱۱سر	۶ر ۶سر	۷ر ۱سر	۷ر ۸سر	۸ر ۳سر	۸ر ۱۰سر
[illegible]	۷سر	۱ر ۲سر	۱ر ۹سر	۲ر ۵سر	۳ر	۳ر ۷سر	۴ر ۲سر	۴ر ۱۰سر	۵ر ۵سر	۶ر	۶ر ۷سر	۷ر ۲سر	۷ر ۹سر	۸ر ۴سر	۹ر
[illegible]	۷سر	۱ر ۳سر	۱ر ۱۰سر	۲ر ۵سر	۳ر	۳ر ۸سر	۴ر ۳سر	۴ر ۱۱سر	۵ر ۶سر	۶ر ۱سر	۶ر ۹سر	۷ر ۴سر	۷ر ۱۱سر	۸ر ۶سر	۹ر ۲سر
[illegible]	۷سر	۱ر ۳سر	۱ر ۱۰سر	۲ر ۶سر	۳ر ۱سر	۳ر ۹سر	۴ر ۴سر	۵ر	۵ر ۷سر	۶ر ۲سر	۶ر ۱۰سر	۷ر ۵سر	۸ر ۱سر	۸ر ۸سر	۹ر ۴سر
[illegible]	۷سر	۱ر ۳سر	۱ر ۱۰سر	۲ر ۶سر	۳ر ۲سر	۳ر ۹سر	۴ر ۵سر	۵ر ۱سر	۵ر ۸سر	۶ر ۴سر	۶ر ۱۱سر	۷ر ۷سر	۸ر ۳سر	۸ر ۱۰سر	۹ر ۵سر
[illegible]	۸سر	۱ر ۳سر	۱ر ۱۱سر	۲ر ۷سر	۳ر ۲سر	۳ر ۱۰سر	۴ر ۶سر	۵ر ۲سر	۵ر ۹سر	۶ر ۵سر	۷ر	۷ر ۹سر	۸ر ۴سر	۸ر ۱۱سر	۹ر ۷سر
[illegible]	۸سر	۱ر ۳سر	۱ر ۱۱سر	۲ر ۷سر	۳ر ۳سر	۳ر ۱۱سر	۴ر ۷سر	۵ر ۳سر	۵ر ۱۰سر	۶ر ۶سر	۷ر ۲سر	۷ر ۱۰سر	۸ر ۶سر	۹ر ۱سر	۹ر ۷سر
[illegible]	۸سر	۱ر ۴سر	۲ر	۲ر ۸سر	۳ر ۴سر	۳ر ۱۱سر	۴ر ۷سر	۵ر ۳سر	۵ر ۱۱سر	۶ر ۷سر	۷ر ۳سر	۷ر ۱۱سر	۸ر ۷سر	۹ر ۳سر	۹ر ۱۱سر
[illegible]	۸سر	۱ر ۱سر	۲ر	۲ر ۸سر	۳ر ۴سر	۴ر	۴ر ۸سر	۵ر ۴سر	۶ر	۶ر ۸سر	۷ر ۴سر	۸ر	۸ر ۸سر	۹ر ۴سر	۱۰ر

[illegible]	[illegible]	[illegible] "	[illegible] "	[illegible] "	[illegible] "	[illegible] "	[illegible] "	[illegible] "
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
[illegible]	[illegible] ۳ر۲ا۳ر	[illegible] ۱۴ر۱ا۳ر	[illegible] ۹ر	[illegible] ۳ر۱۰ا۳ر	[illegible] ۱۳ر۹ا	[illegible] ۹ر۴ا۳ر	[illegible] ۳ر۶ر	[illegible] ۱۵ر۴ا۳ر
[illegible]	[illegible] ۵ر۷ا۳ر	[illegible] ۷ر	[illegible] ۱۱ر۴ا۳ر	[illegible] ۶ر۹ا۳ر	[illegible] ۱ر۹ا۳ر	[illegible] ۱۲ر۱۰ا۳ر	[illegible] ۷ر۱۰ا۳ر	[illegible] ۲ر۱۰ا۳ر
[illegible]	[illegible] ۸ر	[illegible] ۳ر۲ا۳ر	[illegible] ۱۴ر۵ا۳ر	[illegible] ۹ر۷ا۳ر	[illegible] ۴ر۹ر	[illegible]	[illegible] ۱۱ر۲ا۳ر	[illegible] ۶ر۵ا۳ر
[illegible]	[illegible] ۱۰ر۵ا۳ر	[illegible] ۵ر۶ا۳ر	[illegible] ۱ر۱ا۳ر	[illegible] ۱۲ر۶ا۳ر	[illegible] ۷ر۱۰ا۳ر	[illegible] ۳ر۲ا۳ر	[illegible] ۱۴ر۷ا۳ر	[illegible] ۹ر۱ا۳ر
[illegible]	[illegible] ۱۲ر۱۰ا۳ر	[illegible] ۸ر۳ا۳ر	[illegible] ۱۰ر۳ا۳ر	[illegible] ۵ر۳ا۳ر	[illegible] ۱۰ر۱۰ا۳ر	[illegible] ۹ر۵ا۳ر	[illegible] ۱ر۱ا۳ر	[illegible] ۱۳ر۵ا۳ر
[illegible]	[illegible] ۱۵ر۲ا۳ر	[illegible] ۱۰ر۱۰ا۳ر	[illegible] ۶ر۷ا۳ر	[illegible] ۲ر۳ا۳ر	[illegible] ۱۳ر۱ا۳ر	[illegible] ۶ر۷ا۳ر	[illegible] ۵ر۳ا۳ر	[illegible] ۱ر
[illegible]	[illegible] ۱ر۵ا۳ر	[illegible] ۱۳ر۵ا۳ر	[illegible] ۹ر۳ا۳ر	[illegible] ۵ر۱ر	[illegible] ۱۱ر	[illegible] ۱۲ر۹ا۳ر	[illegible] ۸ر۹ا۳ر	[illegible] ۴ر۶ا۳ر
[illegible]	[illegible] ۴ر	[illegible]	[illegible] ۱۲ر	[illegible] ۸ر	[illegible] ۴ر	[illegible]	[illegible] ۱۲ر	[illegible] ۸ر
[illegible]	[illegible] ۶ر۵ا۳ر	[illegible] ۲ر۶ا۳ر	[illegible] ۱۴ر۹ا۳ر	[illegible] ۱۰ر۱۰ر	[illegible] ۷ر	[illegible] ۳ر۲ا۳ر	[illegible] ۱۵ر۲ا۳ر	[illegible] ۱۱ر۶ر
[illegible]	[illegible] ۸ر۹ا۳ر	[illegible] ۵ر۱ر	[illegible] ۱ر۵ا	[illegible] ۱۳ر۹ر	[illegible] ۱۰ر۲ا۳ر	[illegible] ۶ر۵ا۳ر	[illegible] ۲ر۹ا۳ر	[illegible] ۱۵ر

عوض کلدار	شرح فی تولہ	۲/ ॥	۳/ ॥	۴/ ॥	۵/ ॥	۶/ ॥	۷/ ॥	۸/ ॥	۹/ ॥	۱۰/ ॥	۱۱/ ॥	۱۲/ ॥	۱۳/ ॥	۱۴/ ॥	۱۵/ ॥
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
سے	۸ر	ار / ۴ر	۲ر	۲ر / ۹ر	۳ر / ۵ر	۴ر / ار	۴ر / ۹ر	۵ر / ۵ر	۶ر / ار	۶ر / ۹ر	۷ر / ۶ر	۸ر / ۲ر	۸ر / ۱۰ر	۹ر / ۶ر	۱۰ار / ۲ر
لعے	۸ر	ار / ۴ر	۲ر / ار	۲ر / ۹ر	۳ر / ۵ر	۴ر / ۲ر	۴ر / ۱۰ر	۵ر / ۶ر	۶ر / ۲ر	۶ر / ۰ر	۷ر / ۷ر	۸ر / ۳ر	۸ر / ۱۱ر	۹ر / ۸ر	۱۰ار / ۴ر
بعے	۸ر	ار / ۵ر	۲ر / ار	۲ر / ۱۰ر	۳ر / ۲ر	۴ر / ۲ر	۴ر / ۱۱ر	۵ر / ۷ر	۶ر / ۳ر	۶ر / ۱۱ر	۷ر / ۸ر	۸ر / ۵ر	۹ر / ار	۹ر / ۹ر	۱۰ار / ۶ر
یعے	۸ر	ار / ۵ر	۲ر / ار	۲ر / ۱۰ر	۳ر / ۶ر	۴ر / ۶ر	۵ر	۵ر / ۸ر	۶ر / ۵ر	۶ر / ار	۷ر / ۱۰ر	۸ر / ۶ر	۹ر / ۴ر	۹ر / ۱۱ر	۱۰ار / ۸ر
عیعے	۹ر	ار / ۵ر	۲ر / ۲ر	۲ر / ۱۰ر	۳ر / ۷ر	۴ر / ۴ر	۵ر	۵ر / ۹ر	۶ر / ۶ر	۷ر / ۲ر	۷ر / ۱۱ر	۸ر / ۸ر	۹ر / ۴ر	۱۰ار / ار	۱۰ار / ۱۰ر
یعے	۹ر	ار / ۵ر	۲ر / ۲ر	۳ر / ۱۱ر	۳ر / ۸ر	۴ر / ۴ر	۵ر / ار	۵ر / ۱۰ر	۶ر / ۷ر	۷ر / ۳ر	۸ر	۸ر / ۹ر	۹ر / ۶ر	۱۰ر / ۴ر	۱۱ر
للعے	۹ر	ار / ۶ر	۲ر / ۳ر	۳ر	۳ر / ۸ر	۴ر / ۵ر	۵ر / ۲ر	۵ر / ۱۱ر	۶ر / ۸ر	۷ر / ۵ر	۸ر / ۲ر	۸ر / ۱۰ر	۹ر / ۷ر	۱۰ار / ۴ر	۱۱ر / ار
صعے	۹ر	ار / ۶ر	۲ر / ۳ر	۳ر	۳ر / ۹ر	۴ر / ۶ر	۵ر / ۳ر	۶ر	۶ر / ۹ر	۷ر / ۶ر	۸ر / ۳ر	۹ر	۹ر / ۹ر	۱۰ار / ۶ر	۱۱ر / ۳ر
یعے	۹ر	ار / ۶ر	۲ر / ۳ر	۳ر	۳ر / ۹ر	۴ر / ۷ر	۵ر / ۴ر	۶ر / ار	۶ر / ۱۰ر	۷ر / ۷ر	۸ر / ۴ر	۹ر / ار	۹ر / ۱۰ر	۱۰ر / ۸ر	۱۱ر / ۵ر
ایعے	۹ر	ار / ۶ر	۲ر / ۴ر	۳ر / ار	۳ر / ۱۰ر	۴ر / ۷ر	۵ر / ۴ر	۶ر / ۲ر	۶ر / ۱۱ر	۷ر / ۸ر	۸ر / ۶ر	۹ر / ۳ر	۱۰ار	۱۰ر / ۹ر	۱۱ر / ۶ر

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
[illegible]	[illegible] ۱۱ر۲سر	[illegible] ۷ر۸سر	[illegible] ۱۴ر۲سر	[illegible] ۷سر	[illegible] ۱۳ر۱سر	[illegible] ۹ر۲سر	[illegible] ۶ر۱ر	[illegible] ۲ر۲سر
[illegible]	[illegible] ۱۳ر۱سر	[illegible] ۱۰ر۳سر	[illegible] ۶ر۱۰سر	[illegible] ۱۳ر۶سر	[illegible] ۳سر	[illegible] ۱۲ر۹سر	[illegible] ۹ر۵سر	[illegible] ۶ر۱سر
[illegible]	[illegible]	[illegible] ۱۲ر۱سر	[illegible] ۹ر۲سر	[illegible] ۶ر۵سر	[illegible] ۳ر۲سر	[illegible]	[illegible] ۱۲ر۹سر	[illegible] ۹ر۲سر
[illegible]	[illegible] ۲ر۵سر	[illegible] ۱۵ر۱سر	[illegible] ۱۲ر۲سر	[illegible] ۹ر۳سر	[illegible] ۶ر۳سر	[illegible] ۳ر۳سر	[illegible] ۲سر	[illegible] ۱۳ر۱سر
[illegible]	[illegible] ۴ر۹سر	[illegible] ۱ر۱سر	[illegible] ۱۵ر۱سر	[illegible] ۱۲ر۲سر	[illegible] ۹ر۳سر	[illegible] ۶ر۵سر	[illegible] ۳ر۲سر	[illegible] ۴سر
[illegible]	[illegible] ۷ر۲سر	[illegible] ۴ر۶سر	[illegible] ۱ر۹سر	[illegible] ۱۵سر	[illegible] ۱۲ر۴سر	[illegible] ۹ر۷سر	[illegible] ۶ر۱۰سر	ماعصم ۴ر۲سر
[illegible]	[illegible] ۹ر۷سر	[illegible] ۷سر	[illegible] ۴ر۶سر	[illegible] ۱ر۱۱سر	[illegible] ۱۵ر۲سر	[illegible] ۱۲ر۹سر	[illegible] ۱۰ر۳سر	[illegible] ۷ر۹سر
[illegible]	[illegible] ۱۲ر	[illegible] ۹ر۷سر	[illegible] ۷ر۳سر	[illegible] ۴ر۹سر	ماعصم ۲ر۵سر	[illegible]	[illegible] ۱۳ر۱سر	[illegible] ۱۱ر۳سر
[illegible]	[illegible] ۱۴ر۵سر	[illegible] ۱۲ر۲سر	[illegible] ۱۰ر	[illegible] ۷ر۴سر	ماعصم ۵ر۵سر	[illegible] ۳ر۲سر	[illegible] ۱۱سر	[illegible] ۱۳ر۲سر
[illegible]	[illegible] ۱۵ر	[illegible] ۱۴ر۹سر	ماعصم ۱۲ر۸سر	[illegible] ۱۰ر۷سر	[illegible] ۸ر۶سر	[illegible] ۶ر۵سر	[illegible] ۴ر۴سر	[illegible] ۲ر۲سر

عیسوی ماہوار	شرح فی من مقرر	١/٢ 〃	١/٣ 〃	١/٤ 〃	١/٥ 〃	١/٦ 〃	١/٧ 〃	١/٨ 〃	١/٩ 〃	١/١٠ 〃	١/١١ 〃	١/١٢ 〃	١/١٣ 〃	١/١٤ 〃	١/١٥ 〃
١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣	١٤	١٥	١٦
یوسہ	٩ر	١ر ٧سر	٢ر ٤سر	٣ر ١سر	٣ر ١١سر	٤ر ٨سر	٥ر ٥سر	٦ر ٣سر	٧ر	٧ر ٩سر	٨ر ٧سر	٩ر ٤سر	١٠ر ٢سر	١٠ر ١١سر	١١ر ٨سر
لوسہ	٩ر	١ر ٧سر	٢ر ٤سر	٣ر ٢سر	٣ر ١١سر	٤ر ٩سر	٥ر ٦سر	٦ر ٤سر	٧ر ١سر	٧ر ١١سر	٨ر ٨سر	٩ر ٦سر	١٠ر ٣سر	١١ر ١سر	١١ر ١٠سر
لسہ	١٠ر	١ر ٧سر	٢ر ٥سر	٣ر ٢سر	٤ر	٤ر ١٠سر	٥ر ٧سر	٦ر ٥سر	٧ر ٢سر	٨ر	٨ر ١٠سر	٩ر ٧سر	١٠ر ٥سر	١١ر ٢سر	١٢ر
ریسہ	١٠ر	١ر ٧سر	٢ر ٥سر	٣ر ٣سر	٤ر ١سر	٤ر ١٠سر	٥ر ٨سر	٦ر ٦سر	٧ر ٣سر	٨ر ١سر	٨ر ١١سر	٩ر ٩سر	١٠ر ٧سر	١١ر ٤سر	١٢ر ٢سر
یسہ	١٠ر	١ر ٨سر	٢ر ٥سر	٣ر ٢سر	٤ر ١سر	٤ر ١١سر	٥ر ٩سر	٦ر ٨سر	٧ر ٤سر	٨ر ١سر	٩ر	٩ر ١٠سر	١٠ر ٨سر	١١ر ٦سر	١٢ر ٤سر
یسہ	١٠ر	١ر ٨سر	٢ر ٦سر	٣ر ٤سر	٤ر ٢سر	٥ر	٥ر ١٠سر	٦ر ٨سر	٧ر ٦سر	٨ر ٤سر	٩ر ١سر	٩ر ١١سر	١٠ر ٩سر	١١ر ٧سر	١٢ر ٥سر
لوسہ	١٠ر	١ر ٨سر	٢ر ٦سر	٣ر ٤سر	٤ر ٢سر	٥ر	٥ر ١٠سر	٦ر ٨سر	٧ر ٦سر	٨ر ٥سر	٩ر ٣سر	١٠ر ١سر	١٠ر ١١سر	١١ر ٩سر	١٢ر ٧سر
صلسہ	١٠ر	١ر ٨سر	٢ر ٦سر	٣ر ٥سر	٤ر ٣سر	٥ر ١سر	٥ر ١١سر	٦ر ٩سر	٧ر ٨سر	٨ر ٦سر	٩ر ٤سر	١٠ر ٢سر	١١ر	١١ر ١١سر	١٢ر ٩سر
یسہ	١٠ر	١ر ٩سر	٢ر ٧سر	٣ر ٥سر	٤ر ٣سر	٥ر ٢	٦ر	٦ر ١٠سر	٧ر ٩سر	٨ر ٧سر	٩ر ٥سر	١٠ر ٣سر	١١ر ٣سر	١٢ر	١٢ر ١١سر
لوسہ	١٠ر	١ر ٩سر	٢ر ٧سر	٣ر ٦سر	٤ر ٤سر	٥ر ٣سر	٦ر ١سر	٦ر ١١سر	٧ر ١٠سر	٨ر ٨سر	٩ر ٧سر	١٠ر ٥سر	١١ر ٤سر	١٢ر ٢سر	١٣ر ١سر

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
[illegible]	۳ر۲سر	۱ر۳سر	۱۵ر۲سر	۱۳ر۵سر	۱۱ر۶سر	۹ر۷سر	۷ر۸سر	۵ر۹سر
[illegible]	۵ر۷سر	۳ر۱۰سر	۱ر۲سر	۴ر	۱۴ر۳سر	۱۲ر۹سر	۱۱ر	۹ر۳سر
[illegible]	۴سر	۶ر۵سر	۳ر۹سر	۳ر۲سر	۱ر۷سر	[illegible]	۱۴ر۵سر	۱۲ر۹سر
[illegible]	۱۰ر۵سر	۹ر	۷ر۶سر	۶ر۱سر	۴ر۴سر	۳ر۲سر	۱ر۹سر	۴سر
[illegible]	۱۲ر۱۰سر	۱۱ر۷سر	۱۰ر۳سر	۸ر۱سر	۷ر۴سر	۵ر۱سر	۵ر۱سر	۳ر۱۰سر
[illegible]	۱۵ر۳سر	۱۴ر۲سر	۱۲ر۱سر	۱۱ر۱۰سر	۱۰ر۹سر	۹ر۷سر	۸ر۵سر	۷ر۴سر
[illegible]	۱ر۷سر	۴سر	۱۵ر۴سر	۱۴ر۹سر	۱۳ر۹سر	۱۲ر۹سر	۱۱ر۱۰سر	۱۰ر۱۰سر
[illegible]	۴سر	۳ر۳سر	۲ر۵سر	۱ر۷سر	۱۰سر	[illegible]	۱۵ر۲سر	۱۴ر۵سر
[illegible]	۶ر۵سر	۵ر۹سر	۵ر۱سر	۴ر۶سر	۳ر۱۰سر	۳ر۲سر	۲ر۷سر	۱ر۱۱سر
[illegible]	۸ر۱۰سر	۸ر۴سر	۷ر۱۰سر	۷ر۴سر	۶ر۱۱سر	۶ر۵سر	۵ر۱۱سر	۵ر۵سر

[illegible]	[illegible]	۲/ ۱۱	۳/ ۱۱	۴/ ۱۱	۵/ ۱۱	۶/ ۱۱	۷/ ۱۱	۸/ ۱۱	۹/ ۱۱	۱۰/ ۱۱	۱۱/ ۱۱	۱۲/ ۱۱	۱۳/ ۱۱	۱۴/ ۱۱	۱۵/ ۱۱
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
پہلہ	۱۰	۱ / ۹	۲ / ۸	۳ / ۶	۴ / ۵	۵ / ۳	۶ / ۲	۷	۷ / ۱۱	۸ / ۱۰	۹ / ۸	۱۰ / ۷	۱۱ / ۵	۱۲ / ۴	۱۳ / ۲
دولہ	۱۱	۱ / ۹	۲ / ۸	۳ / ۷	۴ / ۵	۵ / ۴	۶ / ۳	۶ / ۱	۸	۸ / ۱۱	۹ / ۹	۱۰ / ۸	۱۱ / ۷	۱۲ / ۹	۱۳ / ۴
لعہ	۱۱	۱ / ۱۰	۲ / ۸	۳ / ۷	۴ / ۶	۵ / ۵	۶ / ۴	۷ / ۲	۸ / ۱	۹	۹ / ۱۱	۱۰ / ۱۰	۱۱ / ۸	۱۲ / ۷	۱۳ / ۶
ربعہ	۱۱	۱ / ۱۰	۲ / ۹	۳ / ۸	۴ / ۷	۵ / ۵	۶ / ۴	۷ / ۳	۸ / ۲	۹ / ۱	۱۰	۱۰ / ۱۱	۱۱ / ۱۰	۱۲ / ۹	۱۳ / ۸
ریعہ	۱۱	۱ / ۱۰	۲ / ۹	۳ / ۸	۴ / ۷	۵ / ۶	۶ / ۵	۷ / ۴	۸ / ۳	۹ / ۲	۱۰ / ۱	۱۱	۱۱ / ۱۱	۱۲ / ۱۰	۱۳ / ۱۰
سیعہ	۱۱	۱ / ۱۰	۲ / ۹	۳ / ۹	۴ / ۸	۵ / ۷	۶ / ۶	۷ / ۵	۸ / ۴	۹ / ۳	۱۰ / ۴	۱۱ / ۲	۱۲ / ۱	۱۲	۱۳ / ۱۰
لوعہ	۱۱	۱ / ۱۰	۲ / ۱۱	۳ / ۹	۴ / ۸	۵ / ۸	۶ / ۷	۷ / ۶	۸ / ۶	۹ / ۵	۱۰ / ۳	۱۱ / ۳	۱۲	۱۳ / ۲	۱۴ / ۱
دیعہ	۱۱	۱ / ۱۱	۲ / ۱۰	۳ / ۹	۴ / ۹	۵ / ۸	۶ / ۹	۷ / ۸	۸ / ۸	۹ / ۷	۱۰ / ۵	۱۱ / ۵	۱۲ / ۴	۱۳ / ۴	۱۴ / ۳
یعہ	۱۱	۱ / ۱۱	۲ / ۱۰	۳ / ۱۰	۴ / ۱۰	۵ / ۹	۶ / ۹	۷ / ۸	۸ / ۸	۹ / ۷	۱۰ / ۷	۱۱ / ۶	۱۲ / ۶	۱۳ / ۶	۱۴ / ۵
سوعہ	۱	۱ / ۱۱	۲ / ۱۱	۳ / ۱۱	۴ / ۱۰	۵ / ۱۰	۶ / ۹	۷ / ۹	۸ / ۹	۹ / ۸	۱۰ / ۸	۱۱ / ۷	۱۲ / ۷	۱۳ / ۷	۱۴ / ۷

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
[illegible]	[illegible] ۱۱ر۳ر	[illegible] ۱۰ر۱ر	[illegible] ۱۰ر۶ر	[illegible] ۱۰ر۳ر	[illegible] ۹ر۱۱ر	[illegible] ۹ر۷ر	[illegible] ۹ر۳ر	[illegible] ۸ر۱۱ر
[illegible]	[illegible] ۱۳ر۷ر	[illegible] ۱۳ر۵ر	[illegible] ۱۳ر۳ر	[illegible] ۱۳ر۲ر	[illegible] ۱۳ر	[illegible] ۱۲ر۹ر	[illegible] ۱۲ر۷ر	[illegible] ۱۲ر۶ر
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سکار	سکار	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

وزن کلدار	۱/ [illegible]	۲/ //	۳/ //	۴/ //	۵/ //	۶/ //	۷/ //	۸/ //	۹/ //	۱۰/ //	۱۱/ //	۱۲/ //	۱۳/ //	۱۴/ //	۱۵/ //
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
اسوحصہ	اسہ	۱/ر ۱۱ر	۲/ر ۱۱ر	۳/ر ۱۱ر	۴/ر ۱۱ر	۵/ر ۱۰ر	۶/ر ۱۰ر	۷/ر ۱۰ر	۸/ر ۱۰ر	۹/ر ۱۰ر	۱۰/ر ۹ر	۱۱/ر ۹ر	۱۲/ر ۹ر	۱۳/ر ۹ر	۱۴/ر ۹ر
سوحصہ	اسہ	۲سر	۳سہ	۴سر	۴ر ۱۱ر	۵ر ۱۱ر	۶ر ۱۱ر	۷ر ۱۱ر	۸ر ۱۱ر	۹ر ۱۱ر	۱۰ر ۱۱ر	۱۱ر ۱۰ر	۱۲ر ۱۰ر	۱۳ر ۱۰ر	۱۴ر ۱۰ر
ما ر	۱ر	۲ر	۳ر	۴ر	۵ر	۶ر	۷ر	۸ر	۹ر	۱۰ر	۱۲ر	۱۳ر	۱۳ر	۱۴ر	۱۵ر
ما ز	۲ر	۴ر	۶ر	۸ر	۱۰ر	۱۲ر	۱۴ر	عصہ	عصہ ۲ر	عصہ ۴ر	عصہ ۶ر	عصہ ۸ر	عصہ ۱۰ر	عصہ ۱۲ر	عصہ ۱۴ر
سمار	۳ر	۶ر	۹ر	۱۲ر	۱۵لہ	عصہ ۲ر	عصہ ۵ر	عصہ ۸ر	عصہ ۱۱ر	عصہ ۱۴ر	عہ ۱ر	عہ ۴ر	عہ ۷ر	عہ ۱۰ر	عہ ۱۳ر
الماشہ	۴ر	۸ر	۱۲ر	عصہ	عصہ ۴ر	عصہ ۸ر	عصہ ۱۲ر	عہ	عہ ۴ر	عہ ۸ر	عہ ۱۲ر	سے	سے ۴ر	سے ۸ر	سے ۱۲ر
صماشہ	۵ر	۸ر	۱۵ر	عصہ ۴ر	عصہ ۹ر	عصہ ۱۲ر	عہ ۳ر	عہ ۸ر	عہ ۱۱ر	سے ۲ر	سے ۷ر	سے ۱۲ر	للعہ ۱ر	للعہ ۶ر	للعہ ۱۱ر
سماشہ	۶ر	۱۲ر	عصہ ۲ر	عصہ ۸ر	عصہ ۱۴ر	عہ ۴ر	عہ ۱۰ر	سے	سے ۶ر	سے ۱۲ر	للعہ ۲ر	للعہ	للعہ ۸ر	صہ ۴ر	صہ ۱۰ر
تماشہ	۷ر	۱۴ر	عصہ ۵ر	عصہ ۱۲ر	عہ ۳ر	عہ ۱۰ر	سے ۱ر	سے ۸ر	سے ۱۵ر	للعہ ۶ر	للعہ ۱۳ر	صہ ۴ر	صہ ۱۱ر	لے ۲ر	لے ۹ر
لماشہ	۸ر	عصہ	عصہ ۸ر	عہ	عہ ۸ر	سے	سے ۸ر	للعہ	للعہ ۸ر	صہ	صہ ۸ر	لے	لے ۸ر	للعصہ	للعصہ [illegible]

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
[illegible]	[illegible]	[illegible] //	[illegible] //	[illegible] //	[illegible] //	[illegible] //	[illegible] //	[illegible] //
لمکا	الصبه	اللّلوعه	الصه	العسه	اللهعه	اله	اللولعه	الاسعه
السه	الماصه	الماسو	المامعه	المالـه	المالعه	الماسر	المامعه	المامعه
امسه	اکسما	اکسماعه	اکسمالعه	اکسماسه	اکسماسه	اکسکه	اکسکعه	اکسکعه
سمسه	سمالکعه	سمالکه	سماعه	سماللعه	سماعه	سما	سمامعه	سماسه
للعمسه	للسما	للعمسالعه	للوسماسه	للوکمعه	للوکمسه	للولکا	للوکمعه	للوکمسه
صمسه	صمکاصه	صمکا	صمکصه	صمسما	صمکاصه	سمسه	سمصه	سماره

عنوان	۱/ صفر //	/۲ //	/۳ //	/۴ //	/۵ //	/۶ //	/۷ //	/۸ //	/۹ //	/۱۰ //	/۱۱ //	/۱۲ //	/۱۳ //	/۱۴ //	/۱۵ //
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
قلما	۹/	عصم ۲/	عصم ۱۱/	عک ۴/	عک ۱۳/	سے ۱۵/	سے ۸/	للو ۱/	صر ۱/	صر ۱۰/	لے ۳/	لے ۱۲/	احم ۵/	احم ۱۴/	اسلے ۷/
الف	۱۰/	عصم ۴/	عصم ۱۳/	عکس ۸/	سے ۲/	سے ۱۲/	للو ۶/	صر	صر ۱۰/	لے ۲/	لے ۱۴/	احم ۸/	اسلے ۲/	اسلے ۱۲/	نو ۶/
عکس	عصم ۴/	عکس ۸/	سے ۱۲/	صر ۶/	لے ۴/	احم ۸/	سے عو ۱۲/	عو	عو ۴/	عو ۸/	عو ۱۲/	عو	عو ۴	عو ۸/	عو ۱۲/
سم	عصم ۴/	سے ۱۲/	صر ۱۰/	احم ۱۴/	اعو ۶/	عو ۴/	عو ۲/	عو	عو ۱۴/	عو ۱۲/	عو ۱۰/	عو ۸/	للو ۶/	عو ۴/	عو ۲/
قلعہ	عکس ۸/	صر	اعو ۸/	عو ۱۲/	عو ۸/	عو	عو ۸/	عو	عو ۸/	عو	عو ۸/	عو	عو ۸/	عو	عو
صم	سے ۲/	لے ۴/	نو ۶/	عو ۲/	عو ۱۰/	عو ۱۲/	عو ۱۴/	عو	عو ۲/	عو ۴/	عو ۶/	عو ۸/	عو ۱۰/	عو ۱۲/	عو ۱۴/

ملاحظہ ہو صفحہ (۲۴۴)

جنتری برآورد تنخواہ ایک روزہ ہر مہینے کا ایک روپیہ سے دس ہزار روپیہ تک

شماہرہ	۲۹ یوم			۳۰ یوم			۳۱ یوم			شماہرہ	۲۹ یوم			۳۰ یوم			۳۱ یوم		
	روپیہ	آنہ	پائی	روپیہ	آنہ	پائی	روپیہ	آنہ	پائی		روپیہ	آنہ	پائی	روپیہ	آنہ	پائی	روپیہ	آنہ	پائی
[illegible]	•	•	٦	•	•	٦	•	•	٦	[illegible]	[illegible]	٦	•	[illegible]	٥	٣	[illegible]	٣	٨
[illegible]	•	١	١	•	١	١	•	١	•	[illegible]	[illegible]	٦	٨	[illegible]	٥	١٠	[illegible]	٥	٣
[illegible]	•	١	٨	•	١	٧	•	١	٦	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٣	[illegible]	٩	٦	[illegible]	٧	٨
[illegible]	•	٢	٢	•	٢	٢	•	٢	١	[illegible]	[illegible]	٤	٨	[illegible]	٢	١١	[illegible]	٦	٣
[illegible]	•	٢	٩	•	٢	٨	•	٢	٧	[illegible]	[illegible]	١٠	٣	[illegible]	٤	٦	[illegible]	٦	٩
[illegible]	•	٣	٣	•	٣	٢	•	٣	١	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٨	•	[illegible]	٧	٣
[illegible]	•	٣	١٠	•	٣	٩	•	٣	٧	[illegible]	[illegible]	٦	٣	[illegible]	٨	٦	[illegible]	٨	٩
[illegible]	•	٤	٥	•	٤	٣	•	٤	٢	[illegible]	[illegible]	٩	١١	[illegible]	٩	١	[illegible]	٨	٣
[illegible]	•	٤	١١	•	٤	١٠	•	٤	٨	[illegible]	[illegible]	١٠	٦	[illegible]	٩	٤	[illegible]	٩	٨
[illegible]	•	٥	٦	•	٥	٤	•	٥	٢	[illegible]	[illegible]	١١	•	[illegible]	١٠	٣	[illegible]	٩	١٠
[illegible]	•	٦	•	•	٥	١٠	•	٥	٨	[illegible]	[illegible]	١١	[illegible]	[illegible]	١٢	٨	[illegible]	٩	١٠
[illegible]	•	٦	٧	•	٦	٤	•	٦	٢	[illegible]	[illegible]	١٣	٣	[illegible]	١٣	٣	[illegible]	١٢	٥
[illegible]	•	٧	٢	•	٦	١١	•	٦	٩	[illegible]	[illegible]	١	١	[illegible]	•	•	[illegible]	١٥	•
[illegible]	•	٧	٨	•	٧	٦	•	٧	٣	[illegible]	[illegible]	٢	١٠	[illegible]	٢	٨	[illegible]	١	٤
[illegible]	•	٨	٣	•	٨	•	•	٧	٩	[illegible]	[illegible]	٤	٥	[illegible]	٥	٢	[illegible]	٣	٣
[illegible]	•	٨	١٠	•	٨	٦	•	٨	٣	[illegible]	[illegible]	٦	٣	[illegible]	٨	•	[illegible]	٤	٤
[illegible]	•	٩	٤	•	٩	١	•	٨	٩	[illegible]	[illegible]	١٣	١	[illegible]	١٠	٨	[illegible]	٦	٣
[illegible]	•	٩	١١	•	٩	٧	•	٩	٣	[illegible]	[illegible]	١٤	١٠	[illegible]	١٣	٣	[illegible]	١١	١٠
[illegible]	•	١٠	٦	•	١٠	٢	•	٩	١٠	[illegible]	[illegible]	١	٨	[illegible]	•	•	[illegible]	١٣	٥
[illegible]	•	١١	•	•	١٠	٨	•	١٠	٤	[illegible]	[illegible]	٣	٥	[illegible]	٢	٨	[illegible]	١٥	١٠
[illegible]	•	١١	٧	•	١١	٣	•	١٠	١٠	[illegible]	[illegible]	٧	٢	[illegible]	٥	٣	[illegible]	٣	٧
[illegible]	•	١٢	١	•	١١	٩	•	١١	٣	[illegible]	[illegible]	١٣	٣	[illegible]	١٠	•	[illegible]	٧	٣
[illegible]	•	١٢	٨	•	١٢	٣	•	١١	١٠	[illegible]	[illegible]	٥	٦	[illegible]	•	•	[illegible]	١٠	١٠
[illegible]	•	١٣	٣	•	١٢	١٠	•	١٢	٥	[illegible]	[illegible]	١٢	٨	[illegible]	٥	٣	[illegible]	١٣	٥
[illegible]	•	١٣	٩	•	١٣	٤	•	١٢	١١	[illegible]	[illegible]	٣	١٠	[illegible]	١٠	•	[illegible]	٢	١
[illegible]	•	١٤	٣	•	١٣	١٠	•	١٣	٥	[illegible]	[illegible]	١١	•	[illegible]	٥	•	[illegible]	٥	•
[illegible]	•	١٤	١٠	•	١٤	٥	•	١٣	١١	[illegible]	[illegible]	٩	٣	[illegible]	٥	٣	[illegible]	[illegible]	١٣
[illegible]	•	١٥	٥	•	١٤	١١	•	١٤	٥	[illegible]	[illegible]	٩	٣	[illegible]	٢	٨	[illegible]	١٢	١٤
[illegible]	عہ	•	•	•	١٥	٦	•	١٥	-	[illegible]	[illegible]	-	٦	[illegible]	•	•	[illegible]	•	٦
[illegible]	عہ	•	٦	عہ	•	•	•	١٥	٦	[illegible]	[illegible]	٧	٨	[illegible]	٥	٣	[illegible]	٣	٢
[illegible]	عہ	١	١	عہ	•	٦	عہ	•	•	[illegible]	[illegible]	١٥	٥	[illegible]	١٠	٨	[illegible]	•	٣
[illegible]	عہ	١	٨	عہ	١	١	عہ	•	٦	[illegible]	[illegible]	٧	٢	[illegible]	•	•	[illegible]	١٢	٣
[illegible]	عہ	٢	٢	عہ	١	٧	عہ	١	-	[illegible]	[illegible]	١٢	١٠	[illegible]	٥	٣	[illegible]	•	٦
[illegible]	عہ	٢	٩	عہ	٢	٢	عہ	١	٧	[illegible]	[illegible]	٩	٧	[illegible]	١٠	٨	[illegible]	٣	٣
[illegible]	عہ	٣	٣	عہ	٢	٨	عہ	٢	١	[illegible]	[illegible]	١٣	٣	[illegible]	•	•	[illegible]	٨	٩
[illegible]	عہ	٣	١٠	عہ	٣	٢	عہ	٢	٣	[illegible]	[illegible]	٦	•	[illegible]	٥	٣	[illegible]	١٢	١٠
[illegible]	عہ	٤	٥	عہ	٣	٩	عہ	٣	١	[illegible]	[illegible]	٣	٦	[illegible]	١٠	٨	[illegible]	١	•
[illegible]	عہ	٤	١١	عہ	٤	٣	عہ	٣	٧	[illegible]	[illegible]	٥	٦	[illegible]	•	•	[illegible]	٥	٢
[illegible]	عہ	٥	٦	عہ	٤	١٠	عہ	٤	•	[illegible]	[illegible]	١٣	٣	[illegible]	٥	٣	[illegible]	٩	٣

اخبارات ۔ کیلئے دو درجے قائم کئے گئے ہیں۔ درجہ اول کو اکسپریس کہتے ہیں اور درجہ دوم کو آرڈینیری کہتے ہیں۔ درجہ اول ۴۸ الفاظ کا ایک روپیہ زائد الفاظ کے لئے فی چھ لفظ دو آنے نام اور پتہ کے الفاظ بھی گنے جائینگے درجہ دوم ۴۸ الفاظ کے آٹھ آنہ۔ زائد الفاظ کے لئے فی چھ لفظ ایک آنہ نام اور پتہ کے الفاظ نہیں گنے جائینگے۔ علاوہ ان کے یہ رعایت رکھی گئی ہے کہ ایک خبر کئی اخبارات کے لئے جو ایک ہی شہر میں ہوں بھیجی جاسکتی ہے۔ مگر نقل کرنے کے لئے ہر سو الفاظ کے لئے چار آنہ محصول لیا جائیگا۔

نوٹ۔ تار انگریزی یا دیسی زبان میں بھیجے جاسکتے ہیں۔ مگر تحریر انگریزی حروف میں ہونی چاہیئے۔ جس مقام کو تار بھیجا ہو اُس مقام کے ایک میل تک تار آفس کے ملازم تار پہونچا دینگے۔ اگر اس سے دور ہوگا تو بذریعہ ڈاک اس مقام کو روانہ کیا جائے گا۔ ہاں اگر تار بھیجنے والا خرچ دیگا تو بذریعہ ملازم یا کسی اور ذریعہ سے مکتوب الیہ کو تار پہونچایا جائے گا۔ اگر تار بھیجنے والے کی مرضی ہوگی تو تار ملفوف کرکے نہ بھیجا جائے گا۔ کھلا ہوا روانہ کیا جائے گا۔ تاکہ اگر مکتوب الیہ تار نہ بھی لے تو اُسکے مطلب سے آگاہ ہوجائے۔

قاعدہ تار برقی یورپ

واضح ہو کہ یورپ اور پیرم کا تار دو لفظ سے کم کا نہیں کیا جائیگا بھیجنے والے اور لینے والے کے نام اور پتے کے جتنے لفظ ہوں گے ان کی بھی فیس لیجاویگی۔ ذیل کے مقامات کا نرخ یہ ہے۔ سوائے ترکی اور روس کے یورپ کے ہر شہر کے تار برقی کا نرخ براہ طہران فی لفظ ایک روپیہ آٹھ آنے۔ اور براہ ترکی ایک روپیہ چھ آنہ ممالک سلطنت روپیہ براہ طہران فی لفظ۔

ایک روپیہ تین آنہ اور براہ ہوبز فی لفظ ایک روپیہ آٹھ آنہ ممالک سلطنت عثمانیہ براہ فاؤ فی لفظ ایک روپیہ سات آنہ اور براہ سویز فی لفظ ایک روپیہ آٹھ آنہ عدن اور پیرم براہ بمبئی فی لفظ ایک روپیہ ۔

اسٹامپ ڈیوٹی ۔ جب تین مدت کی ہنڈی ۲۰۰ روپیہ کے اوپر ہو تو آنہ کا اسٹامپ چاہئے ۔ اور تین مدت نہ ہو اور ایک سال کے اندر ہو تو اس پر ذیل کے موافق اسٹامپ لگانا چاہئے ۔

ہنڈی کے روپیوں کی تفصیل		ایک ہنڈی کا ایک پرچہ ہو تو تفصیل ذیل ہے		ایک ہنڈی کے دو ٹکڑے ہوں تو تفصیل ذیل ہے		ایک ہنڈی کے تین ٹکڑے ہوں تو ٹکڑے پر ٹکٹ لگا دینا چاہئے	
روپیہ	روپیہ	روپیہ	آنہ	روپیہ	آنہ	روپیہ	آنہ
۱	۲۰۰	۰	۲	۰	۱	۰	۱
۲۰۱	۴۰۰	۰	۴	۰	۲	۰	۲
۴۰۱	۶۰۰	۰	۶	۰	۳	۰	۲
۶۰۱	۱۰۰۰	۰	۱۰	۰	۵	۰	۴
۱۰۰۱	۱۲۰۰	۰	۱۲	۰	۶	۰	۴
۱۲۰۱	۱۶۰۰	۱	۰	۰	۸	۰	۶
۱۶۰۱	۲۵۰۰	۱	۸	۰	۱۲	۰	۸
۱۵۰۱	۵۰۰۰	۳	۰	۱	۸	۱	۰

ملاحظہ ہو صفحہ (۲۵۱)

حج بیت اللہ شریف

ڈاکٹر لیبان مصنف تمدن عرب کا بیان

حج بیت اللہ جسے اپنی عمر میں کم از کم ایک مرتبہ بجا لانے کا ارادہ ہر ایک مسلمان کرتا ہے۔ اسلام کا بہت بڑا رکن ہے۔ حج کا سفر بڑے بڑے قافلوں کے ذریعہ ہوتا ہے جن میں عظیم الشان قافلے قاہرہ اور دمشق سے روانہ ہوتے ہیں مکہ شریف کے قریب پہنچکر حاجی سر منڈاتے ہیں اور خانہ کعبہ کا سات مرتبہ طواف کرتے ہیں اور حجر اسود کا بوسہ دیتے ہیں پھر مکہ شریف سے قریب کوہ عرفات پر آکر خطبہ سنتے ہیں اور سنت ابراہیمی کے اتباع میں شیطان کو کنکریاں مارتے ہیں اور حج کو قربانی پر ختم کرتے ہیں۔ اس کے بعد حاجی مدینہ منورہ جاتے ہیں جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ مبارک ہے۔

حج کے زمانہ میں مکہ شریف میں اکثر دو لاکھ تک مسلمان جمع ہو جاتے ہیں اور مختلف اقطار عالم کے مسلمان۔ مراکش اور وسط افریقہ سے لیکر ہندوستان و چین تک کے آپس میں ملتے ہیں۔ احکام قرآنی کے بموجب سب مسلمان آپس میں بھائی ہیں اور فقہائے اسلام کے قول کے مطابق منجملہ دیگر عظیم الشان مصلحتوں کے اسی اخوت کو ترقی دینے کیلئے طریقہ حج قایم کیا گیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ مکہ شریف میں حاجی یکجا ہو جاتے ہیں ایک دوسرے کا حال پوچھتے ہیں اور مذہبی مسائل کی تحقیق کرتے ہیں اور ہر قسم کے خیالات اور ارادے حاجیوں کے ذریعہ سے تمام ممالک اسلام میں پھیل جاتے ہیں۔

زائرین عراق کیلئے ہدایات

(۱) بصرہ سے بغداد شریف۔ کربلائے معلی۔ نجف اشرف۔ سماد اور کاظمین شریفین تک ریل پر سفر ہوسکتا ہے اور اس کے ٹکٹ واپسی بھی اور ایک طرف کے بھی رنگون کا ٹیکٹ۔ سندھالا۔ کراچی اور بمبئی سے مل سکتے ہیں۔

(۲) کرایہ بصرہ سے کربلا اور کربلا سے کاظمین شریف تک آنے جانے کا ذریعہ واپسی ٹکٹ تھرڈ کلاس کے لئے اکتیس روپیہ بارہ آنہ (۳۱/۱۲) اور سکنڈ کلاس کے لئے تریسٹھ روپیہ آٹھ (۶۳/۸) ہوگا۔ اسی طرح بصرہ سے کربلا کاظمین شریف اور اسماد تک تیسرے درجہ کے چھتیس روپیہ (۳۶) اور سکنڈ کلاس کے بہتر روپیہ (۷۲) واپسی ٹکٹ کا ہوگا۔

(۳) واپسی ٹکٹ کی میعاد پانچ ماہ ہوگی۔

(۴) بارہ سال سے کم عمر کے بچوں کا کرایہ نصف ہوگا۔

(۵) بصرہ سے جو گاڑیاں روانہ ہوتی ہیں ان میں کربلائے معلی۔ اور کاظمین شریف تک براہ راست جانیوالے چند ڈبے بھی لگا دئے جاتے ہیں۔ کربلا تک ریل کے سفر میں بیس گھنٹے اور کاظمین شریف تک ۲۴ گھنٹے صرف ہوتے ہیں۔

گذارش

جمیع حضرات سے یہ ہے کہ کتاب قانون ریلوی کے کسی مضامین میں اگر کہیں غلطی ہو تو بذریعہ تحریر اس حقیر کو ایما فرمایا جائے تاکہ طبع ثانی میں درست کر دیجائے

عاجز محمد برہان الدین تاجر کتب

گشتی دفتر صدر محاسبی سرکار عالی — واقع ۲۷ شہریور ۱۳۳۶ف

نشان (۴۰) — مشمولہ مثل ۸/۴ شاخ امانت ۱۳۳۶ف

نشان مثل (۹) صیغہ عام ۱۳۳۲ف

منجانب۔ صدر محاسب سرکار عالی

خدمت۔ جمیع عہدہ دار صاحبان ملک سرکار عالی

مقدمہ۔ ایصال ماہوار چھ ۶ ماہ پیشگی بہ منصبداران وظیفہ خواران و ماہوار یاباں بغرض زیارات مقامات مقدسہ۔

بسلسلہ گشتی دفتر ہذا نشان (۳۴) واقع ۱۵ خورداد ۱۳۳۶ف و بنظر وصول مراسلہ معتمد صاحب سرکار عالی صیغہ فینانس نشان (۵۲۰) مورخہ ۸ تیر ۱۳۳۶ف بمقدمہ مندرجہ عنوان نگارش ہے کہ زیارات مقامات مقدسہ کا حج و زیارت حرمین شریفین کی طرح سے کوئی وقت مقرر نہیں ہے اور نہ روانگی قافلہ کا منجانب سرکار عالی کوئی انتظام ہوتا ہے اسلئے ایسی ماہوارین ایصال کرنے میں بموجب فقرہ (۴) گشتی دفتر ہذا نشان (۳۶) مورخہ ۲۶ مہر ۱۳۳۵ف عمل ہوگا۔ اور عازمین و زائرین مقامات مقدسہ کو ماہوار پیشگی چھ ۶ ماہ بدون ملاحظہ پاسپورٹ وغیرہ ایصال نہ ہوگی چونکہ مہتمم صاحب خزانہ عامرہ کو چھ ۶ ماہ کی رخصت منصبداران منظور کرنے کا اقتدار ہے پس اسنا[د] معلوم ہوتا ہے کہ منصبداران و وظیفہ خواران ماہوار یاباں خاص جس خزانہ سے وہ رقم حاصل کرتے ہیں وہاں درخواست بحوالہ نشان وثیقہ ویا داخل پاسپورٹ پیش کریں تاکہ خزانہ متعلقہ سے حسب ضابطہ تحریک ہونے پر دفتر ہذا سے بعد کامل اطمینان منظوری رخصت زائد از شش ماہ معتمد صاحب سرکار عالی صیغہ فینانس کی خدمت میں بغرض صدور

ایصال تنخواہ پیشگی چھ ۶ ماہ کیجا سکے اور بعد منظوری محکمہ سرکار خزانہ متعلقہ کو واپسی پاسپورٹ وغیرہ احکام اجرا ہوں مخفی نہ رہے کہ اس کے قبل اکثر درخواستیں راست محکمہ فینانس پر پیش ہوئی تھیں جن کی نسبت دفتر موصوف نے ارقام کیا ہے کہ اگر راست پیش ہوں گی تو کارروائی نہ ہوگی۔ فقط ثبت دستخط صدر محاسب سرکار عالی۔

گشتی دفتر صدر محاسب سرکار عالی

واقع ۱۵ خورداد ۱۳۳۶ ف

نشان (۴۴)

مشمولہ مثل (۹) صیغہ عام ۱۳۳۳ ف

منجانب صدر محاسب سرکار عالی۔

خدمت جمیع عہدہ داران صاحبان ملک سرکار عالی۔

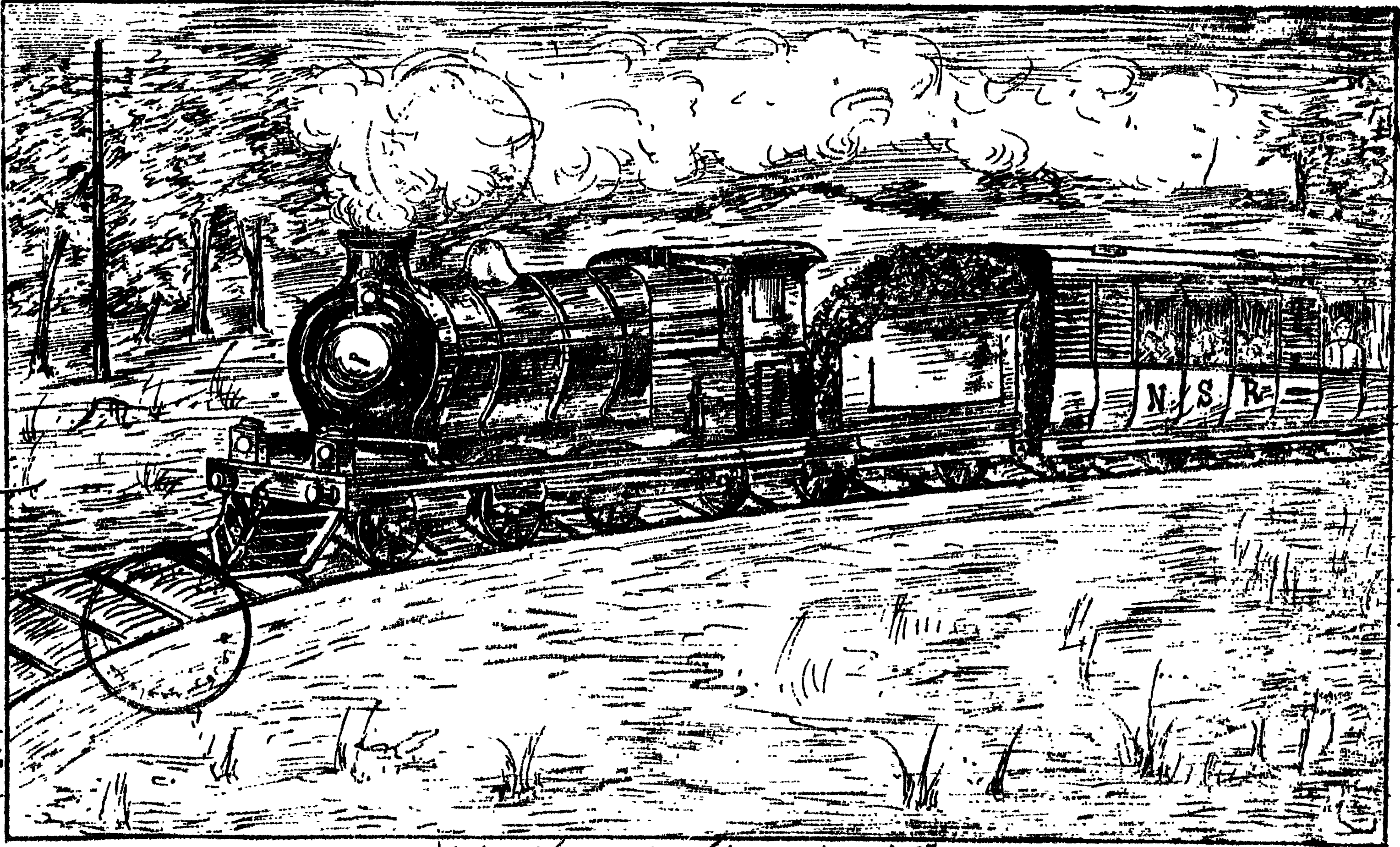
مقدمہ۔ عطائے تنخواہ پیشگی بغرض حج و زیارت مقامات مقدسہ منصبداراں و وظیفہ خواراں وغیرہ۔

بہ سلسلہ گشتی دفتر ہذا (۳۶) مورخہ ۲۶ مہر ۱۳۳۵ ف بتابعت فرمان خسروی محولہ مراسلہ محکمہ سرکار عالی صیغہ فینانس نشان ($\frac{۴۲۵}{۴۲۶}$) مجریہ صیغہ کلیات مورخہ ۳ خورداد ۱۳۳۶ ف بمقدمہ مندرجہ عنوان نگارش ہے کہ سرکاری ملازمین کے مماثل منصبداراں و وظیفہ خواراں کو بھی حج و زیارت حرمین شریفین۔ کربلائے معلی۔ بغداد شریف۔ نجف اشرف۔ مشہد مقدس اور بیت المقدس کے لئے چھ ۶ ماہ کی پیشگی تنخواہ ایصال ہوسکے گی پس حسبہ تعمیل فرمائیجائے۔ فقط

ثبت دستخط صدر محاسب سرکار عالی۔

مندرجہ جریدہ اعلامیہ سرکار عالی مورخہ ۱۸ تیر ۱۳۳۶ ف جز ثانی صفحہ ۶۳۱ تا ۶۳۲ نمبر (۲۷)

داخلہ نمبر	سنہ
فرد نمبر	



قانون ریلوے ممالک محروسہ سرکار عالی

ہمارے ہاں کی چھپی ہوئی قانونی کتابیں

جدید قواعد حصول اراضی بہ اغراض آرایش بلدہ	۴ر
جدید قانون کارخانجات سرکار عالی	۸ر
جدید قانون متعلقہ کاشت وحمل ونقل پنبہ	۴ر
جدید قواعد چیچک براری آصفیہ	۶ر
جدید قواعد رہائی قیدیان دائم الحبس	۸عہ
جدید قانون حفاظت آثار قدیمہ سرکار عالی	۴ر
جدید قانون کمپنی نشان (۴) سنہ ۱۳۲۰ فصلی وترمیم نشان (۱) سنہ ۱۳۲۹ فصلی	۸عہ
جدید قواعد کمپنی مشترکہ نشان (۴) سنہ ۱۳۲۰ فصلی	۳ر
جدید قواعد دورہ تخفیف مصارف بھتہ وعدالت	۸عہ
جدید قواعد اختیارات عدالتی جاگیرداران	۸عہ
جدید تمثیلات دفعات قانون شہادت سرکار عالی	۸ر
جدید خلاصہ دستور العمل انعام معہ نظائر وگشتیات مال متعلقہ	۸عہ
جدید دستور العمل آبکاری لمعہ گشتیات	عہ
جدید گشتیات محکمہ فینانس وفرامین مبارک سنہ ۱۳۲۹ فصلی	۸عہ
جدید گشتیات محکمہ صدر محاسبی سرکار عالی سنہ ۱۳۲۹ فصلی	۸عہ
جدید مراسلات صدر محاسبی سرکار عالی سنہ ۱۳۲۹ فصلی	۸عہ
جدید گشتیات محکمہ معتمدی مال سنہ ۱۳۲۹ تا ۳۷ فصلی	۸عہ
جدید شرح قانون حصول اراضی سرکار عالی	۸عہ

ملنے کا پتہ

محمد برہان الدین تاجر کتب بنیابل مارکٹ حیدرآباد دکن